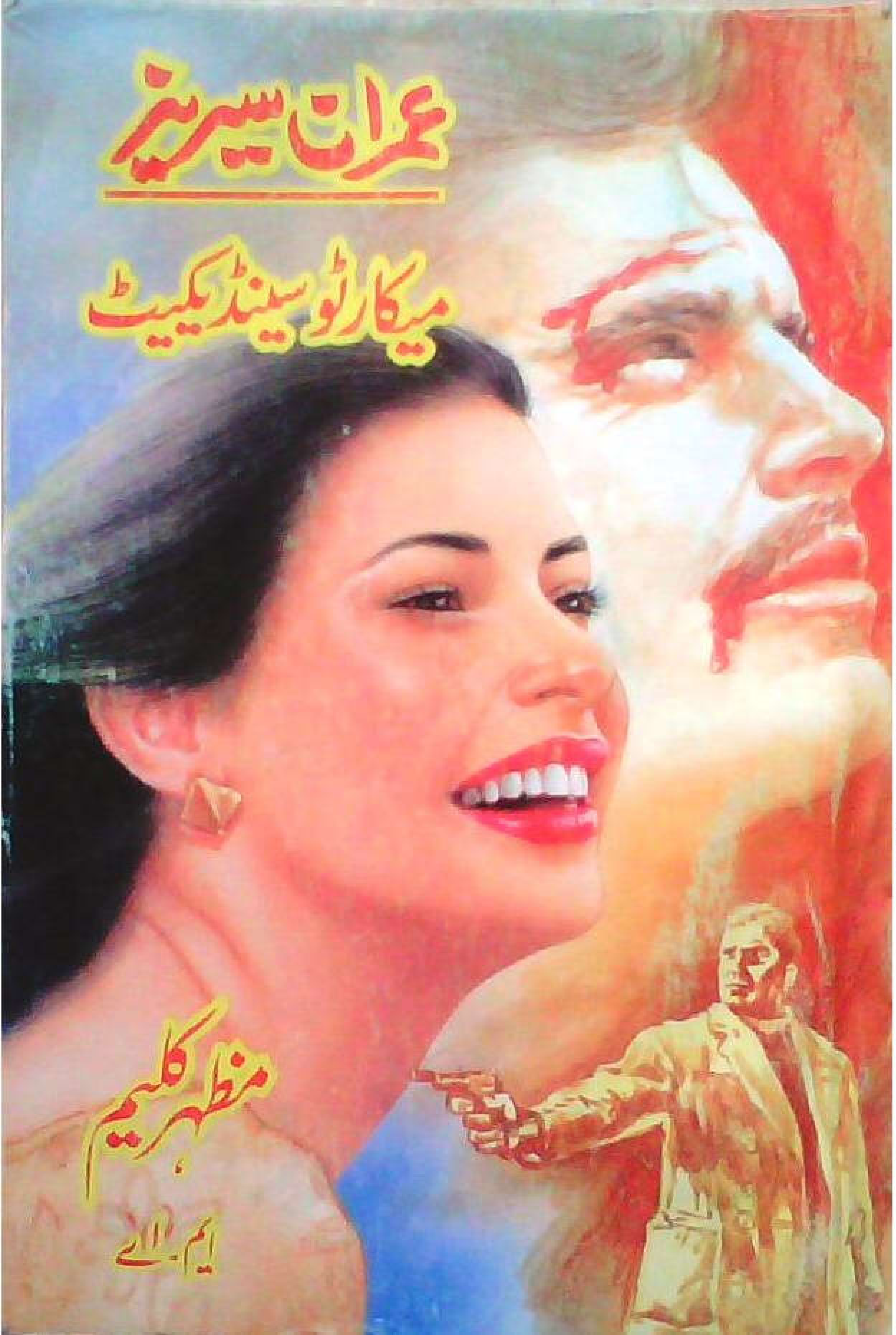
عمران سیریز
میکارٹو سینڈیکیٹ
مظہر کلیم
ایم اے

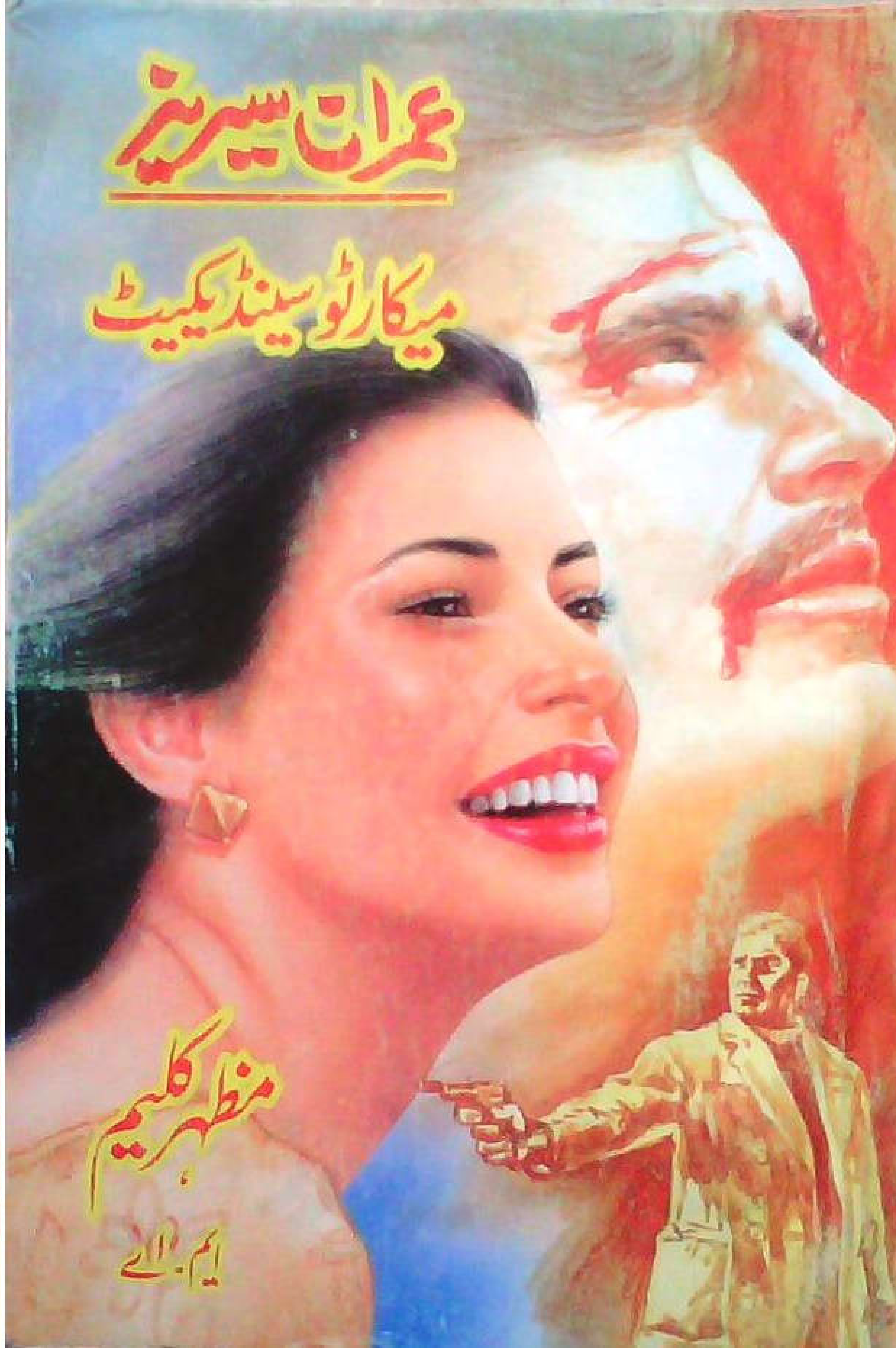
عمران سیریز
میکارٹو سینڈیکیٹ
مظہر کلیم
ایم اے

عمران سیریز

Admin @ www.hibuddiez.com

میکارٹو سینڈیکیٹ

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

Admin @ www.hibuddiez.com

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ آپ اپنی تخلیقات میں پاکیزگی اور مثبت پوائنٹس کو مدنظر رکھیں۔ مستقل اور پائیدار قبولیت عامہ کے لئے یہی باتیں بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی اپنے خط سے ضرور نوازتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ میں ناشتے کے بعد اخبارات کے مطالعہ میں معروف تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان۔ دیکھنا یہ صبح سویرے کس نے ہمارے در دولت پر حاضری دینے کی سعادت حاصل کی ہے"..... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"کوئی قرض خواہ ہی ہو گا۔ اس نے سوچا ہو گا کہ صبح صبح تو قرض دار مل ہی جائے گا"..... راہداری سے گزرتے ہوئے سلیمان کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ پھر دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"علی عمران صاحب سے ملاقات ہو سکتی ہے"..... بولنے والی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ نوجوان لڑکی ہے اور پڑھی لکھی اور مہذب بھی ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"کیوں نہیں ہو سکتی۔ تشریف لائیے"۔ سلیمان کی قدرے مؤدبانہ آواز سنائی دی تو عمران کی آنکھیں حلقوں میں سرچ لائٹ کی طرح گھومنے لگیں کیونکہ سلیمان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ آنے والی سے خاصا مرعوب ہو گیا ہے اور یہ ایک ایسی بات تھی جس پر عمران کا حیران ہونا بجا تھا ورنہ سلیمان تو اچھوں اچھوں کو گھاس ڈالنے کا قائل نہ تھا۔ پھر قدموں کی آواز راہداری میں گونجتی ہوئی ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گئی جبکہ سلیمان سٹنگ روم کی طرف بڑھ آیا جہاں عمران بیٹھا اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا۔

"ایک معزز خاتون ملاقات کے لئے تشریف لائی ہیں"۔ سلیمان نے دروازے پر رک کر بڑے شائستہ لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"معزز خاتون اور وہ بھی جو سلیمان کے لئے بھی معزز ہے۔ حیرت ہے" عمران نے اخبار رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ ڈرائینگ روم میں داخل ہوا تو سامنے صوفے پر بیٹھی ہوئی خاتون کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اسے زندگی میں پہلی بار اندازے کی غلطی کا شدت سے احساس ہوا۔ یہ خاتون ادھیڑ عمر تھیں اور چہرے مہرے اور لباس سے وہ واقعی کسی معزز خاندان سے متعلق لگتی تھیں حالانکہ عمران نے جو آواز سنی تھی اس آواز میں جو کھنک اور لوچ تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوئی نوجوان چلبلی سی لڑکی بول رہی ہے۔

"میرا نام علی عمران ہے"..... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو خاتون اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے ارے تشریف رکھیں۔ زہے نصیب کہ آپ جیسی معزز خاتون سے صبح صبح ملاقات ہو گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرا آج کا دن انتہائی خوشگوار اور بابرکت گزرے گا" عمران نے بڑے نستعلیق لہجے میں کہا اور سائیڈ پر موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔

"آپ نے مجھے عزت دی ہے عمران صاحب۔ میں اس کے لئے آپ کی بے حد مشکور ہوں۔ میرا نام راحت جہاں ہے"..... اس عورت نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار چونک کر اس کی طرف دیکھا کیونکہ آواز سے واقعی ایسا لگتا تھا جیسے نوجوان لڑکی بول رہی ہو۔ عمران کے ذہن میں فوراً خیال آیا کہ کہیں یہ خاتون میک اپ میں نہ ہو۔ اس نے ایک لمحے کے لئے اسے غور سے دیکھا اور پھر نظریں پھیر لیں کیونکہ ظاہر ہے کسی خاتون کو اس طرح گھور کر دیکھنا تہذیب کے خلاف تھا لیکن اس ایک لمحے میں ہی عمران نے اندازہ لگا لیا کہ خاتون بہرحال میک اپ میں نہیں ہے۔ شاید یہ آواز کا لوچ قدرتی تھا جس کی وجہ سے آواز اور عمر میں اس قدر فاصلہ بڑھ گیا تھا۔

"جی فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"پہلے میں اپنا تفصیلی تعارف کرا دوں۔ آپ کو جلدی تو نہیں ہے"..... راحت جہاں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"جی نہیں۔ ناشتہ میں کر چکا ہوں۔ اخبارات کی سرخیاں بھی میں نے دیکھ لی ہیں اور اب دوپہر کے کھانے تک بالکل فارغ ہوں"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو راحت جہاں بے اختیار مسکرا دی۔ گو عمران اپنی پوری کوشش کر رہا تھا کہ وہ اس معزز خاتون سے کوئی مذاق نہ کرے لیکن ظاہر ہے اس کی طبیعت بار بار اپنی بہار دکھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"شکریہ۔ مجھے یقین ہے کہ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گی۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ میرا نام راحت جہاں ہے۔ سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کی بیگم میری دور کی عزیزہ ہیں۔ میں اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہوں اور میرے والدین میرے بچپن میں ہی ایکریمیا کی ایک دور دراز ریاست کاسٹاس میں مستقل طور پر شفٹ ہو گئے تھے اور وہاں انہوں نے ہوٹل بزنس اختیار کیا۔ میں نے ایکریمیا کی ایک یونیورسٹی سے ماسٹر آف بزنس کیا۔ اس دوران کبھی کبھار ہی والدین سے ملنے کا موقع ملتا تھا۔ ویسے میرے والدین کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی تھی کہ وہ مجھے یونیورسٹی میں آکر مل لیں۔ وہ میرا کاسٹاس میں آکر زیادہ عرصہ رہنا شاید پسند نہیں کرتے تھے۔ گو انہوں نے اس کا کبھی کھل کر اظہار نہیں کیا تھا لیکن ان کے رویے سے مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا لیکن میں نے تعلیم اور مصروفیت کی وجہ سے اس کا زیادہ خیال بھی نہ کیا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ظاہر ہے مجھے واپس جانا تھا۔ چنانچہ میں کاسٹاس پہنچ گئی۔ کاسٹاس ریاست کا سب سے بڑا شہر اور دارالحکومت بھی کاسٹاس ہی ہے۔ یہ ریاست اپنے قدرتی حسن کی وجہ سے پوری دنیا میں بے حد مشہور ہے اس لئے بے شمار سیاح وہاں سارا سال جاتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کاسٹاس ریاست میں ہوٹل بزنس اپنے عروج پر ہے۔ میرے والدین کا ہوٹل بزنس بھی خاصا کامیاب تھا اور انہوں نے وہاں ایشیا ہوٹلز کے نام سے ایک کارپوریشن قائم کی ہوئی تھی جس کے تحت پورے کاسٹاس میں اٹھارہ ہوٹل قائم کئے گئے تھے۔ انہیں کہا تو ہوٹل جاتا تھا لیکن اپنی ساخت کے اعتبار سے آپ انہیں ریستوران کہہ سکتے ہیں۔ بہرحال یہ ہوٹل خاصے کامیاب تھے۔ اس طرح میرے والدین کاسٹاس کے مالدار طبقے میں شمار ہوتے تھے۔ میرے کاسٹاس واپس جاتے ہی والدین نے وہاں کے ایک ایشیائی آدمی سے میری شادی کر دی۔ اس شادی میں میری پسند بھی شامل تھی۔ میرے شوہر کا تعلق کافرستان سے تھا لیکن اس کے والدین بھی اس کے بچپن سے ہی کاسٹاس میں سیٹل تھے۔ میرے شوہر کا نام راحیل تھا"۔ راحت جہاں بولتے بولتے یکلخت خاموش ہو گئی کیونکہ سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے چائے اور سنیکس میز پر رکھی اور واپس چلا گیا۔

"آپ نے تکلف کیا ہے"..... راحت جہاں نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں لیجئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو راحت جہاں نے چائے کی پیالی اٹھا لی۔

"آپ نے اپنے شوہر کے لئے تھا کا لفظ استعمال کیا ہے"۔ عمران

Admin @ www.hibuddiez.com

نے کہا۔

"ہاں۔ ان کا ایک سال پہلے انتقال ہو گیا ہے بلکہ صحیح لفظوں میں انہیں ہلاک کیا گیا ہے"...... راحت جہاں نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں تفصیل سے بات اس لئے کر رہی ہوں تاکہ آپ کو صحیح صورت حال کا علم ہو سکے۔ میرے شوہر راحیل کمپیوٹر کے ماہر تھے۔ انہوں نے کمپیوٹر کے پرزے بنانے والی ایک چھوٹی سی فیکٹری بھی کھولی ہوئی تھی لیکن انہیں خود کمپیوٹر کے سلسلے میں جنون تھا۔ انہوں نے اپنی رہائش گاہ کے نیچے تہہ خانے میں باقاعدہ لیبارٹری سی بنائی ہوئی تھی جہاں وہ اکیلے زیادہ سے زیادہ وقت کمپیوٹر پر کام کرتے رہتے تھے۔ مجھے چونکہ کمپیوٹر سے کچھ زیادہ دلچسپی نہ تھی بلکہ میری دلچسپی بزنس سے تھی اس لئے ان کی کمپیوٹر کمپنی کا سارا بزنس میں کرتی تھی۔ ہمارے دو بیٹے پیدا ہوئے جن میں سے بڑے بیٹے کی عمر اس وقت آٹھ سال ہے اور چھوٹے کی عمر چار سال ہے۔ آج سے ڈیڑھ سال قبل اچانک ہماری بدقسمتی کا آغاز ہو گیا۔ ایک روز میرے والد نے مجھے اپنے پاس بلایا اور پھر میری والدہ کی موجودگی میں انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے شوہر راحیل نے کسی طیارہ ساز کمپنی کے کسی انتہائی اہم طیارے کی ساخت کا خفیہ فارمولا اس کمپنی کے ماسٹر کمپیوٹر سے اپنے کمپیوٹر کی مدد سے چوری کر لیا ہے جس کا علم اس

کمپنی کے ماہرین کو ہو گیا اور اس کمپنی کے ماہرین نے راحیل سے اس فارمولے کی واپسی کا مطالبہ کیا تو راحیل نے صاف انکار کر دیا کہ اس نے ایسا کوئی فارمولا نہیں چرایا لیکن کمپنی کے ماہرین کو یقین ہے کہ یہ فارمولا راحیل نے چوری کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے راحیل سے فارمولے کی واپسی کا کام کاسٹاس کے خفیہ سینڈیکیٹ میکارنو کے ذمے لگا دیا۔ یہ سینڈیکیٹ کاسٹاس میں دہشت کا نشان سمجھا جاتا تھا۔ انتہائی بے رحم، سفاک قاتلوں اور بدمعاشوں کے اس سینڈیکیٹ کے چیف کا نام جیری میکارنو ہے۔ اس کا بھی صرف نام ہی سننے میں آتا ہے اور کاسٹاس کی زیر زمین دنیا میں جیری میکارنو اور میکارنو کا نام ہی بڑے بڑے بدمعاش اور ایجنسیز کو گھٹنے ٹیک دینے پر مجبور کر دینے کے لئے کافی ہے۔ بہرحال اس جیری میکارنو نے میرے والد کو فون کیا اور اس نے کہا کہ چونکہ میرے والد بزنس میں ہونے کے باوجود ہر قسم کے جرائم اور زیر زمین سرگرمیوں سے علیحدہ رہے ہیں اس لئے وہ ان کی عزت کرتا ہے اور چونکہ راحیل ان کا داماد ہے اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ راحیل کو کوئی تکلیف پہنچے ورنہ اس کے لئے یہ انتہائی معمولی بات ہے کہ وہ راحیل سے یہ فارمولا بھی حاصل کر لے اور اس کے پورے خاندان کو گولیوں سے اڑا دے۔ چنانچہ اس نے فون پر والد کو ایک ہفتے کا وقت دیا کہ وہ راحیل سے یہ فارمولا حاصل کر کے اسے بھجوا دیں ورنہ ایک ہفتے بعد نہ راحیل باقی رہے گا اور نہ ہی اس کے بیوی بچے، نہ اس کی کمپنی اور

Admin @ www.hibuddiez.com

نہ میرے والدین اور نہ ہی میرے والد کے ہوٹل۔ یہ کال ملنے پر ظاہر ہے میرے والدین بری طرح گھبرا گئے۔ وہ طویل عرصے سے یہاں رہ رہے تھے اس لئے وہ میکارنو کی سرگرمیوں سے واقف تھے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ میرے شوہر راحیل کی طبیعت سے بھی واقف تھے۔ میرے شوہر راحیل انتہائی ضدی فطرت کے آدمی تھے۔ وہ جس بات پر اڑ جاتے تو پھر پہاڑ کو تو اپنی جگہ سے ہٹایا جا سکتا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہٹ سکتے تھے اس لئے میرے والدین نے مجھے بلایا تھا کہ راحیل میری بات مان جاتے ہیں۔ چنانچہ میں راحیل کو مجبور کر کے اس سے یہ فارمولا میکارنو کو واپس کرا دوں۔ میں نے خود بھی میکارنو کے بارے میں سنا ہوا تھا اس لئے میں بھی بے حد پریشان ہوئی اور پھر میں نے گھر واپس آکر جب راحیل سے بات کی تو راحیل نے کہا کہ اس نے واقعی اپنے کمپیوٹر کی مدد سے اس کمپنی کے انتہائی طاقتور سپر کمپیوٹر سے لنک پیدا کر کے اس کی میموری سے یہ فارمولا چوری کر لیا ہے اور اس کا خیال ہے کہ یہ فارمولا انتہائی اہم ہے اور چونکہ وہ کافرستان کے رہنے والے تھے اس لئے وہ یہ فارمولا کافرستان کی حکومت کے حوالے کریں گے تاکہ کافرستان اس کی مدد سے دنیا کا یہ انتہائی جدید ترین جنگی طیارہ تیار کر سکے۔ راحیل نے مجھے بتایا کہ اسے بھی یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ کمپنی کے ماہرین کو اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ ان کا یہ انتہائی خفیہ اور اہم فارمولا چوری کر لیا گیا ہے اس لئے اس نے وقتی طور پر اس فارمولے کو کسی ایسی جگہ چھپا

دیا ہے جہاں سے کوئی اسے کسی قیمت پر حاصل نہیں کر سکتا۔ پھر میرے زور دینے کے باوجود راحیل نے یہ فارمولا واپس کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اس کی ضد تھی کہ چونکہ یہ فارمولا کافرستان کے دفاع کے لئے انتہائی اہم ہے اور وہ چونکہ کافرستانی ہے اس لئے اس کا یہ فرض ہے کہ اپنے ملک کی خدمت کرے۔ میں نے انہیں لاکھ سمجھایا کہ وہ کافرستان کی مدد نہ کرے ورنہ وہ خود بھی ختم ہو جائیں گے اور ہمارے خاندان کو بھی تباہ کرا دیں گے لیکن راحیل نے کہا کہ جب تک فارمولا محفوظ ہے کوئی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور ان کی بات کافرستان حکومت کے اہم نمائندوں سے ہو چکی ہے۔ جلد ہی وہ یہ فارمولا ان تک پہنچا دے گا۔ میں نے بہت اصرار کیا۔ بہت روئی پیٹی۔ اپنے معصوم بچوں کے واسطے دیئے لیکن راحیل کسی صورت بھی نہ مانا۔ پھر میرے والدین نے بھی راحیل کی منت سماجت کی۔ واسطے دیئے لیکن راحیل پر جو بھوت سوار تھا وہ نہ اترا۔ چنانچہ اسی کشمکش میں ہفتہ گزر گیا تو اچانک ایک روز ہمارے گھر پر میکارنو کے آدمیوں نے حملہ کر دیا اور راحیل کو اغوا کر لیا گیا۔ میرے معصوم بچوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ پوری کوٹھی کو نذر آتش کر دیا گیا حتیٰ کہ نوکروں اور بچوں کی لاشیں بھی جل کر راکھ ہو گئیں۔ میں اس وقت کمپنی کے آفس میں تھی اس لئے بچ گئی۔ پولیس حرکت میں آ گئی لیکن جب پولیس کو معلوم ہوا کہ یہ کام میکارنو کا ہے تو وہ بھی صرف رسمی کارروائی تک ہی محدود ہو گئی۔ مجھے اس خبر سے اس

Admin @ www.hibuddiez.com

قدر صدمہ پہنچا کہ میں بے ہوش ہو گئی اور مجھے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ تین روز بعد مجھے ہوش آیا۔ پھر ایک ماہ تک مجھ سے حالات چھپائے گئے لیکن ایک ماہ بعد مجھے حالات کا علم ہو گیا۔ میرے خاوند کی لاش ایک سڑک پر پڑی ملی۔ اس پر انتہائی خوفناک اور انسانیت سوز تشدد کیا گیا۔ اس کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ جسم کی ساری ہڈیاں جگہ جگہ سے توڑ دی گئی تھیں اور پورے جسم کی کھال کاٹ دی گئی تھی۔ اس کے بعد میرے والدین کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ میرے والدین کے تمام ہوٹلز، میرے شوہر کی کمپنی سب کچھ جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ پھر میکارٹو نے مجھے ہسپتال سے اغوا کرا لیا۔ وہ شاید اس انتظار میں تھے کہ میں پوری طرح صحت مند ہو جاؤں تو وہ مجھے اغوا کر لیں۔ ان کا خیال تھا کہ مجھے لازماً اس جگہ کا علم ہو گا جہاں میرے شوہر نے فارمولا چھپایا ہوا تھا لیکن مجھے حقیقتاً معلوم نہ تھا۔ بہرحال مجھے اغوا کر کے ایک عمارت میں لے جایا گیا اور پھر میکارٹو کے بے رحم اور سفاک غنڈوں نے مجھ پر انتہائی انسانیت سوز تشدد کیا۔ ایسا انسانیت سوز تشدد کہ میں بحیثیت عورت آپ کو اس کی تفصیل بھی نہیں بتا سکتی۔ لیکن مجھے کچھ معلوم ہوتا تو میں بتاتی۔ پھر شاید مجھے مردہ سمجھ کر میری لاش سڑک پر پھنکوا دی گئی لیکن میری زندگی ابھی باقی تھی۔ وہاں کے ایک مشنری ادارے نے مجھے زندہ پا کر وہاں سے اٹھایا اور وہ مجھے خفیہ طور پر وہاں سے ولنگٹن لے آئے اور پھر ولنگٹن میں میرا طویل عرصے تک ذہنی اور جسمانی علاج ہوتا رہا اور میں شاید ضرورت سے زیادہ ڈھیٹ تھی اس لئے میں دوبارہ صحت مند ہو گئی۔ گو میرے اندر میکارٹو کے خلاف انتقام کا شدید ترین جذبہ موجود تھا لیکن ظاہر ہے میں نہ ہی ان سے انتقام لے سکتی تھی اور نہ واپس کاسٹاس جا سکتی تھی۔ اب وہاں میرے لئے کوئی جائے پناہ نہ تھی البتہ اس مشنری ادارے کی خفیہ کوششوں کی وجہ سے میرے شوہر، میرے بچوں اور میرے والدین کی زندگیوں کی انشورنس، میرے شوہر کی کمپنی اور میرے والدین کے ہوٹلوں کی انشورنس کی بھاری رقومات مجھے ولنگٹن میں مل گئیں۔ اس مشنری ادارے کی وجہ سے میرے والدین کے ہوٹلوں کی اراضی کی قیمت بھی مجھے مل گئی۔ اس طرح مجھے باقی زندگی گزارنے کے لئے کسی کا دست نگر نہ ہونا پڑا۔ اس مشنری ادارے نے یہ سارا کام اس لئے کیا تھا کہ انہیں مجھ سے ہمدردی تھی لیکن مجھے ایکریمیا سے نفرت ہو گئی تھی۔ چنانچہ میں نے ساری رقم یہاں پاکیشیا کے بینک میں ٹرانسفر کرا دی اور پھر میں بھی خاموشی سے وہاں سے یہاں آ گئی۔ کچھ عرصہ تو سر سلطان کی بیگم کے پاس مہمان رہی۔ پھر میں نے یہاں ایک کمپیوٹر کمپنی خریدی اور اپنے لئے علیحدہ رہائش گاہ بھی۔ اس طرح میں دوبارہ لائف میں ایڈجسٹ ہو گئی۔ مگر اپنے شوہر، اپنے معصوم بچوں اور اپنے والدین کے ساتھ ہونے والے سلوک کی یاد تو نہ بھلائی جا سکتی تھی اس لئے مجھے راتوں کو نیند نہ آتی تھی اور مجھے نیند کی گولیاں کھا کر سونا پڑتا تھا لیکن بہرحال باقی ماندہ زندگی تو گزارنا ہی تھی اس

Admin @ www.hibuddiez.com

لئے جیسے تیسے وقت تو بہرحال گزر رہا تھا کہ چند روز پہلے اچانک ایک صاحب مجھے ملنے آئے۔ بظاہر تو معاملہ بزنس کا تھا لیکن انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کا تعلق کافرستان سے ہے اور پھر انہوں نے بتایا کہ میرے شوہر نے اس فارمولے کے متعلق حکومت کافرستان سے بات کی تھی لیکن پھر میرے شوہر کو ہلاک کر دیا گیا اور میں غائب ہو گئی۔ لیکن کافرستانی ایجنٹوں کو معلوم ہو گیا کہ میں زندہ بچ گئی ہوں اور یہاں پاکیشیا شفٹ ہو گئی ہوں اس لئے انہوں نے مجھے یہاں تلاش کر لیا۔ ان کی بھی یہی ضد تھی کہ مجھے معلوم ہے کہ میرے شوہر نے وہ فارمولا جسے وہ کافرستانی ایجنٹ ڈی اے سی فارمولا کہہ رہا تھا کہاں چھپایا ہے اور اس کا اصرار تھا کہ وہ جگہ میں انہیں بتا دوں اور وہ مجھے جس قدر دولت میں کہوں گی دیں گے لیکن میں نے اسے سارے حالات بتا دیئے تو وہ واپس چلا گیا۔ لیکن پھر اس کا فون آیا کہ میں ان سے تعاون کروں ورنہ وہ زبردستی کریں گے جس پر میں گھبرا گئی۔ میری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ میں کیا کروں اور اب کہاں جاؤں۔ آخر گھبرا کر میں نے سر سلطان سے بات کی۔ جب میں نے انہیں ساری تفصیل بتائی تو انہوں نے میرے حالات پر بے حد افسوس کیا۔ وہ ایک اہم سرکاری دورے پر اسی روز ملک سے باہر جا رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے کہا کہ میں آپ کے فلیٹ پر پہنچ کر آپ سے ملوں اور سارے حالات بتاؤں۔ اس کے ساتھ انہوں نے اپنا کارڈ بھی مجھے دیا اور مجھے یقین دلایا کہ آپ میری مدد کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ آپ بے حد مزاحیہ باتیں کرنے والے ہیں اور مجھے انہوں نے کہا کہ میں آپ کی کسی بات کا برا نہ مناؤں۔ آپ یقیناً میرا تحفظ کریں گے اس لئے میں آپ کے پاس آئی ہوں اور یہ کارڈ ہے“..... راحت جہاں نے پرس میں سے ایک کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ یہ سر سلطان کا کارڈ تھا جس کے پیچھے انہوں نے دستخط کئے ہوئے تھے۔

”مجھے آپ کے حالات سن کر ذاتی طور پر بے حد دکھ ہوا ہے۔ جو لوگ وفات پا گئے ہیں انہیں تو واپس نہیں لایا جا سکتا البتہ اس قدر ظلم و بربریت کرنے والوں سے اس کا حساب ضرور لیا جا سکتا ہے“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اسے واقعی راحت جہاں کے حالات سن کر انتہائی افسوس ہوا تھا اور اب پہلی بار اسے اس بات کا ادراک ہوا تھا کہ راحت جہاں کی عمر اتنی نہ تھی جتنی ظلم سہنے کی وجہ سے نظر آتی تھی اس لئے اس کی آواز اور لہجے میں نوجوانی والی کھنک موجود تھی اور پھر اس پر جو ظلم ہوئے تھے ان کی وجہ سے قدرت نے خود بخود اس میں ایسا وقار اور متانت پیدا کر دی تھی کہ سلیمان تو سلیمان عمران جیسا شخص بھی اس کا ادب کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

”میں نے اپنا معاملہ تو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا ہے۔ وہ ظالموں سے خود انتقام لینے والا ہے ورنہ وہ جس قدر وحشی اور طاقتور لوگ ہیں ان سے کوئی انسان تو بہرحال انتقام نہیں لے سکتا اور نہ اس مقصد

Admin @ www.hibuddiez.com

سے میں یہاں آئی ہوں۔ میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ آپ میری اتنی مدد کریں کہ میں آئندہ زندگی سکون سے گزار سکوں۔ مجھے خطرہ ہے کہ کافرستانی ایجنٹ کہیں مجھے اغوا نہ کر لیں اور مجھ پر تشدد نہ کریں حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ مجھے اس فارمولے کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے"...... راحت جہاں نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ آپ اپنا پتہ اور فون نمبر تفصیل سے بتا دیں اور بے فکر ہو جائیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کیا کریں گے"...... راحت جہاں نے کہا۔

"آپ کی خفیہ طور پر حفاظت کی جائے گی۔ پھر جیسے ہی وہ ایجنٹ آپ سے دوبارہ رابطہ کرے گا ہم اس سے رابطہ کریں گے اور اس کے بعد کافرستان میں ہمارے ایسے ذرائع موجود ہیں کہ ان تک ہم یہ بات پہنچا دیں گے کہ آپ کو اس فارمولے کے بارے میں واقعی علم نہیں ہے۔ اس طرح وہ آپ کا پیچھا چھوڑ دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے"...... راحت جہاں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں ہو سکتا۔ آپ بے فکر رہیں۔ جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا تو راحت جہاں کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے پرس میں سے ایک کارڈ نکال کر عمران کو دیا جس پر اس کا بزنس آفس اور رہائش گاہ کا پتہ اور فون نمبر موجود تھا۔

"جو ایجنٹ آپ سے ملا تھا اس کا نام کیا تھا"...... عمران نے کارڈ لے کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس نے اپنا نام اے آر بھاٹیہ بتایا تھا اور مجھے کہا تھا کہ اس کا تعلق کافرستان کی مشہور کاساما کمپیوٹر کمپنی سے ہے لیکن بعد میں اس نے بتایا کہ یہ اس کا کوڈ نام ہے اور وہ حکومت کافرستان کا ایجنٹ ہے۔ بہرحال اس نے فون بھاٹیہ کے نام سے ہی کیا تھا"۔ راحت جہاں نے کہا۔

"اس کا حلیہ اور قدوقامت"...... عمران نے پوچھا تو راحت جہاں نے حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ اب آپ بے فکر ہو جائیں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو راحت جہاں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر عمران نے اسے دروازے تک سی آف کیا اور واپس سٹنگ روم میں آ کر اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ بلیک زیرو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"آپ بے حد سنجیدہ ہیں۔ خیریت"....... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"ہاں۔ خیریت ہے۔ ایک خاتون کے کچھ ذاتی حالات سنے ہیں اور مجھے دلی طور پر بے حد افسوس ہوا ہے اور اس کا تاثر ابھی تک موجود ہے"....... عمران نے کہا۔

"کس خاتون کی بات کر رہے ہیں آپ"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا تو عمران نے اسے راحت جہاں کی آمد اور اس کے بتائے ہوئے حالات مختصر طور پر بتا دیئے۔

"اوہ۔ واقعی انتہائی افسوس ناک حالات ہیں۔ اس قدر درندگی اور بربریت کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا"... بلیک زیرو کے لہجے میں بھی افسوس اور دکھ کا تاثر موجود تھا۔

"میں تمہیں اس اے آر بھاٹیہ کا حلیہ بتاتا ہوں تم ممبرز کو کال کر کے انہیں یہ حلیہ بتاؤ۔ اگر کوئی اسے پہچان جائے تو پھر اسے کہو کہ وہ معلوم کرے کہ اس کا تعلق کافرستان کے کس شعبے سے ہے اور اگر نہ پہچان سکے تو پھر تم جولیا کو کہہ کر راحت جہاں کی رہائش گاہ اور اس کے آفس کی نگرانی کراؤ۔ اس کا فون ٹیپ کراؤ تاکہ جب وہ بھاٹیہ وہاں آئے یا بات کرے تو پھر اسے ٹریس کر کے اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں۔ میں چاہتا ہوں کہ حکومت کافرستان کو کسی نہ کسی انداز میں یہ باور کرا دیا جائے کہ راحت جہاں کو اس فارمولے کا واقعی علم نہیں ہے تاکہ وہ ان کا پیچھا چھوڑ دیں"۔ عمران

نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن کیا آپ اس فارمولے کے حصول کے لئے کوئی اقدام نہیں کریں گے۔ اگر یہ فارمولا کافرستان کے لئے اہم ہے تو پھر یہ پاکیشیا کے لئے بھی تو اہم ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس فارمولے کے بارے میں کسی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ ایکریمیا میں تو ایسے کام ہوتے رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ فارمولا ہمارے مطلب کا نہ ہو لیکن راحیل نے یقیناً حکومت کافرستان سے اس سلسلے میں کوئی تفصیلی بات کی ہو گی۔ اس کا کوئی نہ کوئی آئیڈیا بتایا ہو گا اس لئے جب اس بارے میں کوئی تفصیل معلوم ہو گی تو پھر اس سلسلے میں بھی فیصلہ کر لیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ممبرز سے بات کر کے آپ کو ابھی فون کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

وسیع و عریض ہال کی ایک دیوار کے ساتھ دو لمبے تڑنگے اور خاصے صحت مند نوجوان زنجیروں سے جکڑے ہوئے کھڑے تھے۔ ان دونوں کے جسم ڈھیلے پڑے ہوئے تھے اور گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ ان کے جسموں پر موجود لباس بھی مسلا ہوا اور قدرے پھٹا ہوا تھا۔ بال بکھرے ہوئے تھے اور چہرے قدرے سوجے ہوئے محسوس ہوتے تھے۔ ان کے بازو ان کے سروں کے اوپر علیحدہ علیحدہ دیوار میں نصب لوہے کے کنڈوں میں جکڑے ہوئے تھے جبکہ ان کے جسم کے گرد بھی ایک زنجیر لپٹی ہوئی تھی جو ان کے پیروں کے پیچھے دیوار میں نصب کڑے میں جا کر ختم ہوتی تھی اور دونوں پیر بھی بازوؤں کی طرح لوہے کے کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ہال میں کسی قسم کا کوئی فرنیچر نہ تھا اور نہ کوئی آدمی تھا۔ چند لمحوں بعد ہال کا دروازہ کھلا اور پھر ہال میں ایک دیو قامت اور انتہائی ٹھوس اور فولادی جسم کا مالک آدمی اکڑے ہوئے انداز میں چلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کا قد بھی دیوؤں جیسا تھا اور جسم بھی۔ چہرہ اور ہاتھ پیر بھی بڑے بڑے تھے اور چہرے پر نوکدار داڑھی اور نوکدار مونچھیں تھیں جو داڑھی میں جا کر مل جاتی تھیں۔ آنکھیں چہرے کی مناسبت سے قدرے چھوٹی تھیں اور چہرے پر سختی اور سفاکی جیسے ثبت ہوئی نظر آتی تھی۔ اس کے سر کے بال سیاہ اور کافی لمبے تھے اور اس کے شانوں تک آتے تھے۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا جس کا کپڑا انتہائی قیمتی تھا۔ یہ جیری میکارٹو تھا۔ کاسٹاس کے لئے دہشت، بربریت اور سفاکی کا نشان۔ یہ نہ صرف فولادی جسم کا مالک تھا بلکہ اس کے جسم میں جنگلی سانڈوں جیسی طاقت بھری ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مارشل آرٹ کا بھی اس قدر ماہر تھا کہ کنگ آف مارشل آرٹ سمجھا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ دنیا بھر میں کوئی آدمی بھی مارشل آرٹ میں اس سے زیادہ ماہر نہیں ہو سکتا۔ مارشل آرٹ میں اس کی مہارت اس قدر تھی کہ بیلٹس اس کے سامنے حقیر سمجھی جاتی تھیں اور اسے متفقہ طور پر مارشل کنگ کا خطاب دیا گیا تھا۔ اس کے ہال میں داخل ہوتے ہی اس کے پیچھے یکے بعد دیگرے چار آدمی اندر داخل ہوئے جو قد و قامت میں اور جسمانی لحاظ سے تقریباً اس جیسے ہی تھے۔ معمولی سا فرق تھا۔ جیسے جیری میکارٹو بیس اور یہ انیس ہوں۔ یہ چار بھائی تھے اور انہیں کنگ برادرز کہا جاتا تھا۔ یہ بھی لڑائی بھڑائی میں ماہر تھے اور درشتی، سختی، بربریت اور سفاکی میں اپنے باس جیری

Admin @ www.hibuddiez.com

میکارٹو سے کسی صورت بھی کم نہ تھے۔ کنگ برادرز بھی مارشل آرٹ میں ماہر اور ناقابل تسخیر سمجھے جاتے تھے۔ یہ کاسٹاس کی ہمسایہ امریکی ریاست ماکینو کے رہنے والے تھے اور انہوں نے اس پوری ریاست میں اپنا سکہ جمایا ہوا تھا کہ ایک بار ان کے اور جیری میکارٹو کے درمیان ٹھن گئی اور پھر جیری میکارٹو نے ان چاروں بھائیوں سے بیک وقت لڑائی کی اور ان چاروں کو شکست دے دی جس کے بعد یہ چاروں جیری میکارٹو کے سامنے جھک گئے لیکن جیری میکارٹو بھی ان کی طاقت اور مارشل آرٹ میں ان کی مہارت سے بے حد متاثر ہوا اس لئے اس نے ان چاروں کو شکست دینے کے بعد اصول کے تحت ہلاک کر دینے کی بجائے انہیں معاف کر دیا اور تب سے یہ چاروں بھائی ماکینو چھوڑ کر جیری میکارٹو کے پاس آگئے اور اب یہ جیری کے اسسٹنٹ اور باڈی گارڈ سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے جیری سے وفاداری کے اس قدر ثبوت دیئے کہ جیری میکارٹو اب انہیں ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا تھا اور یہ چاروں بھی جیری میکارٹو کے حکم کو حرف آخر سمجھ کر کام کرتے تھے۔ ان کے پیچھے چار مشین گن بردار اندر داخل ہوئے۔ یہ بھی خاصے لمبے تڑنگے اور جاندار تھے لیکن جیری میکارٹو اور کنگ برادرز کے سامنے وہ بونے ہی نظر آ رہے تھے۔

"یہ دونوں کون ہیں مارتھر"...... جیری میکارٹو نے زنجیروں میں جکڑے ہوئے بے ہوش افراد کی طرف دیکھتے ہوئے گونج دار آواز میں کہا تو کنگ برادرز میں سے ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔

"یہ دونوں کافرستانی ہیں باس۔ یہ یہاں کے مختلف بینکوں سے راحیل کے نام پر لاکروں کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے پھر رہے تھے"...... اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"راحیل۔ وہ کون ہے"...... میکارٹو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ کے کے کارپوریشن کے ماسٹر کمپیوٹر سے ایک اہم فارمولا چوری کیا گیا تھا اور کمپنی کے ماہرین نے اس کا سراغ لگا لیا تھا کہ یہ فارمولا ماسٹر کمپیوٹر کمپنی کے مالک راحیل نے چرایا ہے۔ چنانچہ اس فارمولے کے حصول کا ٹاسک ہمیں دیا گیا اور"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بس کافی ہے۔ مجھے یاد آگیا ہے لیکن ہم نے تو سب کچھ ختم کر دیا تھا۔ اس راحیل، اس کی بیوی بچے۔ اس کے ساس سسر اور اس کی تمام پراپرٹی۔ سب کچھ ختم کر دیا تھا اس طرح اگر اس نے فارمولا چرایا بھی ہو گا تو اب یہ فارمولا اس کے ساتھ ہی دفن ہو گیا پھر"۔ جیری میکارٹو نے کہا۔

"یہ دونوں کافرستانی ایجنٹ ہیں اور راحیل کے بینک لاکروں کی پڑتال کرتے پھر رہے ہیں اور راحیل بھی بنیادی طور پر کافرستانی تھا باس"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس راحیل نے اس فارمولے کا سودا کافرستان سے کرنے کی کوشش کی ہو گی اور اس کی موت کے بعد

Admin @ www.hibuddiez.com

اب یہ اس انداز میں اسے تلاش کر رہے ہیں۔ ویری بیڈ۔ ٹھیک ہے۔ ان میں سے ایک کو ہوش میں لے آؤ۔ اب باقی باتیں یہ خود بتائے گا"...... جیری میکارٹو نے کہا تو وہ آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دونوں میں سے ایک کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے اس کا تھپڑ مارنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اپنی طرف سے انتہائی آہستہ سے تھپڑ مار رہا ہے لیکن پہلے ہی تھپڑ پر اس آدمی کے منہ سے خون بہنے لگا اور پھر دوسرے تھپڑ پر اس کے منہ سے دانت پھلجھڑیوں کی طرح نکل کر فرش پر بکھر گئے اور اس کی ناک سے بھی خون بہنے لگا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔ اس کا جسم یکلخت تن سا گیا اور وہ آدمی جو تھپڑ مار رہا تھا تیزی سے پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... جیری میکارٹو نے آگے بڑھ کر اس آدمی کے سامنے جا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو اس آدمی نے چونک کر جیری میکارٹو کو دیکھا اور اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید وہ اس کے ڈیل ڈول سے ہی خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام کرشن ہے"...... اس آدمی نے خوف کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اس ساتھی کا کیا نام ہے"...... جیری میکارٹو نے پوچھا۔

"اس کا۔ اس کا نام رام چندر ہے"...... اس آدمی نے ایک لمحے کے لئے گردن گھما کر اپنے بے ہوش ساتھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں میں انچارج کون ہے"...... جیری میکارٹو نے پوچھا۔

"انچارج میں ہوں۔ میں"...... کرشن نے ہکلاتے ہوئے کہا تو جیری میکارٹو نے گردن موڑ دی۔

"مارتھر"...... جیری میکارٹو نے کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا جس نے کرشن کے چہرے پر تھپڑ مارے تھے۔

"اس دوسرے آدمی کی گردن توڑ دو۔ یہ فضول آدمی ہے"۔ جیری میکارٹو نے کہا۔

"یس باس"...... مارتھر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے دوسرے آدمی کا سر ایک ہاتھ میں پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر سر والے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا دیا تو اس آدمی کا جسم تیزی سے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ کرشن کے چہرے پر یہ دیکھ کر اور زیادہ خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاں۔ اب تم بتاؤ کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ کیوں آئے ہو اور کیوں راحیل کے بینک لاکرز کی پڑتال کرتے پھر رہے تھے۔ کس ملک سے تمہارا تعلق ہے۔ پوری تفصیل خود ہی بتا دو۔ مجھے سوال کرنے سے نفرت ہے۔ سمجھے۔ اگر تم نے سب کچھ بتا دیا تو تمہیں

Admin @ www.hibuddiez.com

زندگی بخش دی جائے گی ورنہ تم دیکھ رہے ہو میرے ساتھیوں کو۔ تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی۔ بولو"۔ جیری میکارٹو نے سخت لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ۔ میرا نام کرشن ہے۔ میں کافرستانی ہوں۔ کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کا ایجنٹ ہوں۔ ملٹری انٹیلی جنس کو اطلاع ملی کہ کاسثاس میں رہنے والے ایک کافرستانی راحیل نے حکومت کافرستان سے رابطہ کیا تھا اور اس نے کافرستان حکومت کو بتایا تھا کہ اس نے کسی انتہائی جدید اور خوفناک جنگی طیارے کا فارمولا اس کمپنی کے ماسٹر کمپیوٹر سے اپنے کمپیوٹر کے ذریعے لنک کر کے چوری کیا ہے اور وہ یہ فارمولا حکومت کافرستان کے حوالے کرنا چاہتا ہے لیکن ابھی اس نے اسے چھپا دیا ہے کیونکہ اس کمپنی کے ماہرین کو اس چوری کا علم ہو گیا ہے اور ان کا شک اس کافرستانی راحیل پر ہے۔ چنانچہ کافرستان حکومت نے اس فارمولے کے حصول کا ٹاسک ملٹری انٹیلی جنس کے ذمے لگا دیا۔ ابھی ملٹری انٹیلی جنس اس سلسلے میں منصوبہ بندی ہی کر رہی تھی کہ اچانک اطلاع ملی کہ راحیل اور اس کے پورے خاندان کو ہلاک کر دیا گیا اور ان کی ملکیت میں ہر چیز تباہ کر دی گئی ہے اور یہ کام کاسثاس کے کسی مشہور سینڈیکیٹ جسے میکارٹو سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے، نے اس کمپنی کے کہنے پر کیا ہے تاکہ یہ فارمولا کافرستان حاصل نہ کر سکے۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے سوچا کہ کچھ عرصہ خاموش

رہا جائے تاکہ یہ معاملہ سرد ہو جائے پھر اس فارمولے کو تلاش کیا جائے کیونکہ راحیل نے بتایا تھا کہ اس نے فارمولا ایسی جگہ چھپایا ہے جہاں سے اس کے علاوہ اور کوئی اسے حاصل نہیں کر سکتا اس لئے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے خیال کے مطابق فارمولا محفوظ ہو گا لیکن ہمارے ایجنٹ کام کرتے رہے پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اطلاع ملی کہ راحیل کی بیوی کسی طرح زندہ بچ گئی ہے اور وہ دلنگٹن میں ہے۔ چنانچہ انٹیلی جنس نے اسے تلاش کرنا شروع کر دیا کیونکہ سب کو یقین تھا کہ راحیل کی بیوی کو اس فارمولے کے بارے میں علم ہو گا لیکن وہ نہ مل سکی۔ پھر اطلاع ملی کہ راحیل کی بیوی پاکیشیا پہنچ گئی ہے اور وہاں وہ بزنس کر رہی ہے۔ چنانچہ وہاں اس کی تلاش شروع کر دی گئی جبکہ ہم دونوں کو یہاں بھیج دیا گیا کہ ہم اپنے طور پر خفیہ طریقے سے اس فارمولے کا سراغ لگائیں۔ ہم دونوں نے یہاں بینک لاکروں کی پڑتال شروع کی۔ اس دوران ہم دونوں ہوٹل میں اپنے کمرے میں موجود تھے کہ اچانک دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ اس سے پہلے کہ ہم سنبھلتے وہ ہم پر ٹوٹ پڑے اور پھر ہم بے ہوش ہو گئے اور اب یہاں مجھے ہوش آیا ہے"...... کرشن نے واقعی پوری تفصیل سے سارے حالات بتا دیئے۔

"راحیل کی بیوی پاکیشیا میں کہاں رہتی ہے"...... جیری میکارٹو نے سرد لہجے میں پوچھا تو کرشن نے ایک پتہ بتا دیا۔

"مار تھر"...... جیری میکارٹو نے پیچھے مڑتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یس باس"...... مارتھر نے کہا۔

"اس کی بھی گردن توڑ دو اور پھر ان دونوں کی لاشیں گٹر میں ڈال دو"...... جیری میکارٹو نے کہا تو مارتھر بجلی کی سی تیزی سے کرشن کی طرف بڑھا۔ کرشن نے بے اختیار چیخنے اور بولنے کی بیک وقت کوشش کی لیکن اس کی آواز پوری طرح سے اس کے حلق سے نکل ہی نہ سکی تھی کہ اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ اس کے ساتھ ہی مشین گن بردار تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے کرشن اور رام چندر دونوں کی لاشیں زنجیروں سے کھول کر کاندھوں پر اٹھائیں اور تیزی سے مڑ کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"آؤ"...... جیری میکارٹو نے کنگ برادرز سے کہا اور پھر وہ خود بھی مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک دفتر کے سے انداز میں سجے ہوئے بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ جیری میکارٹو ایک بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ کنگ برادرز سائیڈ میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ جیری میکارٹو نے میز کی دراز کھولی۔ اس میں سے شراب کی ایک بوتل نکالی۔ اسے کھولا اور منہ سے لگالیا۔ پھر اس نے بوتل اس وقت منہ سے ہٹائی جب بوتل خالی ہو گئی۔ خالی بوتل اس نے ایک طرف کونے میں پڑی ہوئی بڑی سی ٹوکری میں اچھال دی اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا اور فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"معلوم کرو کہ کے کارپوریشن مشن میں راحیل کی بیوی سے پوچھ گچھ کا مشن کس نے مکمل کیا تھا"...... جیری میکارٹو نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر کھلی ہوئی دراز میں سے اس نے ایک اور بڑی سی بوتل نکالی۔ اسے کھولا اور اسے بھی منہ سے لگالیا۔ جب یہ بوتل خالی ہو گئی تو اس نے اسے بھی ٹوکری میں اچھال دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیری میکارٹو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... جیری میکارٹو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"یہ مشن رابرٹو نے مکمل کیا تھا باس"...... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"تو رابرٹو کو تلاش کرو اور وہ جہاں بھی ہو اسے حکم دو کہ وہ فوراً میرے آفس پہنچے۔ میں اس کا انتظار کر رہا ہوں"...... جیری میکارٹو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم بھی بیٹھ جاؤ کنگز"...... جیری میکارٹو نے رسیور رکھ کر دیوار کے ساتھ مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہوئے کنگ برادرز سے کہا تو وہ صوفوں پر بیٹھ گئے لیکن ان کے بیٹھنے کا انداز بے حد مؤدبانہ تھا۔

"اس راحیل کی بیوی کو پاکیشیا سے اغوا کر کے یہاں لے آنا ہے۔ کس کے ذمے یہ کام لگایا جائے مارتھر"...... جیری میکارٹو نے مارتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔ مارتھر کنگ برادرز میں سب سے بڑا تھا

Admin @ www.hibuddiez.com

اور ان کا انچارج بھی وہی تھا۔

"باس۔ پاکیشیا میں ایک بہت مشہور گروپ کام کرتا ہے۔ اس گروپ کا انچارج فلپ ہے اور فلپ یہاں کاسٹاس کا ہی رہنے والا ہے لیکن پہلے وہ ولنگٹن میں رہا۔ پھر وہاں سے کافرستان چلا گیا اور پھر کافرستان سے پاکیشیا شفٹ ہو گیا۔ وہاں اس کا دھندہ چل نکلا اس لئے اب وہ وہاں ایڈجسٹ ہو چکا ہے۔ کاسٹاس آتا ہے تو وہ مجھ سے ملنے آتا رہتا ہے"...... مارتھر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اسے اس کام کا کہہ دو۔ اسے کافی ساری دولت دے دینا تاکہ آئندہ بھی وہ ہمارے کام آتا رہے لیکن اسے کہہ دینا کہ اگر اس نے کام میں کوتاہی کی تو پھر نہ وہ زندہ رہے گا اور نہ ہی اس کا گروپ"...... جیری میکارٹو نے کہا۔

"یس باس۔ وہ جانتا ہے باس۔ وہ کام کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دے گا لیکن اس عورت کو وہاں سے لا کر یہاں کس کے حوالے کرنا ہے"...... مارتھر نے پوچھا۔

"اسے جولین سیکشن کے حوالے کر دینا۔ جولین اس سے معلومات حاصل کرے گی"...... جیری میکارٹو نے کہا تو مارتھر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی واپسی ہوئی۔

"باس۔ فلپ سے رابطہ ہو گیا ہے۔ اسے اس عورت کا پتہ بتا کر کام سونپ دیا گیا ہے۔ کام ہو جائے گا"...... مارتھر نے واپس آ کر رپورٹ دیتے ہوئے کہا اور جیری میکارٹو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے اندر داخل ہو کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے جیری میکارٹو کو سلام کیا۔

"رابرٹو تم نے راحیل کی بیوی سے پوچھ گچھ کی تھی"...... جیری میکارٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... رابرٹو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اس سے کچھ پتہ چلا تھا"...... جیری میکارٹو نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ ہم نے اس پر تشدد کا ہر طریقہ استعمال کیا تھا لیکن وہ کچھ نہ بتا سکی تھی"...... رابرٹو نے جواب دیا۔

"پھر اس کا کیا ہوا تھا"...... جیری میکارٹو نے پوچھا۔

"وہ ہلاک ہو گئی تھی اور اس کی لاش پھینک دی گئی تھی باس"۔ رابرٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے خود تسلی کی تھی کہ وہ واقعی ہلاک ہو گئی ہے"۔ جیری میکارٹو کے لہجے میں غصہ ابھر آیا تھا اور رابرٹو بے اختیار کانپنے لگا۔

"ب۔ ب۔ باس۔ وہ۔ وہ میرے نمبر ٹو نے رپورٹ دی تھی باس"...... رابرٹو نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ یہاں سے ولنگٹن گئی اور وہاں سے

Admin @ www.hibuddiez.com

پاکیشیا اور تمہاری رپورٹ کی وجہ [illegible] گئی ہے۔ اب کافرستانی ایجنٹ اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں"۔ جیری میکارٹو نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ باس۔ وہ"...... رابرٹو اس قدر بوکھلایا کہ اس کے منہ سے الفاظ نکلنے ہی بند ہو گئے۔

"جونی"...... جیری میکارٹو نے یکلخت غراتے ہوئے کہا اور ساتھ بیٹھا ہوا اس کا بھائی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"رابرٹو نے اپنے کام میں کوتاہی کی ہے"...... جیری میکارٹو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رابرٹو کچھ کہتا جونی نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے دھماکوں کے ساتھ ہی رابرٹو کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ فرش پر گر کر بری طرح تڑپنے لگا۔ جونی نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور واپس جیب میں ڈالا اور فرش پر تڑپتے ہوئے رابرٹو کو اٹھائے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے عادت کے مطابق اپنا پورا نام مع ڈگریوں کے دوہراتے ہوئے کہا البتہ اس کی نظریں ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اس وقت اپنے فلیٹ میں ہی موجود تھا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ جولیا نے رپورٹ دی ہے کہ صفدر نے اس ایجنٹ کو تلاش کر لیا ہے۔ اس کا نام کرشا ہے۔ وہ یہاں کافرستانی سفارت خانے میں کام کرتا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"کس ایجنٹ کی بات کر رہے ہو"...... عمران نے چونک کر کہا اور کتاب سے نظریں ہٹا لیں۔ شاید کتاب پڑھنے کی وجہ سے وہ بلیک زیرو کی بات کو پوری طرح سمجھ نہ سکا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"آپ نے کہا تھا کہ کوئی کافرستانی ایجنٹ خاتون راحت جہاں کو کسی فارمولے کی تلاش کے سلسلے میں تنگ کر رہا ہے اور میں ممبرز سے اس بارے میں رپورٹ حاصل کروں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ لیکن اس بات کو تو شاید کئی گھنٹے گزر گئے ہیں۔ تم اب رپورٹ دے رہے ہو"...... عمران کے لہجے میں تلخی تھی۔

"میں نے آپ کے حکم پر جولیا کو ہدایات دے دی تھیں۔ سب ممبرز اسے تلاش کرتے رہے۔ اب صفدر نے جولیا کو رپورٹ دی ہے تو جولیا نے مجھے بتایا اور میں آپ کو کال کر رہا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونہہ۔ پھر اس کرشا کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو تاکہ اس کے ذہن میں یہ بات راسخ کر دی جائے کہ وہ اپنی رپورٹ میں راحت جہاں کو لاعلم قرار دے دے۔ اس طرح اس خاتون کا پیچھا چھوٹ جائے گا ورنہ تو یہ لوگ اس کے پیچھے لگے رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے اغوا کرا کے رانا ہاؤس بھجواتا ہوں"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اور جوزف کو کہہ دینا کہ جب یہ آدمی وہاں پہنچے وہ مجھے یہاں فلیٹ میں فون کر کے اطلاع دے دے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کتاب اٹھائی لیکن پھر اس نے کتاب دوبارہ میز پر رکھ دی۔

"سلیمان"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں سلیمان کو آواز دی۔

"جی صاحب"...... دوسرے لمحے سلیمان دروازے پر نظر آیا۔ وہ چونکہ عمران کے لہجے کو پہچانتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ کب مذاق کرنا ہے اور کب سنجیدہ رہنا ہے۔ عمران نے چونکہ انتہائی سنجیدگی سے آواز دی تھی اس لئے وہ فوراً ہی دروازے پر پہنچ گیا تھا۔

"چائے لے آؤ"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور کتاب اٹھا لی۔

"جی بہتر۔ کتنی چائے لے آؤں"...... سلیمان نے بجائے واپس جانے کے اندر آتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کتنی کا کیا مطلب۔ چائے کی پیالیاں پوچھ رہے ہو یا چائے کی کیتلیاں"...... اس بار عمران کے لہجے میں وہ پہلے والی سنجیدگی موجود نہ تھی۔

"جو آپ کہیں صاحب میں تو حکم کا غلام ہوں"...... سلیمان نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ارے ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ کیا ہوٹل سے چائے منگوا رہے ہو حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ مجھے ہوٹل کی چائے قطعی پسند نہیں ہے"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور کریڈل

Admin @ www.hibuddiez.com

پر ہاتھ رکھ دیا۔

"بڑے صاحب کو فون کر رہا ہوں"...... سلیمان نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا کیونکہ یہ اس کے لئے واقعی نئی بات تھی ورنہ فون کرنے کی دھمکی اماں بی کو ہوا کرتی تھی۔

"ڈیڈی کو۔ کیوں۔ ان کا چائے سے کیا تعلق۔ کیا انہوں نے کوئی ہوٹل کھول لیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس نے کریڈل پر سے ہاتھ نہ اٹھایا تھا۔

"جس دکان سے چائے کی پتی، دودھ اور چینی ادھار آتی تھی۔ اس نے تنگ آکر براہ راست بڑے صاحب کو فون کر دیا تھا جس پر بڑے صاحب نے اسے اس کی رقم تو ادا کر دی تھی لیکن ساتھ ہی اسے کہہ دیا تھا کہ اب اگر ادھار دیا تو اسے گولی مار دی جائے گی اور پھر مجھے بلا کر انہوں نے بری طرح ڈانٹا تو میں نے انہیں بتایا کہ چھوٹے صاحب سارا دن فلیٹ پر بے کار پڑے رہتے ہیں اور سارا دن چائے پیتے رہتے ہیں اور اگر چائے نہ دی جائے تو لڑنے اور مارنے پر اتر آتے ہیں جس پر انہوں نے حکم دیا کہ اب جب عمران چائے مانگے تو میں انہیں فون کر کے اطلاع کر دوں۔ اس کے بعد وہ خود ہی چائے کا بندوبست کر دیں گے اس لئے میں انہیں فون کر رہا ہوں اور آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ آپ کو کتنی پیالیاں یا کیتلیاں یا فلاسک چائے کے چاہئیں تاکہ میں بڑے صاحب کو بتا سکوں اور وہ ان کا بندوبست کر سکیں"...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ وہ واقعی چائے کا بندوبست کر دیں گے"۔ عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے اور کیا کریں گے۔ انہوں نے خود ہی کہا تھا"۔ سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ریوالور اٹھائے یہاں آئیں گے اور جتنی پیالیاں تم انہیں کہو گے اتنی گولیاں وہ میرے سینے میں اتار دیں گے۔ سمجھے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا بھی ہو جائے تب بھی کیا برا ہے۔ آخر باپ کو حق ہے کہ وہ بیٹے کو سرزنش کرے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ سرزنش کے لئے وہ کیا انداز اختیار کرتے ہیں"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ڈیڈی کو فون کر دو۔ میں اماں بی کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں کہ سلیمان نے ڈیڈی سے مل کر میرے قتل کی سازش کی ہے اور ڈیڈی کو اس طرح بھڑکایا ہے کہ ڈیڈی مجھے ہلاک کرنے پر تل گئے ہیں۔ اس کے بعد جو سرزنش ہو گی سو ہو گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی کریڈل سے ہاتھ اس طرح اٹھا لیا جیسے وہ سلیمان کو فون کرنے کی باقاعدہ اجازت دے رہا ہو اور سلیمان نے بجائے فون کرنے کے خاموشی سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ٹھیک ہے۔ اپنی جان [illegible] میں نے بنائی ہوئی ہے اس میں سے ایک پیالی لے آتا ہوں۔ مجبوری ہے"...... سلیمان نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کتاب اٹھالی۔ کافی دیر تک مسلسل مطالعے کی وجہ سے اس کے ذہن پر بوجھ سا پڑ گیا تھا لیکن اب سلیمان کے ساتھ یہ باتیں کر کے وہ فریش ہو گیا تھا اس لئے اس نے کتاب اٹھالی تھی۔ تھوڑی دیر بعد چائے کی پیالی پہنچ گئی اور عمران نے کتاب پڑھنے کے ساتھ ساتھ چائے کی چسکیاں لینا شروع کر دیں۔ پھر نجانے وہ کب تک کتاب کے مطالعہ میں مصروف رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنی عادت کے مطابق پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس۔ صفدر اور تنویر ایک کافرستانی کو بے ہوشی کے عالم میں رانا ہاؤس پہنچا گئے ہیں۔ طاہر صاحب نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ جب یہ کافرستانی رانا ہاؤس پہنچ جائے تو میں آپ کو اطلاع دے دوں"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ میں آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کتاب بند کی اور اٹھ کر پہلے اس نے کتاب کو سائیڈ ریک [illegible] میں رکھا اور پھر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"یہ جوانا کہاں ہے۔ نظر نہیں آرہا"...... عمران نے کار رانا ہاؤس کے پورچ میں روک کر نیچے اترتے ہوئے جوزف سے کہا جو پھاٹک بند کر کے واپس پورچ کی طرف آرہا تھا۔

"جوانا نے اپنے لئے ایک تفریح ڈھونڈ نکالی ہے باس اس لئے وہ چند گھنٹوں کے لئے چلا جاتا ہے"...... جوزف نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"تفریح۔ کیسی تفریح"...... عمران نے اندرونی طرف بڑھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں دارالحکومت میں موجود شوٹنگ کلبز کے درمیان شوٹنگ کے مقابلے ہوتے رہتے ہیں اور جوانا بھی ایک کلب کی طرف سے ان مقابلوں میں حصہ لیتا ہے"...... جوزف نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں بلیک روم میں آ گئے۔ یہاں ایک کرسی پر ایک کافرستانی جس کے جسم پر سوٹ تھا، کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ عمران اس کے سامنے ایک کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"صفدر نے بتایا تھا کہ اسے کیسے بے ہوش کیا گیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں"...... جوزف نے کہا

Admin @ www.hibuddiez.com

اور پھر جا کر الماری سے اس نے ایک بوتل اٹھائی اور پھر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور اسے لا کر اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ پھر اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے واپس الماری میں رکھ دیا۔ اسی لمحے اس آدمی کے جسم میں ہوش میں آنے کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ جوزف اس کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں لیکن ابھی اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک نہ ابھری تھی کہ عمران کرسی سے اٹھا اور کرسی اٹھا کر اس نے اس آدمی کے بالکل سامنے رکھی اور پھر اس پر بیٹھ گیا۔

"تمہارا نام کرشنا ہے"..... عمران نے اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک پیدا ہوتے ہی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا تو اس آدمی کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا لیکن اس کی آنکھیں عمران کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں اور وہ پلکیں بھی نہ جھپک رہا تھا۔

"ہاں۔ میرا نام کرشنا ہے"...... اس آدمی کے منہ سے نکلا۔ اس کا بولنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ٹرانس میں بات کر رہا ہے۔ چونکہ عمران نے اس کے ذریعے اپنے مطلب کی بات کافرستان کے اعلیٰ حکام تک پہنچانی تھی اس لئے اس نے اسے شروع سے ہی ٹرانس میں لے لیا تھا۔

"تمہارا تعلق کافرستان کی کس ایجنسی سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈیفنس فارن ایجنسی سے"...... کرشنا نے جواب دیا۔

"تو تم کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کے تحت ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہماری ایجنسی کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کے تحت کام کرتی ہے"...... کرشنا نے جواب دیا۔

"تمہیں راحت جہاں کے بارے میں کیا مشن سونپا گیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"چیف نے مجھے کافرستان سے فون کیا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ یہاں ایک عورت راحت جہاں موجود ہے۔ اس کا پتہ بھی بتایا تھا۔ یہ عورت پہلے ایکریمیا کی ایک ریاست کانساس میں رہتی تھی۔ وہاں اس کے شوہر راحیل کا تعلق کسی کمپیوٹر کمپنی سے تھا۔ اس کے شوہر نے کسی سرکاری طیارہ ساز کمپنی کے ماسٹر کمپیوٹر سے ڈی اے سی طیارے کا فارمولا کمپیوٹر کے ذریعے حاصل کر لیا تھا۔ اس کا شوہر کافرستان نژاد تھا۔ اس نے کافرستان کی حکومت سے اس فارمولے کے بارے میں بات چیت کی اور حکومت کے کہنے پر اس نے اس فارمولے کے مین پوائنٹس پر مبنی ایک دستاویز بھی بھجوا دی لیکن اصل فارمولا نہ بھجوایا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اسے پکڑ لیا جائے گا۔ اس دستاویز کو کافرستانی سائنس دانوں نے چیک کیا تو یہ فارمولا واقعی انتہائی اہم تھا اور اگر یہ فارمولا مل جاتا تو اس کی مدد سے کافرستان ایسے جنگی طیارے تیار کر سکتا تھا جو اس پورے علاقے کے

Admin @ www.hibuddiez.com

دفاع کے لئے انتہائی موثر ثابت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس سے باقاعدہ بات چیت کا آغاز کیا ہی جانے والا تھا کہ اطلاع ملی کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کا پورا خاندان بھی ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن پھر پتہ چلا کہ اس کی بیوی زندہ ہے اور ولنگٹن میں اسے تلاش کیا جانے لگا۔ پھر اطلاع ملی کہ وہ پاکیشیا شفٹ ہو چکی ہے۔ چنانچہ یہاں اس کی تلاش کی گئی اور پھر اس کا پتہ چل گیا۔ یہ وہی عورت تھی۔ چیف نے مجھے کہا کہ میں اس عورت سے مل کر معلوم کروں کہ کیا اسے اس فارمولے کے بارے میں علم ہے یا نہیں۔ میں اس سے ملا۔ گو اس نے جو کچھ بتایا اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس کو اس فارمولے کا علم نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ وہ چھپا رہی ہے۔ اسے علم ہے"۔ کرشانے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے چیف کا کیا نام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چیف کا نام کرنل بھاٹیہ ہے"...... کرشانے جواب دیا۔

"اس کا آفس کہاں ہے"...... عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"ملٹری انٹیلی جنس کے سیکرٹریٹ میں اس کا علیحدہ آفس ہے"۔ کرشانے جواب دیا۔

"وہ دستاویز جس میں فارمولے کے پوائنٹس ہیں کس کے پاس ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم یا تو چیف کے پاس ہو گی یا پھر ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے پاس اور یا پھر کسی سائنس دان کے پاس"۔ کرشانے جواب دیا۔

"تمہیں اس مشن کے لئے مزید کیا ہدایات دی گئی تھیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے خاص طور پر کہا گیا تھا کہ راحت جہاں سے معلومات حاصل کرنے کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس یا ملٹری انٹیلی جنس کو علم نہ ہونے پائے"...... کرشانے جواب دیا۔

"تم کب سے یہاں کام کر رہے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"میں گزشتہ دو سالوں سے یہاں کام کر رہا ہوں لیکن خاص خاص کام ہی میرے ذمے لگائے جاتے ہیں"...... کرشانے جواب دیا۔

"سنو کرشا۔ تم نے اب اپنے چیف کو حتمی رپورٹ دینی ہے کہ راحت جہاں کو فارمولے کا علم نہیں ہے اور راحت جہاں سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کی بیگم کی رشتہ دار ہے اور سر سلطان پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی امور کے انچارج بھی ہیں اس لئے اگر راحت جہاں کو زیادہ پریشان کیا گیا تو پھر یہ بات سر سلطان کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس تک بھی پہنچ جائے گی۔ کیا رپورٹ دو گے دوہراؤ"...... عمران نے کہا تو کرشانے وہی کچھ دوہرا دیا جو عمران نے کہا تھا۔

"اب جب میں تالی بجاؤں گا تو تم بے ہوش ہو جاؤ گے اور پھر ایک گھنٹے بعد تم خود بخود ہوش میں آ جاؤ گے اور تمہیں سوائے اس رپورٹ والی ہدایت کے اور کچھ یاد نہیں رہے گا۔ بولو ہاں"۔ عمران

نے کہا تو کرشا نے ہاں کہہ دی تو عمران نے تالی بجائی تو کرشا کی آنکھیں ایک جھٹکے سے بند ہو گئیں۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور کافی دیر تک وہ آنکھیں بند کئے اس طرح بیٹھا رہا جیسے آنکھوں کو ریسٹ دے رہا ہو۔ پھر اس نے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اسے کھول کر باہر لے آؤ۔ میں صفدر کو فون کرتا ہوں۔ وہ اسے لے جائے گا"...... عمران نے جوزف سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر عمران نے فون والے کمرے میں پہنچ کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ رانا ہاؤس سے۔ میں نے کافرستانی ایجنٹ کرشا کو ٹرانس میں لا کر اس کے ذہن میں فیڈنگ کر دی ہے۔ اب وہ اپنے چیف کو حتمی رپورٹ دے دے گا کہ راحت جہاں کو اس فارمولے کا علم نہیں ہے اس طرح وہ لوگ راحت جہاں کا پیچھا چھوڑ دیں گے لیکن اس کرشا سے معلوم ہوا ہے کہ راحت جہاں کے شوہر راحیل نے اس فارمولے کے بنیادی پوائنٹس لکھ کر کافرستان حکومت کو بھجوائے تھے جنہیں سائنس دانوں نے چیک کر کے حکومت کو رپورٹ دی کہ اس فارمولے کو حاصل کرنے سے کافرستان ایسے جنگی طیارے تیار کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا جس سے اس کا دفاع انتہائی موثر ہو جائے گا۔ یہ کاغذات یا تو کرشا کے چیف کرنل بھاٹیہ کے پاس ہوں گے جو کافرستان ملٹری انٹیلی جنس میں ڈیفنس فارن ایجنسی ڈیسک کا انچارج ہے یا ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے پاس ہوں گے یا پھر کافرستان کے کسی سائنس دان کے پاس۔ تم ناٹران کو فون کر کے اسے تفصیل بتا کر کہہ دو کہ وہ اس رپورٹ کو تلاش کر کے اس کی کاپی حاصل کرے لیکن اس طرح کہ کافرستان حکومت کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ پاکیشیا کو اس فارمولے کے بارے میں علم ہو چکا ہے اور صفدر کو کہو کہ رانا ہاؤس سے اس کرشا کو اٹھا کر واپس وہاں پہنچا دے جہاں سے اسے اٹھایا گیا تھا"...... عمران نے پوری تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ہدایات دے دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"محترمہ راحت جہاں سے بات کرائیں۔ میرا نام علی عمران ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران سمجھ گیا کہ فون کسی ملازمہ نے اٹھایا تھا۔

"راحت جہاں بول رہی ہوں عمران صاحب"...... چند لمحوں بعد

Admin @ www.hibuddiez.com

راحت جہاں کی وہی لوچ دار [illegible]

"آپ کو ایک خوشخبری دینا تھی کہ آپ اب مطمئن اور بے فکر ہو جائیں۔ کافرستانی ایجنٹوں کا اب اس طرح بندوبست کر دیا گیا ہے کہ اب وہ آئندہ آپ کو تنگ نہیں کریں گے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ اتنی جلدی۔ لیکن کیا کہا ہے آپ نے ان سے"۔ راحت جہاں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں یہ یقین دلایا گیا ہے کہ آپ فارمولے سے واقعی لاعلم ہیں"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی خوشخبری ہے۔ بے حد شکریہ" دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے سے نکلا اور پورچ کی طرف بڑھ گیا تاکہ اپنے فلیٹ واپس جا سکے کیونکہ ایک لحاظ سے اس کا کام ختم ہو گیا تھا۔ اب اگر وہ دستاویز مل جائے گی تو اس کے بعد یہ فیصلہ ہو سکے گا کہ اس فارمولے کو حاصل کیا جائے یا نہیں۔

کاروں کا قافلہ خاصی تیز رفتاری سے ایک وسیع و کشادہ سڑک پر دوڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ یہ چار کاروں کا قافلہ تھا جن کے رنگ سیاہ تھے اور ان چاروں کاروں پر جنگلی سانڈ کی تصویر باقاعدہ سفید رنگ سے پینٹ کی گئی تھی جن کی آنکھیں گہری سرخ رنگ کی تھیں۔ یہ میکارٹو کا مخصوص نشان تھا اور جس کار پر یا جس عمارت پر یہ نشان موجود ہوتا اسے میکارٹو سے منسوب سمجھا جاتا تھا اور پھر اس کار کے قریب عام آدمی تو ایک طرف پولیس کے اعلیٰ افسر تک نہ پھٹکتے تھے۔ اس طرح جس کلب اور ہوٹل پر یہ نشان نظر آ جاتا تھا وہاں کسی قسم کی غنڈہ گردی کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ ان چاروں کاروں میں سے درمیان والی کار کی عقبی سیٹ پر جیری میکارٹو بیٹھا ہوا تھا جبکہ آگے چلنے والی ایک کار اور اس کی کار کے عقب میں چلنے والی دونوں کاروں میں کنگ برادرز اور دوسرے لوگ تھے۔ یہ کاریں اس وقت کاسٹاس کے مضافات میں واقع ایک دوسرے شہر میں

Admin @ www.hibuddiez.com

موجود جولی ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ یہ ہوٹل بھی میکارٹو کی ملکیت تھا۔ اس ہوٹل کی مینجر ایک عورت جولین تھی جو میکارٹو سینڈیکیٹ کی طرف سے شراب کی سمگلنگ کی انچارج تھی اور ہوٹل کے تہہ خانوں میں باقاعدہ اس سیکشن کے دفاتر تھے۔ جولین ادھیڑ عمر عورت تھی لیکن اپنی سفاکی اور بربریت میں وہ خونخوار درندوں کو بھی پیچھے چھوڑ جاتی تھی اور شاید اسی وجہ سے وہ میکارٹو کو پسند تھی اور میکارٹو اس کی بے حد قدر کرتا تھا۔ جیری میکارٹو کی عادت تھی کہ وہ ہر ماہ اپنے سینڈیکیٹ کے کسی ایک سیکشن کا نہ صرف باقاعدہ وزٹ کرتا تھا بلکہ وہاں کا حساب کتاب بھی باقاعدگی سے چیک کرتا تھا اور اگر اسے کسی کے بارے میں معمولی سا شبہ بھی ہو جاتا کہ اس نے کاروبار میں غفلت کی ہے یا حساب کتاب میں بے ایمانی کی ہے تو اس شخص کا پورا خاندان انتہائی سفاکی سے ہلاک کر دیا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے تمام سیکشنوں کے لوگ اس حساب کتاب سے اس طرح ڈرتے تھے کہ موت کے فرشتے سے بھی نہ ڈرتے ہوں گے لیکن اس وقت یہ قافلہ جولی ہوٹل میں جولین کے سیکشن کی چیکنگ کے لئے نہ جا رہا تھا بلکہ جولین نے کال کر کے مارتھر کو بتایا تھا کہ پاکیشیا سے اغوا ہو کر آنے والی عورت راحت جہاں سے پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ اسے فارمولے کا علم نہیں ہے اس لئے اب اس کا کیا کیا جائے۔ مارتھر نے جب اس بارے میں جیری میکارٹو سے پوچھا تو جیری میکارٹو نے خود اس عورت سے پوچھ گچھ کا فیصلہ کیا اور اسی پوچھ گچھ کے لئے اس وقت جیری میکارٹو ہوٹل جا رہا تھا۔ جولی ہوٹل پہنچ کر جیری میکارٹو، کنگ برادرز اور دوسرے ساتھیوں سمیت ہوٹل کے نیچے خصوصی تہہ خانوں میں پہنچ گیا جہاں لمبے قد اور بھاری جسم کی جولین نے ان سب کا استقبال کیا۔ جولین اپنے سیکشن میں مادام جولین کہلاتی تھی لیکن اس کی دہشت بھی میکارٹو سے کم نہ تھی کیونکہ وہ بھی کسی کی معمولی سی غلطی کو معاف کرنے کی روادار نہ تھی اور انتہائی سفاکانہ سزائیں دیا کرتی تھی۔

"کہاں ہے وہ عورت جولین"...... جیری میکارٹو نے ایک کمرے میں موجود کرسی پر جا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اسے یہاں پیش کیا جائے باس"...... جولین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا وہ خود چل کر یہاں آنے کے قابل ہے"...... جیری میکارٹو نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ اسے اٹھا کر لانا پڑے گا"...... جولین نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر ہم خود وہاں چلے جاتے ہیں"...... جیری میکارٹو نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر یہ قافلہ جولین کی رہنمائی میں ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچا جہاں دیوار کے ساتھ زنجیروں سے ایک ایشیائی عورت جکڑی ہوئی کھڑی کراہ رہی تھی۔ اس کا پورا جسم زخموں سے چور چور تھا۔ اس پر واقعی بے پناہ اور انتہائی سفاکانہ تشدد کیا گیا تھا۔

"تو یہ ہے اس راحیل کی بیوی جو رابرٹو سے زندہ بچ کر نکل گئی

Admin @ www.hibuddiez.com

تھی"...... جیری میکارٹو نے اس عورت کو دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے اس عورت کے بال پکڑ کر ایک جھٹکے سے اس کا سر اوپر اٹھایا تو اس عورت کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ اس کی نیم بند آنکھیں نہ صرف کھل گئیں بلکہ پھٹ سی گئیں۔

"مجھے چھوڑ دو۔ تمہیں تمہارے خدا کا واسطہ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ منحوس فارمولا کہاں ہے۔ مجھے نہیں معلوم"۔ اس عورت نے کراہتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کے منہ سے الفاظ خود بخود پھسل پھسل کر نکل رہے ہوں۔

"اس عورت کے زخموں کی بینڈیج کرو اور اسے ٹھیک کر کے دفتر میں لے آؤ۔ میں اس سے اچھے ماحول میں بات کرنا چاہتا ہوں"۔ جیری میکارٹو نے اس کے بال چھوڑ کر واپس مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یس باس"...... جولین نے جواب دیا۔ جیری میکارٹو واپس اسی دفتر میں آکر بیٹھ گیا اور پھر شراب نوشی میں مصروف ہو گیا اور ساتھ ہی اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں جیسے وہ کسی خاص پوائنٹ پر سوچ رہا ہو۔ کنگز برادرز اور دوسرے ساتھی دیواروں کے ساتھ خاموش اور بے حس و حرکت کھڑے تھے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور جولین اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے وہ عورت خود چل کر آ رہی تھی۔ اس کے جسم پر بینڈیج کی گئی تھی اور اسے نیا اور صاف ستھرا لباس پہنایا گیا تھا۔ اس کے بال بھی پیچھے کر کے باندھ دیئے گئے تھے اور چہرے پر گو زخموں کے آڑھے ترچھے نشانات موجود تھے لیکن بہرحال اس کی حالت پہلے کی نسبت بہت بہتر تھی۔

"بیٹھو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... جیری میکارٹو نے اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام راحت جہاں ہے"...... اس عورت نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"ڈرو نہیں۔ اب تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تمہیں واقعی اس فارمولے کے بارے میں کچھ نہیں معلوم ورنہ جولین کے سامنے تم اسے کسی صورت بھی نہ چھپا سکتی"۔ جیری میکارٹو نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"مجھے واقعی نہیں معلوم جناب ورنہ میں اس وقت ہی بتا دیتی جب آپ کے آدمیوں نے مجھ پر انتہائی خوفناک تشدد کیا تھا"۔ راحت جہاں نے کہا۔

"اس کے باوجود تم زندہ بچ گئی اور کاسٹاس سے ولنگٹن پہنچ گئی اور پھر ولنگٹن سے پاکیشیا۔ کون لے گیا تھا تمہیں یہاں سے ولنگٹن"۔ جیری میکارٹو نے کہا تو مارتھر اور اس کے ساتھیوں نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے اب انہیں یہ بات سمجھ میں آئی ہو کہ جیری میکارٹو نے آخر کیوں اس عورت کو اس انداز میں لے آنے کا حکم دیا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے جب ہوش آیا تو میں ایک ہسپتال میں تھی اور مجھے بتایا گیا کہ یہ ولنگٹن کا کوئی مشنری ہسپتال ہے اور مجھے کسی مشنری ادارے نے یہاں پہنچایا ہے اور میرا وہاں علاج کیا گیا۔ میں وہاں دو ماہ تک رہی لیکن وہاں چونکہ میرا کوئی نہ تھا اس لئے میں واپس پاکیشیا چلی گئی"...... راحت جہاں نے جواب دیا۔

"کس مشنری ادارے نے تمہیں وہاں بھجوایا تھا"... جیری میکارٹو نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہ میں نے پوچھا اور نہ کسی نے مجھے بتایا۔ صرف اتنا بتایا گیا کہ کوئی مشنری ادارہ ہے جس نے مجھے سڑک پر زندہ اور بے ہوش پڑے پایا تو اٹھا کر یہاں پہنچا دیا"...... راحت جہاں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ کاش مجھے اس مشنری ادارے کا پتہ چل جاتا تو میں اس کا وہ حشر کرتا کہ دنیا تماشہ دیکھتی"...... جیری میکارٹو نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی راحت جہاں بھی کھڑی ہو گئی۔

"اس کا کیا کرنا ہے باس"...... جولین نے راحت جہاں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"کرنا کیا ہے۔ دو بار موت سے بچ گئی ہے تو اب اسے مار کر کیا ملے گا۔ بھجوا دو واپس"...... جیری میکارٹو نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ایک فائل کھولے اس میں موجود کاغذوں کو پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ بلیک زیرو چائے بنانے کے لئے کچن میں گیا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے چائے کی ایک پیالی لا کر عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھا کر وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے فائل بند کر کے میز پر رکھی اور چائے کی پیالی اٹھا کر چائے سپ کرنا شروع کر دی۔

"فارمولا تو واقعی نیا اور کام کا ہے۔ اس انداز کا جنگی طیارہ ہمارے ملکی دفاع کے لئے انتہائی ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ فارمولا آپ حاصل کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی کہ فارمولا کہاں سے حاصل کیا جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک

Admin @ www.hibuddiez.com

پڑا۔

"کہاں سے حاصل کیا جائے۔ کیا مطلب۔ اس لیبارٹری سے جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے اور کہاں سے حاصل کرنا ہے"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ اس لیبارٹری یا فیکٹری کا کسی کو علم نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر بے اختیار چونک پڑا۔

"علم نہیں ہے۔ وہ کیسے۔ اس راحیل نے بھی تو اس فیکٹری سے ہی اسے حاصل کیا ہو گا اور راحیل کاسٹاس میں رہتا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ فیکٹری بھی کاسٹاس میں ہی ہو گی"۔ بلیک زیرو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران کی اس سادہ سی بات کو نہ سمجھنے پر حیران ہو رہا ہو۔

"راحیل نے یہ فارمولا کسی فیکٹری یا لیبارٹری سے اس انداز میں حاصل نہیں کیا جس انداز میں تم سوچ رہے ہو۔ وہ کمپیوٹر کا ماہر تھا اور کمپیوٹر سے اس کا رابطہ پوری دنیا سے تھا اور پھر نجانے اس نے یہ فارمولا کسی بھی طرح کسی فیکٹری یا لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر سے لنک کر کے حاصل کر لیا۔ اسے شاید خود بھی معلوم نہ ہو گا لیکن اس کمپنی کے ماہرین نے اس کا سراغ لگا لیا تھا لیکن وہ خود سامنے نہیں آئے بلکہ انہوں نے اس فارمولے کے حصول کے لئے کاسٹاس کے بدمعاش گروپ کی خدمات حاصل کر لیں۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا

ہے کہ وہ اپنے نام کو خفیہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے یقیناً یہ ایکریمیا کی کسی خفیہ دفاعی لیبارٹری سے اڑایا گیا تھا اور ایسی فیکٹری یا لیبارٹریاں ہزاروں نہیں تو بہرحال سینکڑوں کی تعداد میں ایکریمیا میں ہوں گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایکریمیا میں نہ ہو بلکہ ایکریمیا سے باہر ہو۔ سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اس بدمعاش گروپ سے معلوم نہیں ہو سکتا کہ کن لوگوں نے انہیں ہائر کیا تھا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو تو سکتا ہے بشرطیکہ انہیں بھی معلوم ہو کیونکہ آج کل ایسی کمپنیاں بھی وجود میں آ گئی ہیں جن کا کام ہی رابطے کا ہوتا ہے تاکہ اصل سامنے نہ آئے"..... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو اس فارمولے کو ہی تلاش کرنا ہو گا جو راحیل نے چھپایا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کا سراغ کیسے لگایا جائے۔ راحیل نے جان دے دی لیکن اس کا سراغ نہیں دیا اور وہ خود ہی جانتا تھا اور کوئی دوسرا جانتا ہی نہ تھا"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کی بیوی واقعی نہیں جانتی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ وہ واقعی نہیں جانتی۔ اس بات کا مجھے یقین ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران یہاں موجود ہے"۔ دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ آپ آگئے غیر ملکی دورے سے واپس۔ خاصا طویل دورہ تھا۔ میں نے کل ہی معلوم کیا تھا تو یہی بتایا گیا تھا کہ آپ ابھی تک دورے پر ہیں۔ ویسے کس ڈاکٹر کے علاج سے دورہ ختم ہوا ہے"....... عمران سنجیدگی سے بات کرتے کرتے آخر میں اپنی عادت کے مطابق پٹڑی سے اتر گیا۔

"میں آج صبح ہی واپس آیا ہوں۔ کیا میرا کارڈ لے کر راحت جہاں تمہارے پاس آئی تھی"....... سرسلطان کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"جی ہاں۔ ویسے آپ کا کارڈ تو انہوں نے آخر میں دیا تھا لیکن اس سے پہلے ہی سلیمان اور ہم دونوں نے ان کی بے حد عزت کی۔ ان کی ساری کہانی سنی۔ ویسے مجھے ذاتی طور پر بے حد دکھ ہوا ان کے حالات سن کر اور میں نے ان سے وعدہ کیا کہ ان کے خلاف کام کرنے والے ایجنٹوں کو سمجھا دیا جائے گا اور اب واقعی انہیں کوئی تکلیف نہ ہو گی اور پھر میں نے ایسا کیا بھی"....... عمران نے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ تم اس کی حفاظت کا کوئی اچھا اور معقول بندوبست کر دو گے لیکن لگتا ہے کہ تم نے بس اسے ٹال دیا جس کی وجہ سے اسے ایک بار پھر بے پناہ اذیت اور تکلیف سے گزرنا پڑا اور مجھے یہ سن کر دلی افسوس ہوا ہے۔ میں نے انتہائی اعتماد کے ساتھ

اسے تمہارے پاس بھیجا تھا"....... سرسلطان کے لہجے میں شدید ناراضگی کا تاثر موجود تھا اور عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اذیت۔ تکلیف۔ کیا مطلب۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں۔ کافرستانی ایجنٹ ان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے اور میں نے اس کا انتہائی معقول بندوبست کر دیا تھا"....... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔ بلیک زیرو بھی خاموش بیٹھا لاؤڈر پر یہ سب گفتگو سن رہا تھا۔

"اسے یہاں سے اغوا کر کے کاشاس لے جایا گیا اور وہاں اس کے ساتھ ایسا ہولناک سلوک کیا گیا کہ بتایا نہیں جا سکتا۔ اس کا پورا جسم زخموں سے بھرا پڑا ہے۔ پھر نجانے کیوں اسے زندہ چھوڑ دیا گیا لیکن وہاں اب کوئی اس کا ساتھ دینے والا نہ تھا۔ ہسپتال والوں نے بھی ان غنڈوں اور بدمعاشوں کی وجہ سے اس کا علاج کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے نجانے کس طرح ولنگٹن میں پاکیشیا سفارت خانے میں فون پر رابطہ کیا اور وہاں میرا نام لیا۔ اتفاق سے میں خود وہاں موجود تھا۔ چنانچہ میری اس سے بات ہوئی تو اس نے مجھے ساری تفصیل بتائی۔ پھر میں نے کاشاس سے اسے واپس پاکیشیا بھجوانے کے انتظامات کرائے اور اب یہاں اسے ہسپتال میں داخل کرایا۔ آج واپس آتے ہی میں سب سے پہلے اس سے ملنے گیا۔ اس سے تفصیل سے بات ہوئی ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ تم سے ملنے

Admin @ www.hibuddiez.com

گئی تھی اور تم نے اسے تسلی دی تھی کہ اب اس کے ساتھ کچھ نہیں ہو گا لیکن تمہاری تسلی کے دوسرے روز ہی اسے زبردستی گھر سے اغوا کیا گیا۔ اس کے تمام ملازموں کو ہلاک کر دیا گیا۔ پولیس نے بھی رسمی سی کارروائی کی"...... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ ان کاسٹاس والوں کے بارے میں تو نہ انہوں نے کوئی شبہ ظاہر کیا تھا اور نہ ہی مجھے خیال تھا۔ انہوں نے تو کافرستانی ایجنٹوں سے تحفظ مانگا تھا جو میں نے مہیا کر دیا۔ کس ہسپتال میں ہیں وہ۔ میں خود ان سے ملنے جاؤں گا"۔ عمران نے کہا۔

"اب مل کر کیا کرو گے۔ جو ہو گیا سو ہو گیا۔ ویسے اس کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔ نجانے یہ کون لوگ ہیں جو اس طرح بے گناہ عورتوں پر ایسا انسانیت سوز ظلم کرتے ہیں۔ ویسے وہ سنٹرل ہسپتال کے سپیشل روم نمبر الیون میں ہے۔ خدا حافظ"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے اسی طرح ناراض سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب اس جیری میکارٹو اور اس میکارٹو سینڈیکیٹ کا عبرتناک حشر کرنا فرض بن گیا ہے۔ چلو پہلے تو راحت جہاں وہاں رہتی تھی۔ وہاں کی شہری تھی اس لئے جو کچھ ہوا سو ہوا لیکن اب اسے پاکیشیا سے اغوا کر کے وہاں لے جایا گیا۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کو عبرتناک سزا دیں تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ پاکیشیا ایک غیرت مند ملک ہے۔ وہاں سے کسی کو اس طرح اغوا کرنا اور اس پر تشدد کرنے کا کیا مطلب ہوتا ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو اس گروپ کو ٹریس کرنا چاہئے جس نے انہیں یہاں سے اغوا کر کے وہاں بھیجا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ یہ ضروری ہے۔ وہ خود وہاں سے یہاں نہ آئے ہوں گے۔ یہاں لازماً کسی مقامی گروپ نے ہی یہ کام کیا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا۔ اس پر ٹائیگر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ کافی دیر تک دوسری طرف سے کال اٹنڈ نہ کی گئی پھر اچانک کال اٹنڈ کرنے والا بلب جل اٹھا۔

"یس ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کال اٹنڈ کرنے میں اتنی دیر کیوں کی ہے۔ اوور"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں ہوٹل البرٹو کے ہال میں موجود تھا باس۔ وہاں سے اٹھ کر

Admin @ www.hibuddiez.com

علیحدہ سپیشل روم میں آتے آتے دیر لگ گئی ہے۔ اوور ۔ ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" فوری حرکت میں آجایا کرو۔ تمہیں کال ایمرجنسی میں کی جاتی ہے۔ سمجھے ۔ اوور"...... عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

" یس باس ۔ اوور"...... ٹائیگر نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

" گرین ہلز کالونی کوٹھی نمبر اٹھاسی ۔ اے بلاک میں ایک خاتون کی رہائش ہے جس کا نام راحت جہاں ہے ۔ وہ کسی کمپیوٹر کمپنی کی مالکہ ہے ۔ اسے اچانک کاسٹاس کے ایک بدمعاش گروپ جسے میکارٹو سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے نے یہاں سے اغوا کرا کر کاسٹاس منگوایا جہاں اس خاتون پر انسانیت سوز ظلم اور تشدد کیا گیا ۔ وہ سرسلطان کی عزیزہ ہیں ۔ وہاں اس کا رابطہ سرسلطان سے ہو گیا جو اس وقت ایکریمیا کے سرکاری دورے پر تھے اس لئے وہ وہاں سے زندہ بچ کر واپس پاکیشیا آنے میں کامیاب ہو گئی ہیں اور اب وہ ہسپتال میں ہیں ۔ یہ اغوا والا کام یقیناً یہاں کے کسی مقامی گروپ نے کیا ہو گا ۔ میں اس گروپ کا کھوج جلد از جلد چاہتا ہوں ۔ انتہائی جلد ۔ اوور" ۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کھوج لگانے کی ضرورت ہی نہیں ہے باس ۔ یہ کام یقیناً ڈریگون کلب کے مالک فلپ نے کیا ہو گا ۔ فلپ کاسٹاس کا ہی رہنے والا ہے اور وہ کئی بار میرے سامنے کاسٹاس کے اس میکارٹو سینڈیکیٹ کی

تعریفیں بھی کر چکا ہے اور وہ ویسے بھی اس قسم کے کاموں کا ماہر ہے ۔ اوور" ... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" فلپ کا اصل دھندہ کیا ہے ۔ اوور" ... عمران نے پوچھا۔

" منشیات اور غیر ملکی شراب کی اسمگلنگ کرتا ہے ۔ اوور" ۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" کتنا بڑا گروپ ہے اس کا ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" کچھ زیادہ بڑا نہیں ہو گا باس ۔ چھوٹی مچھلی ہے لیکن بے حد تیز طرار اور ہوشیار آدمی ہے ۔ اوور" .... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اس فلپ کو فوری طور پر اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچاؤ ۔ فوراً ۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو ۔ اوور" عمران نے کہا۔

" یس باس ۔ میں نے بتایا ہے کہ یہ انتہائی چھوٹی مچھلی ہے ۔ اوور" ۔ ٹائیگر نے کہا۔

" اوکے ۔ جلدی پہنچاؤ اسے ۔ لیکن اسے صحیح سلامت رانا ہاؤس تک پہنچنا چاہئے ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے اٹھا کر ایک طرف رکھا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

" جوانا کہاں ہے جوزف"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ اپنے کمرے میں ہے باس"...... دوسری طرف سے جوزف

Admin @ www.hibuddiez.com

نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹائیگر ایک آدمی کو رانا ہاؤس پہنچائے گا۔ جیسے ہی وہ آدمی رانا ہاؤس پہنچے اسے بلیک روم میں کرسی پر جکڑ کر تم نے وانش منزل کال کر کے اطلاع دینی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ دانش منزل کال کرنے کا علم ٹائیگر یا جوانا کو نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں باس"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ وہ کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو اطلاع کر دو کہ وہ ایک انتہائی اہم مشن پر ایکریمین ریاست کاسٹاس جانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تم بھی ساتھ جاؤ گی۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا اور اس بار عمران کے ساتھ اس کا شاگرد ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی ٹیم کے ہمراہ ہوں گے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن ٹائیگر، جوزف اور جوانا کا کیا سیکرٹ سروس کے ہمراہ جانا ضروری ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں انہیں تماشہ دیکھنے کے لئے ساتھ بھجوا رہا ہوں"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

"آئی ایم سوری سر"...... جولیا نے فوراً معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فضول سوال کرنے سے آئندہ گریز کیا کرو سمجھیں"۔ عمران نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور بلیک زیرو کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

"آپ نے جولیا کو باقاعدہ ڈانٹ پلا دی ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کبھی کبھی کڑوی خوراک دینی پڑتی ہے تاکہ مٹھاس کی مقدار زیادہ بڑھنے نہ پائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے اس بدمعاش سینڈیکیٹ کی وجہ سے آپ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو ساتھ لے جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تینوں اس سینڈیکیٹ سے ٹکرائیں گے جبکہ ہم اس فارمولے کو تلاش کریں گے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو" ..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"رانا ہاؤس سے جوزف بول رہا ہوں۔ باس ہوں گے یہاں"۔ دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف۔ کیا وہ آدمی پہنچ گیا ہے"۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ ٹائیگر موجود ہے یا واپس چلا گیا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"موجود ہے باس۔ وہ بلیک روم میں ہے" ..... جوزف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اسے وہیں روکو۔ میں نے اس سے ضروری باتیں کرنی ہیں"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔

"کوئی پرابلم تو پیدا نہیں ہوا"..... عمران نے رانا ہاؤس پہنچ کر پورچ میں موجود ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو باس۔ البتہ کچھ دیر لگ گئی کیونکہ اسے تلاش کرنا پڑا تھا۔ یہ اپنے ایک دوست کے گھر موجود تھا۔ وہاں سے نکلتے ہی میں نے اسے چھاپ لیا"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا گروپ کتنا بڑا ہے۔ کتنے آدمی ہوں گے اس گروپ

میں"..... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ بڑا نہیں ہے لیکن خاصا تیز اور فعال گروپ ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔ وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے بلیک روم کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"یہاں کی کسی معزز عورت کو دن دہاڑے اغوا کر کے اسے ملک سے باہر نکالنا اور ایکریمیا پہنچانے والا گروپ چھوٹا تو نہیں ہو سکتا" ..... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس نے کسی دوسرے گروپ سے اس کام میں مدد لی ہو" ..... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں بلیک روم میں داخل ہوئے تو جوزف وہاں موجود تھا اور سامنے کرسی پر ایک ٹھوس جسم کا مالک ایکریمی راڈز میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

"جوزف۔ اسے ہوش میں لے آؤ اور ساتھ ہی الماری سے کوڑا نکال لو۔ اس نے جس طرح ایک معزز خاتون کو اغوا کر کے ایکریمیا بھجوایا ہے۔ ایسی صورت میں یہ کسی ہمدردی یا رعایت کا مستحق نہیں ہے"..... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"..... جوزف نے کہا اور تیزی سے الماری کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر کے چہرے پر عمران کا لہجہ سن کر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ عمران کا لہجہ بتا رہا

Admin @ www.hibuddiez.com

تھا کہ وہ اس فلپ کے خلاف اپنے دل میں شدید غصہ رکھتا ہے حالانکہ ٹائیگر کے نقطہ نظر سے کسی عورت کا اغوا کرنا اتنا بڑا جرم نہیں تھا کہ عمران کو اس پر اس قدر غصہ آتا لیکن اسے دراصل تفصیل کا علم نہیں تھا۔ جوزف نے الماری سے ایک شیشی اٹھائی اور ساتھ ہی ایک بھاری کوڑا بھی اٹھا لیا اور پھر اس نے الماری بند کر کے کوڑے کو اپنی بیلٹ میں اڑس لیا اور کرسی پر بیٹھے ہوئے فلپ کی ناک سے اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹا کر اس کا دہانہ لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی کو اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا اور خود کوڑا پکڑ کر ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد فلپ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ عمران اور ٹائیگر دونوں ساتھ ساتھ کرسیوں پر بیٹھ کر خاموشی سے اسے ہوش میں آتا دیکھ رہے تھے۔

"کیا یہ تمہیں پہچانتا ہے"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ بہت اچھی طرح"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد فلپ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم تن گیا اور اس نے سب سے پہلے تو لاشعوری طور پر بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن جب راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا تو اس نے حیرت

بھرے انداز میں پہلے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے ٹائیگر پر جم گئیں۔

"تم۔ تم ٹائیگر۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ کیا مطلب۔ یہ مجھے کیوں جکڑ رکھا ہے"...... فلپ نے ٹائیگر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام فلپ ہے اور تم نے کاسٹاس کے میکارٹو سینڈیکیٹ کے کہنے پر پاکیشیا سے ایک معزز خاتون راحت جہاں کو اغوا کیا اور اسے ایکریمیا بھجوایا۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں نے کسی کو اغوا نہیں کیا اور نہ کرایا۔ تم بے شک اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے پوچھ لو۔ اسے معلوم ہے کہ میں ایسا کام ہی نہیں کرتا"...... فلپ نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"جوزف"...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس کے جسم پر اس وقت تک کوڑے برساتے رہو جب تک اس کی یادداشت واپس نہ آ جائے لیکن اسے بہرحال مرنا نہیں چاہئے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کوڑے کو فضا میں چٹخاتے ہوئے کہا۔

"میں۔ میں سچ"...... فلپ نے کہنا شروع کیا لیکن شڑاپ کی آواز

Admin @ www.hibuddiez.com

کے ساتھ ہی اس کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور کمرہ اس کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی اس کی چیخ پوری طرح ختم نہ ہوئی تھی کہ شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی دوسرا کوڑا پڑا اور فلپ نے بری طرح پھڑکنا شروع کر دیا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں نے کرایا تھا۔ ہاں ہاں" فلپ نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوزف کو تیسرا کوڑا مارنے سے روک دیا۔ فلپ کے جسم پر زخم نظر آنے لگ گئے تھے۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ سا گیا تھا۔

"بڑی جلدی تمہاری یادداشت واپس آ گئی۔ بہرحال بتاؤ کہ کس کے کہنے پر تم نے یہ کام کیا اور کس طرح کیا۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پانی دو مجھے۔ میرے جسم میں آگ بھڑک اٹھی ہے۔ پانی دو مجھے"...... فلپ نے کہنا شروع کیا۔

"شروع ہو جاؤ جوزف"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جوزف کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس بار کوڑا پڑتے ہی بلیک ردم فلپ کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا لیکن جوزف کا ہاتھ نہ رکا اور اس بار کوڑا کھا کر فلپ کی گردن ڈھلک گئی تو جوزف نے کوڑے مارنے بند کر دیئے۔

"اب اسے پانی پلاؤ۔ اب یہ سب کچھ بتا دے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوزف تیزی سے واپس مڑا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے پانی کی دو بوتلیں اٹھائیں اور واپس آ کر اس نے ایک بوتل کھول کر اس کا خاصا پانی فلپ کے سر پر ڈالا اور باقی پانی اس کے جسم پر موجود زخموں پر ڈال دیا۔ ابھی پہلی بوتل کا پانی ختم ہی ہوا تھا کہ فلپ کراہتا ہوا فرش پر آ گیا تو جوزف نے دوسری بوتل کا ڈھکن کھول کر بوتل اس کے منہ سے لگا دی اور فلپ پیاسے اونٹ کی طرح غٹاغٹ پانی پیتا چلا گیا۔ جب آدھی بوتل اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو جوزف نے بوتل اس کے منہ سے علیحدہ کی اور اس میں موجود باقی پانی بھی اس کے جسم پر انڈیل دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے خالی بوتلیں ایک طرف پڑی ہوئی بڑی سی ٹوکری میں اچھال دیں اور پھر اس نے فرش پر پڑا ہوا خون آلود کوڑا اٹھا لیا۔

"رک جاؤ۔ مت مارو۔ رک جاؤ۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ رک جاؤ" فلپ نے جوزف کا کوڑے والا ہاتھ فضا میں اٹھتے دیکھ کر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اب اگر اس کی زبان رکے تو کوڑے برسانا شروع کر دینا"۔ عمران نے ہاتھ کے اشارے سے جوزف کو روکتے ہوئے کہا۔

"مجھے۔ مجھے جیری میکارٹو کے باڈی گارڈز کنگز برادرز کے سب سے بڑے مارتھر نے فون کر کے کہا تھا کہ میں اس عورت کو اغوا کر کے کاسٹاس بھجوا دوں کیونکہ اس عورت سے انہوں نے کوئی راز پوچھنا تھا۔ میں نے اسے اغوا کرایا اور پھر اسے ایک بحری اسمگلر کے ذریعے کافرستان پہنچایا۔ وہاں سے اسے بیمار ظاہر کر کے ایک چارٹرڈ

Admin @ www.hibuddiez.com

طیارے کے ذریعے ایکریمیا پہنچا دیا گیا۔ پھر اس [illegible] نہیں ہے"...... فلپ نے تیزی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس بحری اسمگلر کا کیا نام ہے اور کہاں اس کا اڈا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"اس کا نام میکارٹی ہے۔ اس کا اڈا ساحل سمندر پر میکارٹی کلب میں ہے"...... فلپ نے جواب دیا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹائیگر۔ اس سے اس کے سارے گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور پھر جوزف اور جوانا کے ساتھ مل کر تم نے اس سارے گروپ کا خاتمہ کرنا ہے۔ ایک آدمی بھی زندہ نہ بچ سکے اور پھر اس بحری اسمگلر میکارٹی اور اس کے گروپ کا بھی یہی حشر ہونا چاہئے۔ اس کے لئے میں تمہیں صرف دو روز کا وقت دے رہا ہوں اور دو روز میں یہ آپریشن مکمل ہونا چاہئے۔ اس کے بعد تم نے جوزف اور جوانا کے ہمراہ میرے ساتھ کاشاں جانا ہے اور یہی سزا اس میکارٹو سینڈیکیٹ کو دینی ہے۔ سمجھ گئے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کار گرین ہلز کالونی کی طرف جانے والی سڑک کی طرف موڑی تو ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"یہ آپ گرین ہلز کالونی جا رہے ہیں شاید"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ نام تو یہی ہے اس کالونی کا۔ لیکن مجھے آج تک یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ کالونی بنانے والے آخر کالونی کا نام کس پیمانے کے تحت رکھتے ہیں۔ اب دیکھو۔ اس کالونی میں گرین ہل تو ایک طرف کوئی خشک پہاڑی تک موجود نہیں ہے بلکہ کوئی ٹیلہ تک نہیں ہے۔ صرف ویران میدانی علاقہ ہے لیکن نام ہے گرین ہلز کالونی۔ اسی طرح ایک کالونی کا نام ہے سن برائٹ۔ اس کالونی کی سڑکیں اس قدر تنگ ہیں اور اس میں عمارتیں اس قدر ساتھ ساتھ

Admin @ www.hibuddiez.com

ہیں کہ وہاں سورج کی روشنی کو بھی گزرنے کا [illegible] عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"میں کالونی کے نام پر بات نہیں کر رہی عمران صاحب۔ میں تو اس لئے کہہ رہی ہوں کہ آپ نے تو کہا تھا کہ آپ مجھے مس جولیا کے فلیٹ پر لے جا رہے ہیں لیکن اب آپ جا رہے ہیں گرین ہلز کالونی میں۔ کیا مطلب ہوا"...... صالحہ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ عمران صالحہ کے فلیٹ پر پہنچا تھا اور اس نے اسے کہا کہ جولیا اسے بلا رہی ہے اس لئے وہ اس کے ساتھ چلے۔ کوئی ضروری میٹنگ ہے جس پر صالحہ اس کے ساتھ کار میں بیٹھ کر چل پڑی تھی لیکن اب عمران کار گرین ہلز کالونی کی طرف لے جا رہا تھا۔

"ایک مطلب تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جولیا کا فلیٹ گرین ہلز میں شفٹ ہو چکا ہو یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جولیا نے گرین ہلز کی کسی کوٹھی میں رہائش رکھ لی ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ایسا ہوتا تو مجھے علم ہوتا"...... صالحہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیوں علم ہوتا۔ تمہیں تو صرف صفدر کے بارے میں تازہ حالات کا علم ہوتا ہے۔ جولیا کے بارے میں اگر کسی کو علم ہو سکتا ہے تو وہ تنویر کو ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"کیوں۔ تنویر کو کیوں علم ہوتا۔ آپ کو پہلے علم ہوتا"۔ صالحہ

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لاحول ولا قوۃ۔ مجھے کیسے علم ہو سکتا ہے۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں نامحرم عورتوں کی رہائش گاہوں کا کھوج لگاتا پھرتا ہوں۔ اماں بی کا کہنا ہے کہ نامحرم عورتوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہئے۔ تم نے ابھی اماں بی کی پرانے زمانے کی جوتی کا وزن نہیں دیکھا۔ جب وہ سر پر پڑتی ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ خواہ سائنس دانوں نے بھاری بھاری رقمیں خرچ کر کے ایٹم بم تیار کئے ہیں۔ اماں بی کی جوتی ان ایٹم بموں سے زیادہ طاقت رکھتی ہے"..... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ایسی بات ہے تو پھر میں بھی آپ کے لئے نامحرم ہوں"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بات کہی ہے۔ اسی لئے اماں بی لڑکیوں کو انگریزی تعلیم دلانے کے خلاف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بعد رشتوں کی پہچان ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اب دیکھو۔ تم نامحرم ہو گی تو صفدر کے لئے ہو گی میری تو تم چھوٹی بہن ہو۔ ثریا کی طرح اور بہنیں بھائیوں کے لئے نامحرم کیسے ہو سکتی ہیں"...... عمران نے کہا تو صالحہ کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے"...... صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اسی لمحے عمران نے ایک کوٹھی کے گیٹ کے سامنے کار روک دی تو صالحہ گیٹ کے ستون پر لگی ہوئی نیم

Admin @ www.hibuddiez.com

پلیٹ دیکھ کر چونک پڑی۔ نیم پلیٹ پر جولیا ہاؤس لکھا ہوا صاف نظر آرہا تھا۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ جولیا کی کوٹھی ہے۔ مگر"...... صالحہ نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ عمران اس دوران کار سے اتر کر گیٹ کی طرف بڑھ چکا تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ مجھے مس جولیا سے ملنا ہے۔ میری ان سے ملاقات طے ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے"...... ڈور فون سے آواز سنائی دی اور عمران واپس کار میں آکر بیٹھ گیا۔

"یہ کون سی مس جولیا ہے عمران صاحب"۔ صالحہ نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"وہی جس سے ملانے میں تمہیں یہاں لایا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی پھاٹک کھل گیا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ چند لمحوں بعد کار پورچ میں پہنچ کر رک گئی۔ یہاں پہلے سے ہی ایک پرانے ماڈل کی کار موجود تھی۔

"یہ کمپیوٹر کی بین الاقوامی ماہر بوڑھی خاتون ہے اور انتہائی سنکی عورت ہے۔ خاص طور پر مردوں کے معاملے میں۔ اس کا خیال ہے کہ اگر وہ اکیلے مرد سے ملاقات کرے تو مرد کی طرف سے اسے خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اس لئے میں نے تمہیں ساتھ لیا تاکہ وہ پوری طرح مطمئن رہے۔ تمہارا نام صالحہ ہی ہے اور تم میری چھوٹی بہن ہو۔ پرنسز صالحہ"...... عمران نے کار سے اترتے ہوئے صالحہ کو بریف کر دیا تو صالحہ نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اب اسے ساری بات سمجھ میں آگئی ہو۔ کار سے اتر کر وہ جیسے ہی کھڑے ہوئے اسی لمحے برآمدے کے ایک دروازے سے ایک نوجوان لڑکی نمودار ہوئی۔ اس کے جسم پر جیکٹ اور پتلون تھی۔ وہ ایکریمین تھی۔

"میرا نام مارتھا ہے۔ میں مس جولیا کی سیکرٹری ہوں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں پرنس آف ڈھمپ ہوں اور یہ میری چھوٹی بہن پرنسز صالحہ ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنا اور صالحہ کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈھمپ کہاں واقع ہے"...... مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماؤنٹ ایورسٹ کی ترائیوں میں آزاد ریاست ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو مارتھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آئیے میرے ساتھ"...... مارتھا نے کہا اور پھر وہ انہیں اپنے ساتھ ایک درمیانے سائز کے ڈرائینگ روم میں لے آئی۔

"تشریف رکھیں۔ مس جولیا بھی آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لا رہی ہیں"...... مارتھا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یہ سنگی عورت ملاقات کے لئے کیسے رضامند ہو گئی"..... صالحہ نے آہستہ سے کہا۔

"سرداور کی وجہ سے۔ یہ کمپیوٹر پر اس وقت بین الاقوامی اتھارٹی رکھتی ہیں۔ ہاورڈ یونیورسٹی میں شعبہ کمپیوٹر سائنس کی ہیڈ ہیں۔ کمپیوٹر پر اس کے بے شمار تحقیقی مقالے شائع ہو چکے ہیں اور اسے بین الاقوامی ایوارڈز بھی مل چکے ہیں۔ پاکیشیا میں کمپیوٹر سائنس پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس کا انتظام سرداور کے ذمے ہے اور مس جولیا بھی سرداور کی خصوصی درخواست پر اس کانفرنس میں شرکت کر رہی ہیں۔ اس کانفرنس میں ابھی ایک ہفتہ باقی ہے لیکن مس جولیا یہاں پہلے اس لئے آ گئی ہے کہ وہ یہاں کی آب و ہوا سے مانوس ہونا چاہتی ہیں۔ یہ کوٹھی بھی سرکاری طور پر اسے دی گئی ہے جبکہ یہ سیکرٹری اور ملازمین اس کے ساتھ آئے ہیں۔ مجھے کمپیوٹر کے سلسلے میں ایک اہم بات معلوم کرنی تھی۔ میں نے سرداور سے بات کی کہ وہ مجھے اس سلسلے میں کسی سائنس دان کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے مس جولیا کے بارے میں بتایا لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ مس جولیا اکیلے مرد سے ملاقات نہیں کریں گی اس لئے مجھے اپنے ساتھ کوئی خاتون لے جانا ہو گی۔ چنانچہ میں نے حامی بھر لی۔ پھر سرداور نے اس ملاقات کا بندوبست کیا اور میں تمہیں ساتھ لے کر یہاں پہنچ گیا"..... عمران نے اس بار پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ اکیلے تو بھی تو ساتھ لا سکتے تھے"..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک نے آج تک میری بات نہیں مانی تو جب دو اکٹھی ہو جاتیں تو کیا ہوتا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر خاتون اندر داخل ہوئی۔ گو وہ خاتون جسمانی لحاظ سے تو ادھیڑ عمر ہی تھی لیکن اس کے چلنے کا انداز نوجوانوں جیسا تھا۔

"میرا نام مادام جولیا ہے"..... اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں پرنس آف ڈھمپ ہوں اور یہ میری چھوٹی بہن ہے پرنسز صالحہ"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ڈھمپ۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ عجیب سا نام ہے"..... مادام جولیا نے کہا اور سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"مادام جولیا۔ ڈھمپ ماؤنٹ ایورسٹ کی ترائی میں ایک آزاد ریاست ہے اور میں وہاں کا پرنس ہوں اور صالحہ پرنسز"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ویسے صالحہ اس طرح حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھ رہی تھی جیسے اسے عمران کی اس بے پناہ سنجیدگی پر یقین نہ آ رہا ہو کیونکہ جہاں تک وہ عمران کو جانتی تھی عمران کے لئے زیادہ دیر تک سنجیدہ رہنا اتنا ہی مشکل تھا جتنا مچھلی کا پانی سے باہر رہنا لیکن وہ محسوس کر رہی تھی کہ اس مادام جولیا کے سامنے عمران بے حد سنجیدہ ہے اس لئے وہ حیران ہو رہی تھی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوہ اچھا۔ لیکن سرداور نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... مادام جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈی ایس سی کیا ہوا ہے مادام جولیا۔ لیکن بہرحال آپ کے سامنے تو میں واقعی طالب علم ہوں۔ مجھے تو فخر ہے کہ میری ملاقات آپ جیسی عظیم سائنس دان سے ہو رہی ہے۔ آپ نے کمپیوٹر سائنس پر ورلڈ میگزین میں جو مقالہ لکھا ہے وہ واقعی کمپیوٹر سائنس کی دنیا میں ایک شاہکار کا درجہ رکھتا ہے"۔ عمران نے کہا تو مادام جولیا کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ عمران کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ بے اختیار مسکرا دی کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران اس سنکی عورت کو مخصوص انداز میں اپنے ڈھب پر لا رہا ہے۔

"شکریہ۔ لیکن کیا تم کمپیوٹر سائنس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ مادام جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ جیسی بین الاقوامی شہرت کی مالکہ کے سامنے میری تو کیا دنیا کے بڑے سے بڑے کمپیوٹر ماہر کی حیثیت بھی طفل مکتب کی سی ہے۔ میں آپ سے ایک خاص مسئلہ میں رہنمائی حاصل کرنے حاضر ہوا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ یہ رہنمائی اس پوری دنیا میں صرف آپ ہی دے سکتی ہیں"...... عمران نے کہا تو مادام جولیا کا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا اور اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ مجھے تم جیسے قدر شناس نوجوان سے مل کر واقعی خوشی ہو رہی ہے"...... مادام جولیا نے کہا۔ وہ اب پوری طرح عمران کے ڈھب پر آ چکی تھی۔

"مادام جولیا۔ ایکریمیا کی ریاست کاسٹاس میں ایک کافرستانی نژاد آدمی راحیل رہتا تھا جسے جنون کی حد تک کمپیوٹر سے دلچسپی تھی۔ اس نے کمپیوٹر کمپنی قائم کی ہوئی تھی لیکن یہ کمپنی اس کی بیوی چلاتی تھی۔ وہ دن رات کمپیوٹر پر ہی کام کرتا رہتا تھا۔ کیا کرتا تھا اس کے بارے میں علم نہیں ہے البتہ اچانک اس نے اپنی بیوی کو بتایا کہ اس نے ایکریمیا کی کسی طیارہ ساز کمپنی کے ماسٹر کمپیوٹر سے اپنے کمپیوٹر کا لنک کر کے اس کی میموری سے ایک انتہائی خفیہ جنگی طیارے کا فارمولا حاصل کر لیا ہے۔ پھر اس نے اس فارمولے کے بارے میں کافرستان حکومت سے ابتدائی بات چیت کی۔ اس دوران اس کمپنی کے ماہرین کو اس چوری کا علم ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے تحقیقات کیں تو انہیں پتہ چل گیا کہ یہ کام اس آدمی راحیل نے کیا ہے۔ انہوں نے فارمولا حاصل کرنے کے لئے وہاں کے ایک مقامی بدمعاش گروپ کو ہائر کیا جس نے اس راحیل، اس کے دو معصوم بچوں، اس کی بیوی، اس کی ساس اور سسر سب پر انتہائی انسانیت سوز تشدد کیا لیکن وہ فارمولا نہ مل سکا اور یہ سب ہلاک ہو گئے۔ البتہ اس کی بیوی جو پاکیشیائی نژاد تھی کسی طرح بچ گئی جسے وہاں کی ایک مشنری نے خفیہ طور پر ڈنگٹن شفٹ کر دیا جہاں طویل عرصے

Admin @ www.hibuddiez.com

تک اس کا علاج ہوتا رہا اور پھر وہ پاکیشیا آ گئی لیکن اس کی اطلاع اس سینڈیکیٹ کو مل گئی اور کافرستان والوں کو بھی۔ چنانچہ وہ دوبارہ اس کے پیچھے لگ گئے۔ سینڈیکیٹ والے اسے ایک بار پھر اغوا کر کے کاسٹاس لے گئے اور ایک بار پھر اس پر انتہائی خوفناک تشدد کیا گیا لیکن اسے واقعی کچھ معلوم نہ تھا اس لئے وہ ایک بار پھر بچ گئی اور کاسٹاس سے ایک پاکیشیائی افسر کے تعاون سے واپس پاکیشیا پہنچ گئی اور اب یہاں وہ ایک ہسپتال میں پڑی موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ اس راحیل اور اس کے ساس سسر کی تمام جائیداد بھی اس سینڈیکیٹ نے تباہ کر دی اور وہ مسلسل اس عورت کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اس طرح کافرستانی ایجنٹ بھی اس فارمولے کو تلاش کر رہے ہیں لیکن چونکہ راحیل مر چکا ہے اور نجانے اس نے فارمولا کہاں چھپایا ہو گا اس لئے اب وہ فارمولا تو نہیں مل سکتا البتہ اس بدقسمت عورت کی زندگی بچانے اور آئندہ اس خوفناک سینڈیکیٹ سے اس کو بچانے کے لئے میں نے فیصلہ کیا کہ اس کمپنی کے ماسٹر کمپیوٹر سے دوبارہ فارمولا حاصل کیا جائے اور پھر اس فارمولے کو اس عورت کے ذریعے اس سینڈیکیٹ کے حوالے کر دیا جائے۔ اس طرح فارمولا بھی کمپنی کو مل جائے گا اور اس عورت کی جان بھی بچ جائے گی۔ آپ سے میں نے صرف یہ پوچھنا ہے کہ وہ کون سا طریقہ ہو سکتا ہے جس سے اس راحیل نے یہ فارمولا حاصل کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اس سینڈیکیٹ کی کارروائی سن کر بے حد افسوس ہوا ہے۔ مجھے اندازہ ہی نہ تھا کہ ایسا ہو گا لیکن تمہیں فارمولا دوبارہ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس کمپنی کو کہہ دوں گی کہ وہ مطمئن ہو جائیں۔ ان کا فارمولا اب کسی کو نہیں مل سکتا"۔ مادام جولیا نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ تو کیا آپ کو اس سارے واقعہ کا پہلے سے علم ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ طیارہ ساز کمپنی ایکریمیا کی خفیہ سرکاری دفاعی کمپنی ہے۔ فارمولے کی چوری کا علم تو اس کمپنی کے ماہرین کو ہو گیا تھا لیکن انہیں یہ معلوم نہ ہو پا رہا تھا کہ یہ چوری کس نے کی ہے۔ چنانچہ حکومت ایکریمیا نے مجھ سے خصوصی درخواست کی۔ میں اس کمپنی میں گئی اور پھر میں نے اپنے طور پر کام کر کے اس راحیل کا سراغ لگا لیا۔ یہ راحیل واقعی عملی طور پر کمپیوٹر کا بے حد ماہر تھا۔ اس نے کمپیوٹر سائنس کی ایک خاص تکنیک اختیار کی تھی جسے کی کوڈ کہا جاتا ہے۔ اب یہ اتفاق تھا کہ کی کوڈ اس کمپنی کے ماسٹر کمپیوٹر سے لنک ہو گیا۔ اس طرح وہ فارمولا حاصل کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ بہرحال یہ اتفاق تھا کہ وہی کی کوڈ اس کمپنی نے اختیار کر رکھا تھا جو اس راحیل نے کیا تھا اور پھر اس کی کوڈ کی وجہ سے ہی میں نے راحیل کا سراغ لگا لیا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ لوگ کسی بدمعاش کو آگے کر کے ان لوگوں کا یہ حشر کریں گے"...... مادام

Admin @ www.hibuddiez.com

جولیا نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے مادام کہ یہ کمپنی یا فیکٹری یا لیبارٹری کاستاس میں ہی ہے کیونکہ کی کوڈلنک کی رینج تو بے حد محدود ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ وہیں ہے لیکن انتہائی خفیہ حتیٰ کہ مجھ جیسی ماہر کو بھی آنکھوں پر پٹی باندھ کر وہاں ہیلی کاپٹر پر لے جایا گیا تھا اور اسی طرح میری واپسی ہوئی تھی۔ بہرحال اس ہیلی کاپٹر نے کاستاس کے ایک فوجی اڈے سے پرواز کی تھی اور بیس پچیس منٹ کی پرواز کے بعد وہ اس زیر زمین فیکٹری اور لیبارٹری تک پہنچ گیا تھا۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ یہ بہرحال ہے اسی کاستاس ریاست میں"۔ مادام جولیا نے جواب دیا۔

"کیا یہ لنک دوبارہ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے انہیں کہہ دیا تھا کہ وہ ماسٹر کمپیوٹر کی تمام بنیادی کیز بدل دیں اور اب نجانے انہوں نے کیا کیا کوڈز رکھے ہوں گے۔ ایسا صرف اتفاق سے ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر اسے ٹریس نہیں کیا سکتا"۔۔۔۔۔۔ مادام جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب آپ کے ہیلی کاپٹر نے پرواز کی تو اس کی سمت کیا تھی"۔ عمران نے پوچھا۔

"سمت۔ کیا مطلب۔ تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو"۔۔۔۔۔۔ مادام جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے مادام کہ ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر سرحد کی دوسری طرف ملحقہ ریاست میں گیا ہو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ اس کی سمت شمال کی طرف تھی اور شمال میں تقریباً چار ہزار مربع میل تک کاستاس ریاست ہی ہے"۔۔۔۔۔۔ مادام جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر میں مطمئن ہو جاؤں مادام کہ آپ اس بے گناہ خاتون کی جان بچانے کے لئے کمپنی کو مطمئن کر دیں گی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں یہاں ہونے والی کانفرنس سے فارغ ہو کر ایکریمیا جاؤں گی تو ایکریمیا کے سیکرٹری ڈیفنس مارٹن آئزک کو ذاتی طور پر فون کر کے کہہ دوں گی۔ انہوں نے ہی مجھ سے درخواست کی تھی"۔ مادام جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ اب مجھے اجازت دیں۔ آپ کے اس بھرپور تعاون کے لئے میں آپ کا بے حد مشکور ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور مادام جولیا مسکرا دی۔

"کیا تم مجھے اپنی ریاست کی سیر کی دعوت نہیں دو گے"۔ مادام جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ہمارے لئے اعزاز ہو گا مادام جولیا لیکن کنگ آف ڈھمپ انتہائی پسماندہ خیالات کے مالک ہیں۔ وہ اپنی ریاست میں کسی اجنبی کا داخلہ کسی صورت پسند نہیں کرتے۔ بہرحال میں جلد از جلد کنگ سے ملاقات کر کے انہیں قائل کرنے کی کوشش کروں گا کہ آپ

Admin @ www.hibuddiez.com

جیسی بین الاقوامی حیثیت کی مالک سائنس دان [illegible] دعوت دیں"...... عمران نے کہا تو مادام جولیا کا چہرہ مسرت سے جگمگا اٹھا۔

"شکریہ"۔۔ مادام جولیا نے کہا اور پھر عمران صالحہ کو ساتھ لے کر کمرے سے باہر آگیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے کالونی کی بیرونی سڑک پر دوڑی چلی جارہی تھی۔

"کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے عمران صاحب" صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ اب ہم نے وہ فارمولا حاصل کرنا ہے" عمران نے کہا۔

"اس کے لئے تو کاسٹاس جانا ہوگا" صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس بار چیف نے جو ٹیم منتخب کی ہے اس میں تمہارا نام شامل نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیوں۔ کیا میں اس قابل نہیں ہوں کہ بیرونی مشنز پر کام کر سکوں"...... صالحہ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا ذاتی خیال ہے کہ صفدر کی وجہ سے چیف تمہیں اس کے ساتھ بیرونی مشنوں پر نہیں جانے دیتا کیونکہ چیف کا خیال ہے کہ اس طرح صفدر مشن کی بجائے تمہارا زیادہ خیال رکھنا شروع کر دیتا ہے اور اس کی وہ صلاحیتیں سامنے نہیں آتیں جو پہلے سامنے آتی تھیں"..... عمران نے کہا تو صالحہ کے چہرے پر بے اختیار غصہ جھلکنے

لگا۔

"حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ نے چیف کو یہ تاثر دیا ہے اور آپ نے ہی زبردستی یہ عذاب ہم دونوں کے گلے میں ڈالا ہے حالانکہ ہمارے ذہنوں میں ایسا کوئی تصور ہی نہ تھا۔ کیوں۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ٹیم میں آپ کی کارکردگی ہی سب سے بہتر رہے اور کسی کی صلاحیتیں کھل کر سامنے نہ آئیں"۔۔ صالحہ نے غصے سے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں کیوں نہ چاہوں گا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا سب میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں لیکن آپ نے انہیں عجیب و غریب چکروں میں پھنسا کر ان کی صلاحیتوں کے سامنے بند باندھ رکھے ہیں۔ آپ نے صفدر کا زبردستی میرے ساتھ تعلق کر دیا ہے اور ہر بات میں آپ صفدر پر اس سلسلے میں طنز کرتے رہتے ہیں۔ اس سے صفدر کی صلاحیتیں اندر ہی اندر گھٹ کر رہ گئی ہیں۔ آپ نے کیپٹن شکیل کو صرف سوچنے تک ہی محدود کر رکھا ہے اور وہ جو بات کرتا ہے آپ اس کی تعریف کرنا شروع کر دیتے ہیں تاکہ وہ اور زیادہ خوش ہو کر صرف سوچتا ہی رہے اور عملی طور پر کوئی اقدام نہ کر سکے۔ آپ نے تنویر کو جذباتی اور ڈائریکٹ ایکشن کا نمائندہ بنا کر اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں

Admin @ www.hibuddiez.com

کو کند کر دیا ہے۔ پھر اسے زبردستی آپ نے اپنا رقیب بنا رکھا ہے اس طرح اس کی صلاحیتیں ختم ہو گئی ہیں۔ نہ وہ سوچ سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی آپ کی وجہ سے کوئی ایکشن لے سکتا ہے۔ اسی طرح آپ نے جولیا کو بھی تقریباً نیم مردہ کر رکھا ہے۔ وہ بھی جذباتی انداز میں صرف آپ کو ڈانٹنے ڈپٹنے میں ہی اپنی تسکین سمجھتی ہے اور باقی ٹیم کو آپ سرے سے بیرونی مشنوں پر لے ہی نہیں جاتے۔ اس لئے ان بے چاروں نے تنگ آکر اندرون ملک چھوٹے چھوٹے مجرموں کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا ہے اور آپ اکیلے پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ آپ کی قابلیت، آپ کی ذہانت اور آپ کی کارکردگی کے پوری دنیا میں ڈنکے بج رہے ہیں اور آپ یہ سب کچھ اس لئے کر رہے ہیں تاکہ چیف کسی طرح آپ کو بڑی بڑی رقمیں دے لیکن یہ پاکیشیا کے خلاف سازش ہے۔ انتہائی بھیانک سازش۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ ناقابل تسخیر سمجھے جاتے ہیں لیکن بہرحال آپ انسان ہیں۔ کسی بھی وقت آپ کا خاتمہ ہو سکتا ہے اس کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا حشر ہو گا۔ کیا وہ اپاہجوں اور صرف ساتھ ساتھ دوڑنے والے ایک مجہول گروہ کے علاوہ اور کس حیثیت کی حامل ہو گی اور پھر پاکیشیا کا کیا حشر ہو گا۔ آپ بتائیں کیا آپ پاکیشیا کے ہمدرد ہیں یا اس کے دشمن"...... صالحہ غصے میں آکر مسلسل بولتی چلی گئی اور عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ اوہ واقعی میں نے تو اس اینگل سے آج تک کبھی سوچا ہی نہ تھا۔ یہ تو واقعی مجھ سے لاشعوری طور پر بہت بڑی غلطی ہو رہی ہے۔ ویری بیڈ۔ واقعی میں تو پاکیشیا کے ساتھ دشمنی کر رہا ہوں۔ تم نے تو میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ یہ تو واقعی ظلم ہے۔ انتہائی ظلم ہے"...... عمران نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا تو صالحہ انتہائی حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران کے ردعمل پر حیرت ہو رہی ہو۔ یہ ردعمل اس کی توقع کے خلاف تھا۔ وہ اپنے شامل نہ کئے جانے پر غصے میں بولتی چلی گئی تھی اور اس کا خیال تھا کہ عمران یا تو اس کی باتوں کو مذاق میں اڑا دے گا یا پھر غصہ کرے گا لیکن عمران کا ردعمل تو انتہائی حیرت انگیز تھا۔ اس نے بلا کسی حیل وحجت کے اس کے تجزیئے کو تسلیم کر لیا تھا اور اسی بات پر صالحہ کو حیرت ہو رہی تھی۔

"م۔ میں نے۔ میں نے تو اپنے طور پر ایک تجزیہ کیا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ یہ سو فیصد درست ہے"...... عمران کے اس ردعمل پر صالحہ خود گڑبڑا سی گئی تھی۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ اب کیا ردعمل ظاہر کرے۔

"نہیں۔ تم درست کہہ رہی ہو۔ میری وجہ سے پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس ناکارہ ہو گئی ہے۔ یہ تو واقعی زیادتی ہے۔ ملک اور قوم کے ساتھ اور اب اس کا ایک ہی حل ہے۔ صرف ایک ہی حل۔

Admin @ www.hibuddiez.com

پھر سب ٹھیک ہو جائے گا"..... عمران نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا اور صالحہ اب دل ہی دل میں پچھتانے لگی کہ اس نے یہ تجزیہ کر کے عمران کو پریشان کر دیا ہے۔ عمران کے لہجے سے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران نے یہی حل سوچا ہے کہ وہ آئندہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام نہیں کرے گا اور اس کے نقطہ نظر سے یہ بھی غلط تھا لیکن اتنی بات وہ اب سمجھنے لگ گئی تھی کہ عمران جب کوئی فیصلہ کر لے تو پھر اسے اس فیصلے سے ہٹانا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے اس لئے حقیقتاً اسے اب اپنے آپ پر غصہ آنے لگ گیا تھا کہ اس نے کیوں ایسا تجزیہ کیا۔

"کون سا حل"..... صالحہ نے ہونٹ چباتے ہوئے عجیب سے انداز میں پوچھا۔

"یہی کہ میں چیف کی منت سماجت کر کے کسی طرح تمہیں ٹیم میں شامل کرا دوں۔ پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ کیوں۔ ایسا ہی ہے ناں"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ارے ارے اس قدر اطمینان بھرا طویل سانس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ضروری نہیں کہ چیف میری منت سماجت پر مان جائے"۔ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں نے تو اس لئے اطمینان بھرا طویل سانس لیا ہے کہ مجھے خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں آپ سیکرٹ

سروس چھوڑنے کا فیصلہ نہ کر لیں"..... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارا تجزیہ واقعی درست تھا اور حب الوطنی کا تقاضا واقعی یہی تھا کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ناکارہ سے کارآمد بنانے کے لئے سیکرٹ سروس چھوڑ دوں لیکن اتنی بات تو تم بھی جانتی ہو کہ چور چوری سے تو جاتا ہے لیکن ہیرا پھیری سے نہیں جاتا اس لئے ہیرا پھیری کے طور پر مجھے لازماً کوئی نہ کوئی سروس جائن کرنا پڑتی اور اگر میں پاکیشیا کی کوئی سروس جائن کرتا تو وہ بھی ناکارہ ہو جاتی اس لئے یہی ہو سکتا تھا کہ میں کافرستان کی کوئی سروس جائن کر کے اسے ناکارہ کر دوں لیکن مسئلہ یہ ہو جاتا ہے کہ پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کارآمد ممبروں کا ٹکراؤ مجھ سے ہو جاتا اور ان کی اصل صلاحیتیں سامنے آ جاتیں اور یہ بات چونکہ میں اب بھی نہیں چاہتا اس لئے اس وقت بھی نہیں چاہوں گا اور معاملہ پھر وہیں پہنچ جاتا جہاں سے چلا تھا"..... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"مجھے یقین ہے کہ آپ کی منت سماجت کام آ جائے گی اور مجھے اس مشن پر کام کرنے کا موقع مل جائے گا۔ چلیئے یہ ایک مثبت نتیجہ تو نکلا میرے تجزیئے کا"...... صالحہ نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"یہ تو شاید سنٹرل ہسپتال ہے۔ یہاں کون ہے"...... صالحہ نے

Admin @ www.hibuddiez.com

چونک کر کہا۔

" وہی محترمہ راحت جہاں صاحبہ جس کا ذکر میں نے مادام جولیا سے کیا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان سے مل کر انہیں اس انداز میں ٹٹولو کہ وہ کوئی ایسا کلیو بتا دیں کہ ان کے شوہر راحیل فارمولا کہاں چھپا سکتے ہیں کیونکہ اپنے شوہر کی نفسیات کو جس قدر بیوی سمجھ سکتی ہے اس قدر وہ شوہر خود بھی نہیں سمجھ سکتا اور چونکہ وہ مجھ سے کھل کر اس معاملے میں بات نہیں کر سکتیں اس لئے میں تمہیں ساتھ لے آیا ہوں۔ جولیا چونکہ غیر ملکی ہے اس لئے محترمہ راحت جہاں شاید اس پر اعتماد نہ کرتیں"....... عمران نے کار پارکنگ میں لے جا کر روکتے ہوئے کہا۔

" لیکن میں ان سے کس حیثیت سے ملوں گی" . . صالحہ نے کہا۔

" میری چھوٹی بہن کی حیثیت سے۔ وہ سر سلطان کی بیگم کی عزیزہ ہیں اور مجھ سے ملنے میرے فلیٹ میں آچکی ہیں"....... عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں کار سے اتر کر ہسپتال کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

ایکریمیا کے سیکرٹری ڈیفنس مارٹن آئزک اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں معروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور سیکرٹری ڈیفنس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس" .. انہوں نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

" سر۔ پاکیشیا سے مادام جولیا کی کال ہے"....... دوسری طرف سے ان کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو سیکرٹری ڈیفنس بے اختیار چونک پڑے۔

" پاکیشیا سے مادام جولیا کی۔ کیا مطلب۔ کون مادام جولیا"۔ سیکرٹری ڈیفنس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کمپیوٹر پر بین الاقوامی اتھارٹی مادام جولیا جناب"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوہ۔ لیکن وہ پاکیشیا کیسے پہنچ گئیں۔ وہ تو ایکریمیا میں رہتی ہیں اسی لئے تو مجھے حیرت ہوئی تھی ورنہ مادام جولیا سے کون واقف نہیں ہے"..... سیکرٹری ڈیفنس نے کہا۔

"انہوں نے بتایا ہے جناب کہ وہ کمپیوٹر پر سائنس کانفرنس کے سلسلے میں حکومت پاکیشیا کی خصوصی دعوت پر وہاں موجود ہیں"۔ پرسنل سیکرٹری نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بات کراؤ"..... سیکرٹری ڈیفنس نے کہا۔

"ہیلو۔ میں جولیا بول رہی ہوں"..... چند لمحوں بعد مادام جولیا کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس مادام جولیا۔ میں سیکرٹری ڈیفنس مارٹن آئزک بول رہا ہوں۔ کیسے کال کی ہے"..... مارٹن آئزک نے قدرے سرد مہرانہ لہجے میں کہا۔

"کاشاس میں آپ کی طیارہ ساز لیبارٹری سے جو فارمولا ماسٹر کمپیوٹر کی میموری سے چوری کیا گیا تھا کیا وہ مل گیا ہے"..... مادام جولیا نے کہا تو مارٹن آئزک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ مادام جولیا یہ بات بھی کر سکتی ہیں۔

"نہیں۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہی ہیں"..... مارٹن آئزک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

[illegible] کہ مجھے یہ معاملہ اب صدر ایکریمیا کے نوٹس میں لانا پڑے گا۔ کیا فارمولا حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ آپ وہاں کے بدمعاش گروپ کو فارمولے کی واپسی پر لگا دیں۔ کیا ایکریمیا کے پاس کوئی ایجنسی باقی نہیں رہی اور یہ بدمعاش گروپ اس فارمولا چرانے والے آدمی، اس کی بیوی، اس کے دو معصوم بچوں، اس کی ساس اور سسر پر بھیانک اور انسانیت سوز تشدد کر کے انہیں گولیوں سے اڑا دے۔ ان کی جائیدادیں جلا کر راکھ کر دے اور اگر اس فارمولا چرانے والے آدمی کی بیوی کسی طرح بچ گئی اور کسی مشنری نے اسے لاش کی صورت میں اٹھا کر ہسپتال پہنچایا اور وہاں طویل عرصے تک اس کا علاج ہونے کے بعد وہ پاکیشیا پہنچ جائے تو یہ بدمعاش گروپ اسے دوبارہ پاکیشیا سے اغوا کر کے اس پر ایک بار پھر بھیانک تشدد کرے۔ کیا ایکریمیا کی جمہوریت پسندی، اس کی ترقی، اس کے انسانی حقوق کی علمبرداری یہی رہ گئی ہے"..... مادام جولیا جب بولنے پر آئی تو مسلسل بولتی چلی گئی اور لمحہ بہ لمحہ اس کے لہجے میں غصہ بڑھتا ہی گیا۔ مارٹن آئزک جانتا تھا کہ مادام جولیا بین الاقوامی شہرت کی حامل خاتون ہیں اور ان کے تعلقات واقعی صدر ایکریمیا سے خاصے گہرے ہیں اس لئے وہ خاموش بیٹھا سنتا رہا۔

"آپ کو یہ سب باتیں کس نے بتائی ہیں"..... سیکرٹری ڈیفنس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے نرم لہجے میں

Admin @ www.hibuddiez.com

پوچھا۔

"پرنس آف ڈھمپ اپنی بہن کے ساتھ مجھے ملنے آیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اس لیبارٹری کا پتہ چل جائے تو وہ وہاں سے فارمولا دوبارہ چوری کر کے حکومت ایکریمیا کے حوالے کر دے۔ اس طرح اس عورت کو عذاب سے نجات مل سکے لیکن میں نے اسے مطمئن کر کے بھیج دیا ہے کہ میں خود حکومت ایکریمیا سے بات کروں گی اور اب آئندہ ایسا نہیں ہو گا"۔ مادام جولیا نے کہا تو سیکرٹری ڈیفنس پرنس آف ڈھمپ کا نام سن کر اس طرح کرسی سے اچھل پڑے جیسے اچانک کرسی میں ہزاروں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہیں۔ کس کی بات کر رہی ہیں۔ کون ملا تھا آپ سے"۔۔۔۔ سیکرٹری ڈیفنس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ ماؤنٹ ایورسٹ کی ترائی میں ایک چھوٹی سی ریاست ڈھمپ کا پرنس اور اس کی بہن پرنسز سالہ کتنی بار دوہراؤں"۔۔۔۔۔ مادام جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ وہ تو دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے اس فارمولے کا علم ہو گیا ہے اور اب اس فارمولے کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ویری بیڈ"۔ مارٹن آئزک نے کہا۔

"دنیا کا خطرناک سیکرٹ ایجنٹ۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ وہ تو انتہائی معصوم سا نوجوان ہے"۔۔۔۔ مادام جولیا نے کہا تو مارٹن آئزک بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑے۔

"آپ درست کہہ رہی ہیں۔ اب تو مجھے مکمل یقین ہو گیا ہے کہ علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ آپ سے ملا ہے۔ آپ نے اس فارمولے کے بارے میں مجھے جو کچھ بتایا ہے یہ سب میرے لئے نیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کی تلاش کے لئے کسی بدمعاش گروپ کو ہائر کیا گیا۔ یہ اس کمپنی کے لوگوں نے کیا ہو گا لیکن اب اس کمپنی کی حفاظت کے لئے مجھے خصوصی اقدامات کرنے ہوں گے۔ آپ بھی تو کمپنی کی فیکٹری میں گئی تھیں۔ اس عمران نے اس سلسلے میں آپ سے یقیناً پوچھ گچھ کی ہو گی"۔ مارٹن آئزک نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے پوچھا تھا لیکن میں نے اسے بتایا کہ میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر اور ہیلی کاپٹر میں بٹھا کر مجھے خفیہ فوجی اڈے سے لے جایا گیا تھا اور پھر اسی طرح واپس لایا گیا اس لئے مجھے نہیں معلوم کہ یہ فیکٹری کہاں ہے۔ البتہ اس نے مجھ سے سمت پوچھی تھی کہ ہیلی کاپٹر اس اڈے سے کس سمت گیا تھا تو میں نے اسے بتا دیا کہ شمال کی طرف گیا تھا اور بس۔ اس سے زیادہ نہیں ہوئی۔ لیکن کیا پرنس واقعی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ مجھے تو یقین نہیں آ رہا"۔ مادام جولیا نے کہا۔

"آپ اسے نہیں جانتیں۔ میں جانتا ہوں۔ بہرحال ہم اس کا

Admin @ www.hibuddiez.com

انتظار کریں گے۔ آپ نے ... مجھے ... اسے یا کسی کو یہ بات نہیں بتانی کہ آپ نے مجھے فون کیا اور مجھ سے یہ باتیں ہوئیں ورنہ آپ کو انتہائی بے دردی سے ہلاک کر دیا جائے گا"...... مارٹن آئزک نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں کوئی بات نہیں کروں گی"۔ دوسری طرف سے مادام جولیا کی خوفزدہ سی آواز سنائی دی تو مارٹن آئزک نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"آسٹروجن کمپنی کے چیف سے بات کراؤ"...... مارٹن آئزک نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مارٹن آئزک نے سرد لہجے میں کہا۔

"آسٹروجن کمپنی کے چیف برنارڈ لائن پر موجود ہیں جناب"۔ دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... مارٹن آئزک نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں برناڈ بول رہا ہوں چیف آف آسٹروجن کمپنی"۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔

"چیف برنارڈ، آسٹروجن ... کیا ہے کہ جو فارمولا تمہاری کمپنی کے ماسٹر کمپیوٹر کی میموری سے کمپیوٹر کے ذریعے چوری کیا گیا تھا وہ مل گیا ہے واپس"...... مارٹن آئزک نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں سر۔ وہ فارمولا تو نہیں ملا البتہ اس کے کسی دوسرے کے ہاتھ میں جانے سے ہمیشہ کے لئے روک دیا گیا ہے"...... برنارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کس طرح"...... مارٹن آئزک نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ مادام جولیا نے یہاں آ کر جو تحقیقات کی تھیں اس کے مطابق یہ فارمولا کاسٹاس کے ایک ایشیائی نژاد آدمی راحیل نے اپنے کمپیوٹر لنک کے ذریعے چوری کیا تھا۔ چنانچہ میں نے یہاں کے ایک مقامی گروپ کی خدمات حاصل کیں تاکہ اس راحیل سے یہ فارمولا واپس حاصل کیا جا سکے لیکن یہ شخص انتہائی ڈھیٹ واقع ہوا۔ اس پر انتہائی خوفناک تشدد کیا گیا لیکن اس نے زبان نہ کھولی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد اس کی بیوی، اس کی ساس سسر سب کو چیک کیا گیا لیکن کسی کو بھی معلوم نہ تھا۔ اس طرح یہ فارمولا اس راحیل کے ساتھ ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو گیا ہے اس لئے ہم مطمئن ہو گئے البتہ ہم نے مادام جولیا کے کہنے پر ماسٹر کمپیوٹر کی تمام بنیادی کیز تبدیل کر دیں تاکہ آئندہ ایسی واردات نہ

Admin @ www.hibuddiez.com

کیا کوئی اطلاع ملی ہے ...
ہو سکے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ اس سلسلے میں"...... برنارڈ نے تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس راحیل کی بیوی زندہ ہے یا مر گئی ہے"...... مارٹن آئزک نے پوچھا۔

"مجھے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق وہ ہلاک ہو گئی ہے۔ اس راحیل کا پورا خاندان ہلاک کر دیا گیا ہے تاکہ فارمولا کسی کو ملنے کا سکوپ بھی باقی نہ رہے"...... برنارڈ نے جواب دیا۔

"لیکن اس کے باوجود اس فارمولے کے بارے میں یہ خبر پاکیشیا تک پہنچ گئی ہے۔ تم نے حماقت کی کہ کسی بدمعاش گروپ کو اس کام پر لگا دیا۔ اس گروپ نے اس راحیل کی بیوی پر تشدد کیا لیکن وہ ہلاک نہ ہوئی اور زخمی حالت میں پاکیشیا پہنچ گئی۔ اسے پھر پاکیشیا سے اغوا کیا گیا اور پھر وہ پاکیشیا واپس پہنچ گئی۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملات ابھی ختم نہیں ہوئے۔ تم اس بدمعاش گروپ سے رابطہ کر کے تازہ ترین حالات معلوم کر کے مجھے فون پر بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے"...... مارٹن آئزک نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں معلوم کر کے آپ کو اطلاع کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے برنارڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور مارٹن آئزک نے رسیور رکھ دیا۔ چونکہ وہ ایکریمیا کا ڈیفنس سیکرٹری تھا اس لئے تمام جنگی اور دفاعی مقاصد کے تحت قائم لیبارٹریاں اور فیکٹریاں اس

... لئے اس کا حکم کوئی نہ ٹال سکتا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد برنارڈ کی کال آ گئی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... مارٹن آئزک نے پوچھا۔

"جناب۔ دو اہم باتوں کا علم ہوا ہے۔ ایک تو یہ کہ دو کافرستانی ایجنٹ کاسٹاس میں پکڑے گئے جو اس فارمولے کو تلاش کرنے آئے تھے۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ وہ راحیل جو دراصل کافرستانی نژاد تھا اس نے فارمولے کے بارے میں کافرستانی حکومت سے رابطہ کیا تھا لیکن پھر وہ ہلاک ہو گیا۔ اس طرح فارمولا کافرستان نہ پہنچ سکا۔ اس کے علاوہ راحیل کی بیوی پاکیشیائی نژاد تھی۔ وہ بچ گئی تو کافرستانی ایجنٹوں نے پاکیشیا میں اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو اسے ایک بار پھر وہاں سے اغوا کیا گیا لیکن اسے واقعی فارمولے کے بارے میں علم نہ تھا اس لئے اسے چھوڑ دیا گیا اور وہ واپس پاکیشیا چلی گئی"...... برنارڈ نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب کافرستان اور پاکیشیا دونوں ملک اس فارمولے کے پیچھے لگ جائیں گے۔ ویری بیڈ۔ اب مجھے اس سلسلے میں خصوصی اقدامات کرنے پڑیں گے"...... مارٹن آئزک نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"بلیک ڈاگ کے چیف کرنل کلارک ... آئزک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارٹن آئزک نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مارٹن آئزک نے کہا۔

"کرنل کلارک لائن پر ہیں جناب"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"بات کراؤ"...... مارٹن آئزک نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں کرنل کلارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کرنل کلارک۔ ایک اہم مسئلہ درپیش ہے۔ آپ میٹنگ روم میں پہنچ جائیں تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے"...... مارٹن آئزک نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارٹن آئزک نے رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کرنل کلارک آ رہے ہیں۔ انہیں میٹنگ روم میں پہنچا کر مجھے اطلاع دو اور شیفرڈ سے کہہ دینا کہ یہ میٹنگ انتہائی خفیہ ہونی ہے اس لئے وہ تمام انتظامات کر لے گا"...... مارٹن آئزک نے کہا اور رسیور رکھ کر سامنے موجود فائل پر جھک گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اسے اطلاع دی گئی کہ کرنل کلارک میٹنگ روم میں پہنچ گیا ہے تو وہ اٹھا اور آفس سے نکل کر میٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ میٹنگ روم میں ایک لمبے قد اور بھاری جسم اور باوقار چہرے والا ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ یہ کرنل کلارک تھا۔ ایکریمیا کی انتہائی بادسائل اور خفیہ ایجنسی بلیک ڈاگ کا چیف۔ ایکریمیا میں موجود تمام دفاعی اور جنگی مقاصد کے تحت بنی ہوئی لیبارٹریوں، فیکٹریوں اور پراجیکٹوں کی حفاظت بلیک ڈاگ ایجنسی کی ذمہ داری تھی اس لئے اس ایجنسی میں تمام انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹس رکھے گئے تھے۔ اس ایجنسی کا ہیڈ آفس ونگٹن میں تھا اور کرنل کلارک اس کا چیف تھا۔ کرنل کلارک ایکریمیا کا ٹاپ ایجنٹ رہا تھا اور اس نے طویل عرصے تک ایکریمیا کی بے شمار سیکرٹ ایجنسیوں میں کام کیا تھا اور اس کی ذہانت اور کارکردگی کا ریکارڈ انتہائی شاندار تھا اس لئے اسے اس اہم ترین ایجنسی کا چیف بنایا گیا تھا۔ مارٹن آئزک کے اندر داخل ہوتے ہی کرنل کلارک اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف رکھیں کرنل کلارک"...... مارٹن آئزک نے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی کرنل کلارک بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کاسٹاس میں واقع آسٹروجن طیارہ ساز کمپنی کی حفاظت آپ کی ایجنسی کی ذمہ داری میں شامل ہے یا نہیں"...... مارٹن آئزک نے

Admin @ www.hibuddiez.com

کہا۔

"یس سر۔ وہاں کا چیف سیکورٹی آفیسر ہماری ایجنسی کا ہی آدمی ہے"..... کرنل کلارک نے چونک کر کہا۔

"وہاں سے ایک فارمولا چوری ہوا ہے۔ آپ کے علم میں ہے"...... مارٹن آئزک نے کہا تو کرنل کلارک بے اختیار چونک پڑا۔

"کب کی بات ہے"...... کرنل کلارک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"چند ماہ پہلے کی"..... مارٹن آئزک نے کہا۔

"آپ اس فارمولے کی بات کر رہے ہیں جو ماسٹر کمپیوٹر کی میموری سے کمپیوٹر کے ذریعے چوری کیا گیا تھا یا کوئی نئی واردات ہوئی ہے"...... کرنل کلارک نے کہا۔

"اسی کی بات کر رہا ہوں"...... مارٹن آئزک نے کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے رپورٹ ملی تھی اور آپ نے مادام جولیا کو وہاں بھجوایا تھا جس نے اس چوری کا سراغ لگا لیا تھا"...... کرنل کلارک نے کہا۔

"اب اس فارمولے کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کافرستانی ایجنٹ کام کر رہے ہیں"..... مارٹن آئزک نے کہا تو کرنل کلارک بے اختیار چونک پڑا۔

"پاکیشیا کی سیکرٹ سروس اور کافرستانی ایجنٹ۔ وہ کیسے"۔

کرنل کلارک نے چونک کر کہا۔

"اس فارمولے کو چوری کرنے والا راحیل نامی آدمی کمپیوٹر کا ماہر کافرستانی نژاد تھا۔ اس نے کافرستانی حکومت سے ابتدائی بات چیت کی لیکن پھر اسے ہلاک کر دیا گیا۔ اس طرح فارمولا کافرستان تک نہ پہنچ سکا جبکہ اس کی بیوی پاکیشیائی نژاد تھی۔ اس پر بھی تشدد کیا گیا لیکن وہ بچ کر پاکیشیا چلی گئی۔ وہاں کافرستانی ایجنٹوں نے اس سے رابطہ کیا۔ دو کافرستانی ایجنٹ کاسٹاس میں بھی پکڑے گئے اس طرح اس عورت کے بچ نکلنے کا پتہ چل گیا۔ چنانچہ اسے دوبارہ اغوا کیا گیا لیکن اسے فارمولے کا علم نہیں تھا اس لئے اسے چھوڑ دیا گیا اور وہ واپس پاکیشیا چلی گئی اور یہ سارا کام کاسٹاس کے کسی مقامی بدمعاش گروپ کے ذریعے کرایا گیا"..... مارٹن آئزک نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ برنارڈ نے میرے کہنے پر جیری میکارٹو سینڈیکیٹ سے رابطہ کیا تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ وہ لوگ اپنے مخصوص حربوں سے اس راحیل سے فارمولا اگلوا لیں گے اور میں کسی ایجنٹ کو اس لئے سامنے نہ لانا چاہتا تھا کہ اس طرح اس فارمولے کی بات روسیاہ، گریٹ لینڈ یا شوگرانی ایجنٹوں تک بھی پہنچ سکتی تھی لیکن وہ راحیل کچھ بتائے بغیر ہلاک ہو گیا۔ اس طرح فارمولا بہرحال محفوظ ہو گیا۔ اب مردہ آدمی تو ظاہر ہے کسی کو فارمولا نہیں دے سکتا لیکن یہ مجھے معلوم نہ تھا کہ اس راحیل کے تعلقات کافرستان سے تھے۔ بہرحال ہم ان کافرستانی ایجنٹوں سے بخوبی

Admin @ www.hibuddiez.com

نمٹ لیں گے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا بنے گا ہے
کلارک نے کہا تو مارٹن آئزک نے مادام جولیا کی کال آنے سے لے کر اب تک کے تمام حالات بتا دیئے۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کھل کر ٹکراؤ ہو گا۔ ویری گڈ۔ میں تو نجانے کتنے عرصے سے اس انتظار میں تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس سروس اور اس عمران کا کانٹا نکال دوں"۔۔۔ کرنل کلارک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو مارٹن آئزک حیرت بھرے انداز میں اسے دیکھنے لگا۔

"اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تو بڑی بڑی تنظیمیں ٹکراتے ہوئے خوفزدہ ہوتی رہتی ہیں اور تم مسرت کا اظہار کر رہے ہو۔ کہیں تم یہ باتیں مجھے مرعوب کرنے کے لئے تو نہیں کر رہے"۔ مارٹن آئزک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کی حیرت بجا ہے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے نام واقعی ایسے ہیں۔ میں بھی بے شمار بار ان سے ٹکرا چکا ہوں اس لئے مجھے ان کی نفسیات کا بخوبی علم ہے اس لئے اب میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ میں ان کا خاتمہ کر دوں گا"۔۔۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"تم اپنی تنظیم کو اس کے مقابلے پر لے آؤ گے یا بذات خود مقابلے پر اترو گے"۔۔۔۔۔۔ مارٹن آئزک نے پوچھا۔

"نہ میں سامنے آؤں گا اور نہ میری تنظیم۔ ان کا خاتمہ جیری میکارنو کے ہاتھوں ہو گا اور یہ بات طے ہے کہ ایسا ہو گا"۔۔۔ کرنل کلارک نے جواب دیا۔

"جیری میکارنو۔ تمہارا مطلب ہے کہ وہی کاسٹاس کا بدمعاش گروپ"۔۔۔ مارٹن آئزک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ جیری میکارنو بے پناہ طاقتور بھی ہے اور مارشل آرٹ کا کنگ کہلاتا ہے۔ اس کے ساتھی بھی ایسے ہی ہیں اور پھر وہ لوگ حد درجہ ظالم، سفاک اور بے رحم قاتل بھی ہیں۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کا مقابلہ نہ کر سکیں گے اور یقیناً ان کے ہاتھوں مارے جائیں گے"۔ کرنل کلارک نے کہا تو مارٹن آئزک ایسی نظروں سے کرنل کلارک کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ بات کرنل کلارک نے کی ہے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ جو لوگ بڑی بڑی تربیت یافتہ تنظیموں کے قابو نہیں آ سکے وہ بدمعاشوں کے ہاتھ آ جائیں گے۔ کیا تمہارا دماغ درست کام کر رہا ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔۔ مارٹن آئزک نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہی تو اصل پوائنٹ ہے جناب۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ سیکرٹ ایجنٹوں کے کام کرنے کے طریقے اور ان کی تربیت خاص انداز کی ہوتی ہے جبکہ ان بدمعاشوں کا انداز الگ ہوتا ہے۔ سیکرٹ ایجنٹ پلاننگ اور منصوبہ بندی کرتا ہے جبکہ یہ لوگ

Admin @ www.hibuddiez.com

ڈائریکٹ اور فوری ایکشن کے قائل ہوتے ہیں۔ اصل مسئلہ عمران کی مارشل آرٹ میں مہارت اور بے پناہ نشانہ بازی ہے جس کا مقابلہ جیری میکارٹو اور اس کے ساتھی کر سکتے ہیں اس لئے وہ ڈائریکٹ ایکشن کریں گے جبکہ عمران اور اس کے ساتھی منصوبہ بندی کرتے رہ جائیں گے اور یہی وہ نکتہ ہے جہاں وکٹری ہماری ہو گی"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہ ان سے ٹکرائیں۔ وہ براہ راست فیکٹری بھی پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔۔ مارٹن آئزک نے کہا۔

"نہیں جناب۔ فیکٹری کو وہ کسی صورت تلاش ہی نہیں کر سکتے اس لئے وہ لامحالہ جیری میکارٹو کو ٹٹولیں گے کیونکہ اس کا رابطہ برنارڈ سے ہے اور نجران کا ٹکراؤ ناگزیر ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اپنی تنظیم کا سب سے فعال گروپ فیکٹری پہنچا دوں گا۔ اگر ایجنٹ وہاں سے فیکٹری پہنچے تو تب بھی مارے جائیں گے"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ یہ فارمولا پاکیشیا نہیں پہنچنا چاہئے"۔۔۔۔۔۔ مارٹن آئزک نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ اس بار اگر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکریمیا آئی تو کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکے گی"۔ کرنل کلارک نے جواب دیا اور مارٹن آئزک سر ہلاتا ہوا اٹھ

کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی کرنل کلارک بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"کرنل کلارک۔ آسٹروتن طیارے کا فارمولا اس قدر اہم ہے کہ اگر یہ فارمولا پاکیشیا یا کسی بھی دوسرے ملک کے ہاتھ لگ گیا تو تمہارا کورٹ مارشل ضروری ہو جائے گا"۔ مارٹن آئزک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب"۔ کرنل کلارک نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو مارٹن آئزک اسے گڈ بائی کہتا ہوا واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

دانش منزل کی لائبریری میں عمران کرسی پر بیٹھا ایک ضخیم کتاب کھولے اس میں بنے ہوئے ایک نقشے پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔ یہ کتاب کاسٹاس کے بارے میں تھی اور ایکریمی تحقیقاتی سروے رپورٹس پر مبنی تھی۔ مادام جولیا سے ملنے کے بعد عمران صالحہ کو لے کر راحت جہاں سے ملنے گیا تھا اور کچھ چند لمحے اس کا حال دریافت کر عمران صالحہ کو وہیں چھوڑ کر واپس مارکیٹ آ گیا تھا۔ صالحہ دو گھنٹے بعد فلیٹ پر واپس آئی اور اس نے بتایا کہ اس نے راحت جہاں سے خوب کھل کر باتیں کی ہیں لیکن راحت جہاں کو واقعی یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کے شوہر راحیل نے فارمولا کہاں چھپایا ہے۔ ویسے اس نے ایک بات ایسی کی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ راحیل نے یہ فارمولا اپنی لیبارٹری کے نیچے موجود تہہ خانے میں نصب انتہائی خفیہ سیف میں رکھا ہو گا۔ یہ سیف وائس کمپیوٹر کنٹرولڈ سیف تھا اور صرف راحیل کی آواز اور مخصوص الفاظ سے ہی کھل سکتا تھا اس لئے راحیل اپنی انتہائی قیمتی دستاویزات اس سیف میں ہی رکھتا تھا اور وہ اسے دنیا کا محفوظ ترین سیف سمجھتا تھا لیکن جب بدمعاشوں نے اس کی رہائش گاہ کو آگ لگا کر جلایا تو گھر کے ساتھ ساتھ یہ سیف بھی مکمل طور پر جل گیا اس لئے ان کا اندازہ ہے کہ یہ فارمولا یقیناً راحیل نے اس سیف میں رکھا ہو گا جو سیف کے ساتھ ہی جل کر راکھ ہو گیا ہو گا۔ اس رپورٹ کے ملنے کے بعد عمران کو یقین ہو گیا کہ اب اس فارمولے کو تلاش کرنا سوائے حماقت کے اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ فلیٹ سے نکل کر دانش منزل آ گیا اور یہاں لائبریری میں بیٹھ کر اس نے کاسٹاس کے بارے میں ایکریمی تحقیقاتی سروے رپورٹس پر مبنی اس کتاب کا بغور مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ وہ دراصل یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ جغرافیائی طور پر اس ریاست میں کون سی ایسی جگہ ہو سکتی ہے جہاں ایکریمیا خفیہ طیارہ ساز فیکٹری قائم کر سکتا ہے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ طیارہ ساز فیکٹری خصوصی ٹائپ کے علاقے میں ہی بن سکتی ہے کیونکہ اس کے ساتھ ہی ایسا ٹیسٹنگ رن وے بھی بنانا پڑتا ہے جس پر طیارے کو وقتاً فوقتاً ٹسٹ بھی کیا جا سکے لیکن وہ اپنے اندازے کے مطابق کاسٹاس شہر سے شمال کی طرف کے علاقے کا تجزیہ کر رہا تھا کیونکہ مادام جولیا نے اسے بتایا تھا کہ فوجی اڈے سے ہیلی کاپٹر شمال کی طرف گیا تھا اور ہیلی کاپٹر میں مادام جولیا کو لے جانے کا مطلب تھا کہ اس علاقے میں کوئی

Admin @ www.hibuddiez.com

رن دے نہ تھا اس لئے اسے کسی طیارے میں نہ لے جایا گیا تھا۔

ابھی وہ بیٹھا اس علاقے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔ عمران نے اصل لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس ایکس ٹینشن پر فون بلیک زیرو نے کیا ہو گا۔

"سلیمان کا فون آیا ہے۔ اس کا کہنا ہے آپ سرداور کو فون کر لیں۔ وہ آپ سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں" دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا" عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھنے کے ساتھ ہی اس نے کتاب بند کی اور پھر اسے اس کے مخصوص ریک میں رکھا اور پھر وہ لائبریری سے نکل کر آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"یہ داور شاید دانشور کا مخفف ہے لیکن دانشور بولتے نہیں بلکہ اقوال زریں بلکہ اقوال پلاٹینیم ارشاد فرماتے رہتے ہیں اور پھر ان کے یہ اقوال بے چارے طالب علموں کو یاد کرنے پڑتے ہیں تاکہ امتحان میں پاس ہو سکیں" ...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔ وہ چونکہ کافی دیر تک مطالعہ میں مصروف رہا تھا اس لئے ظاہر ہے اب جیسے ہی

اسے موقع ملا وہ نل چیلنج سے بولنے لگا تھا۔

"عمران میں نے تم سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔ تم مادام جولیا سے ملے تھے" سرداور نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ اب عمران کی طبیعت سے اچھی طرح واقف ہو چکے تھے اس لئے انہیں معلوم تھا کہ اگر انہوں نے عمران کے مذاق کا کوئی مزاحیہ جواب دے دیا تو پھر اصل موضوع پر عمران کو لے آنا بے حد مشکل ہو جائے گا۔

"ہاں۔ لیکن میرے ساتھ ایک خاتون بھی تھی تو کیا اس کے باوجود مادام جولیا نے کوئی شکایت کی ہے" ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ میں نے اس کے پاس دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ کیوں بھیجا تھا" سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ۔ وہ کون ہے۔ کم از کم مجھے تو بتا دیں تاکہ میں اس ورلڈ ریکارڈ ہولڈر سیکرٹ ایجنٹ کی زیارت تو کر سکوں" ...... عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"مجھے چونکہ تم نے بتایا تھا کہ تم مادام جولیا سے پرنس آف ڈھمپ کے نام سے ملو گے اس لئے جب میں نے حیرت کا اظہار کیا تو مادام جولیا نے مجھے بتایا کہ اس نے ایکریمیا کے ڈیفنس سیکرٹری

Admin @ www.hibuddiez.com

مارٹن آئزک سے فون پر بات کی تھی اور جب اس نے مارٹن آئزک کو پرنس آف ڈھمپ کا نام بتایا تو اس نے بتایا کہ پرنس آف ڈھمپ کا اصل نام علی عمران ہے اور وہ دنیا کا انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ مادام جولیا یہ سن کر اس قدر خوفزدہ تھی کہ وہ سائنس کانفرنس چھوڑ کر فوری طور پر ایکریمین سفارت خانے پہنچی اور پھر سفارت خانے کی مدد سے اس نے ایک طیارہ چارٹرڈ کرایا اور سیدھی ایکریمیا جا کر دم لیا۔ اس نے فون بھی مجھے ایکریمیا سے ہی کیا تھا۔ تم نے اسے اس قدر کیوں خوفزدہ کر دیا تھا"۔ سرداور نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ اس طرح تو آپ کی یہ سائنس کانفرنس ملتوی ہو جائے گی۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ مادام جولیا اس قدر خوفزدہ ہونے والی خاتون ہیں۔ ورنہ میں کم از کم میک اپ کر کے جاتا۔ اب کیا کروں۔ مجبوری ہے۔ میری شکل ہی اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ خواتین دیکھتے ہی خوفزدہ ہو جاتی ہیں"۔۔۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"کانفرنس کی تم فکر مت کرو۔ وہ تو ہو جائے گی اور مادام جولیا کو خوفزدہ تمہاری شکل نے نہیں کیا بلکہ اسے خوفزدہ اس کے ڈیفنس سیکرٹری نے کیا ہے ورنہ وہ بے چاری تو خود کہہ رہی تھیں کہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس قدر وجیہہ اور معصوم نظر آنے والا نوجوان اس قدر خطرناک سیکرٹ ایجنٹ بھی ہو سکتا ہے۔ میں نے تمہیں فون اس لئے کیا ہے کہ ایسی کیا بات ہو گئی ہے کہ مادام جولیا

کو فوری طور پر اس سیکرٹری سے بات کرنا پڑی ہے"۔ سرداور نے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ وہ کانفرنس کے بعد رابطہ کرے گی اور میں نے بھی کسی معاملے میں اس پر زیادہ دباؤ اس لئے نہ ڈالا تھا کہ آپ کی یہ کانفرنس خراب نہ ہو ورنہ میں نے اس سے بہت سی باتیں پوچھنی تھیں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ ایک عام سا مسئلہ تھا جو میں اس مادام جولیا کی معرفت حل کرانا چاہتا تھا اور مجھے یقین ہے کہ اب مادام جولیا کے فون کے بعد وہ ڈیفنس سیکرٹری خود ہی مسئلہ حل کر دے گا"۔ عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر ٹھیک ہے۔ مجھے تو اس نے پریشان کر دیا تھا کہ کہیں اس کے اس طرح چلے جانے سے تمہارا کوئی منصوبہ ہی نہ خراب ہو جائے۔ خدا حافظ"۔ سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے۔ یہ عورت تو آپ سے اس قدر خوفزدہ ہوئی کہ سائنس کانفرنس چھوڑ کر اس نے بھاگنے میں ہی عافیت سمجھی"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب تم مس جولیا کی ہمت اور حوصلے کی داد دو کہ وہ آج تک مجھ سے خوفزدہ نہیں ہو سکی۔ ورنہ وہ بھی اب تک سوئٹزرلینڈ واپس پہنچ چکی ہوتی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے

Admin @ www.hibuddiez.com

اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا [illegible] پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کرافورڈ شوٹنگ کلب" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ لارسن سے بات کراؤ" عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ لارسن بول رہا ہوں" چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ فرام پاکیشیا" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے۔ کیا خدمت کروں پرنس" دوسری طرف سے قدرے نرم لہجے میں کہا گیا۔

"ڈیفنس سیکرٹری مارٹن آرتھر کو پاکیشیا سے کمپیوٹر میں بین الاقوامی شہرت رکھنے والی خاتون مادام جولیا کا فون ملا۔ اس کے بعد اس کی کیا مصروفیت رہیں۔ اس نے کس کو کیا ہدایت دی یا کس سے ملاقات کی اور اس ملاقات میں کیا طے پایا۔ اس سب کارروائی کی تفصیل چاہئے۔ کیا تم یہ سب تفصیل مہیا کر سکتے ہو۔ معاوضہ تمہاری مرضی کا ہو گا لیکن اطلاعات حتمی اور درست ہونی چاہئیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"[illegible] فون کب کیا تھا [illegible] نے پوچھا۔

"گزشتہ کل" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر معلوم ہو جائے گا کیونکہ ڈیفنس سیکرٹری کی ساری بات چیت، گفتگو اور فون کالز کا تین دن تک ریکارڈ رکھا جاتا ہے اور یہ ریکارڈ رکھنے والا میرا خاص آدمی ہے اس سے حتمی اور درست معلومات مل جائیں گی پرنس۔ لیکن معاملہ چونکہ انتہائی حساس اور سرکاری ہے اس لئے معاوضہ ایک لاکھ ڈالرز ہو گا" لارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن شرط وہی ہے کہ معلومات حتمی اور درست ہوں" عمران نے جواب دیا۔

"اس بارے میں آپ بے فکر رہیں۔ لارسن کا ریکارڈ آپ جانتے ہیں کہ ان معاملات میں کیا ہے۔ یہ معلومات کہاں بھجوائی جائیں" لارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی دیر میں یہ معلومات مل جائیں گی" عمران نے پوچھا۔

"ایک گھنٹے میں بھی مل سکتی ہیں اور ایک دو روز بھی لگ سکتے ہیں۔ میں فوری طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا" لارسن نے کہا۔

"اوکے۔ میں دو گھنٹے بعد خود فون کروں گا۔ تمہارا اکاؤنٹ نمبر وہی ہے یا تبدیل ہو گیا ہے" عمران نے کہا۔

"وہی پہلے والا ہی ہے پرنس" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔۔۔۔۔" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

Admin @ www.hibnuddiez.com

- ڈائری سے لارسن کا بینک اور اکاؤنٹ نمبر معلوم کر کے بینک کو فون کر کے ایک لاکھ ڈالرز اس کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دو۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ عمران اٹھ کر ایک بار پھر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ان دو گھنٹوں کو بھی لائبریری میں ہی گزارنا چاہتا تھا کیونکہ اب اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ اسے خود ہی یہ فیکٹری تلاش کرنا پڑے گی۔ پھر دو گھنٹوں بعد وہ اٹھ کر لائبریری سے واپس آپریشن روم میں آیا تو بلیک زیرو نے چائے کی پیالی اس کے سامنے رکھ دی۔

"شکریہ۔ میں واقعی مسلسل پڑھنے کی وجہ سے اس کی طلب محسوس کر رہا تھا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ عمران نے پہلے تو اطمینان سے چائے گھونٹ گھونٹ لے کر پی اور پھر پیالی ایک طرف رکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارسن بول رہا ہوں" لارسن کی سیکرٹری نے جیسے ہی لارسن سے لنک کرایا تو لارسن کی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ تمہارا معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو چکا ہے" ..... عمران نے کہا۔

"مجھے اطلاع مل چکی ہے۔ شکریہ۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ پاکیشیا سے مادام جولیا کا فون ڈیفنس سیکرٹری کو موصول ہوا تو اس کے بعد ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے بلیک ڈاگ کے چیف کرنل کلارک کو میٹنگ روم میں کال کیا اور پھر دونوں کافی دیر تک میٹنگ روم میں رہے۔ چونکہ میٹنگ روم کا حفاظتی نظام آن کر دیا گیا تھا اس لئے وہاں ہونے والی بات چیت کا علم نہیں ہو سکتا۔ بس یہی رپورٹ ہے" لارسن نے کہا۔

"بلیک ڈاگ وہی تنظیم ہے جو دفاعی فیکٹریوں اور لیبارٹریوں کی حفاظت کرتی ہے" عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہی ہے" لارسن نے جواب دیا۔

"اس کرنل کلارک کا فون نمبر کیا ہے" عمران نے پوچھا۔

"مجھے معلوم کرنا ہو گا۔ ہولڈ کریں" ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کافی دیر تک لائن پر خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو پرنس۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ..... دوسری طرف سے لارسن کی آواز سنائی دی۔

"یس" عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"فون نمبر نوٹ کیجئے۔ لیکن یہ فون نمبر ایکس چینج میں نہیں ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا گیا۔

"شکریہ۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔ گڈ بائی" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

Admin @ www.hibuddiez.com

دی۔ لہجہ ایکریمی تھا اس لئے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے ایکریمیا کی انکوائری کا نمبر پریس کیا ہے۔

"ڈیفنس سیکرٹری مارٹن آرزک کا آفس فون نمبر اور رہائش گاہ کا فون نمبر چاہئے"۔ عمران نے ایکریمی لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے دو نمبر علیحدہ علیحدہ بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ڈیفنس سیکرٹری ہاؤس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے ڈیفنس سیکرٹری کی رہائش گاہ پر فون کیا ہے۔ شاید ایکریمیا میں دفتر کا وقت ختم ہو گیا تھا۔

"پرسنل سیکرٹری ٹو لارڈ ڈیسمنڈ بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"وہ تو آفیسرز کلب گئے ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کئے اور اس سے آفیسرز کلب کا نمبر معلوم کر کے عمران نے کریڈل دبا دیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"آفیسرز کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں۔ ڈیفنس سیکرٹری مارٹن آرزک کلب پہنچ گئے ہیں یا نہیں"۔ عمران نے ایک بار پھر لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کیا میں بات کراؤں ان سے آپ کی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں"۔ عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ مارٹن آرزک بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔

"کل آپ کی کیا مصروفیات ہیں سر"..... عمران نے قدرے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"آفس مصروفیات ہیں۔ کیوں"...... مارٹن آرزک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صاحب شاید کل آپ سے ملاقات کریں اس لئے انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں آپ کی مصروفیات کے بارے میں معلوم کروں"۔ عمران نے کہا۔

"میں کل آفس میں رہوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے سر"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس

Admin @ www.hibuddiez.com

کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپیشل سیکرٹری ٹو ڈیفنس سیکرٹری بول رہا ہوں۔ جناب کرنل کلارک سے صاحب بات کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے ایک بار پھر لہجہ بدل کر کہا۔

"وہ تو اس وقت کلب میں ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کلب کا نمبر بتا دیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بیون کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سپیشل سیکرٹری ٹو ڈیفنس سیکرٹری بول رہا ہوں۔ یہاں کرنل کلارک صاحب ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کریں"۔ عمران نے کہا۔

"ہیلو کرنل کلارک"۔ اس بار عمران نے مارٹن آرنک کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ نے یہاں کیسے فون کیا"۔ کرنل کلارک کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ پرنس آف ڈھمپ اپنے ساتھیوں سمیت کاسناس کے لئے روانہ ہونے ہی والا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں نے اس کے کاسناس میں استقبال کا تمام بندوبست کر لیا ہے۔ جیری میکارنو کا پورا سینڈیکیٹ اس کا کاسناس میں استقبال کرے گا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو دوسرا سانس لینے کا بھی موقع نہیں ملے گا"۔ کرنل کلارک نے جواب دیا۔

"لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ان سے ٹکرائے بغیر سیدھا ٹارگٹ پر پہنچ جائے"۔ عمران نے کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ اسے یا کسی کو بھی اصل ٹارگٹ کے محل وقوع کا علم نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے اور اگر ہو بھی جائے تب بھی وہ جیری میکارنو سے بچ کر کسی صورت آگے نہیں بڑھ سکتا"۔ کرنل کلارک نے جواب دیا۔

"ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں خوش فہمی میں بیٹھے رہ جائیں اور وہ اپنا کام کر جائے"۔ عمران نے کہا۔

"میرا جیری میکارنو سے مسلسل رابطہ ہے۔ آپ بے فکر رہیں"۔ کرنل کلارک نے جواب دیا۔

"اوکے"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"بڑی طویل کارروائی کرنا پڑی ہے آپ کو اس کرنل کلارک سے

Admin @ www.hibuddiez.com

بات کرنے کے لئے" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لارسن کی اطلاع کے بعد یہ ضروری تھا۔ کم از کم اب یہ تو معلوم ہو گیا کہ ان لوگوں نے ہمارے لئے کیا بندوبست کر رکھا ہے" عمران نے کہا۔

"لیکن یہ سرکاری ایجنسیاں مقامی بدمعاش گروپوں کا سہارا کیوں لے رہی ہیں" بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تاکہ یہ فیکٹری خفیہ رہے ورنہ سرکاری آدمیوں سے آسانی سے فیکٹری کا محل وقوع اگلوایا جا سکتا ہے" عمران نے کہا۔

"یہ میکارنو گروپ کوئی نیا گروپ ہے جس پر کرنل کلارک کو اس قدر اعتماد ہے۔ کرنل کلارک تو خاصا منجھا ہوا اور تربیت یافتہ آدمی ہے" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات مجھے بھی کھٹک رہی ہے۔ ضرور اس میکارنو گروپ میں کوئی خاص ہی خصوصیت ہے جس کی وجہ سے کرنل کلارک جیسا آدمی بھی اس کو اس قدر اہمیت دے رہا ہے"۔ عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریاست کاسٹاس کا خصوصی رابطہ نمبر بتا دیں"... عمران نے [illegible] نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز" اس بار پہلے سے مختلف آواز سنائی دی لیکن لہجہ ایکریمی ہی تھا۔

"رین بو کلب کا نمبر بتا دیں" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رین بو کلب" اس بار رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ ولنگٹن میں میرے ایک دوست لاری جیک ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ وہ کاسٹاس شفٹ ہو گئے ہیں اور انہوں نے وہاں رین بو نامی کلب بنا لیا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے" عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لاری جیک ہی کلب کے مالک ہیں اور اس وقت وہ کلب میں ہی موجود ہیں۔ کیا میں ان سے آپ کی بات کراؤں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ایک منٹ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ کاسٹاس میں کوئی میکارنو سینڈیکیٹ ہے جس کا قبضہ کاسٹاس کے ہر کلب اور ہر ہوٹل پر ہے۔ مجھے ایسے لوگوں سے بے حد خوف آتا ہے اس لئے مجھے بتا دو کہ کیا رین بو کلب پر بھی ان کا قبضہ ہے یا نہیں تاکہ میں فیصلہ کر سکوں

Admin @ www.hibuddiez.com

کہ لاری جیک سے بات بھی کروں یا نہیں ...... عمران نے کہا۔

"آپ نے جو کچھ سنا ہے وہ درست ہے لیکن ہر کلب اور ہر ہوٹل والی بات غلط ہے۔ ان کے اپنے کلب اور ہوٹل ہیں۔ ویسے رین بو کلب سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے البتہ باس کی دوستی ان سے ضرور ہے"..... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"صرف دوستی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ٹھیک ہے کرا دیں بات"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کا نام"...... لڑکی نے پوچھا۔

"پرنس آف ڈھمپ" عمران نے جواب دیا۔

"ڈھمپ۔ یہ کیا نام ہے" لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ہاں آرکسٹرا کو ڈھمپ کہا جاتا ہے اور میں آرکسٹرا کا پرنس ہوں اس لئے پرنس آف ڈھمپ ہوں" عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ۔ تو آپ میوزیشن ہیں لیکن باس کو تو میوزک سے کوئی دلچسپی نہیں ہے پھر ان کی آپ سے کیسے دوستی ہو گئی"۔ لڑکی شاید کچھ ضرورت سے زیادہ ہی باتونی واقع ہوئی تھی۔

"میوزک صرف وہی نہیں ہوتا محترمہ جو کلبوں اور ہوٹلوں میں بجایا جاتا ہے۔ گولیاں چلنے، میزائل پھٹنے، طیاروں کی گونج، انسانوں کی کربناک چیخیں یہ سب بھی میوزک میں شامل ہیں اور میں اسی

قسم کے میوزک کا چیمپئن ہوں" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہولڈ کریں۔ میں بات کراتی ہوں"۔ دوسری طرف سے لڑکی کی خوفزدہ سی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ لاؤڈر پر گفتگو سنتا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہیلو۔ لاری جیک بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک سخت اور قدرے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا شیطان رین بو جیسی خوبصورت جگہ پر قابض ہو گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہو تم"...... دوسری طرف سے حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے غصے بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جس محترمہ نے تم سے میری کال ملوائی ہے اس نے تمہیں نہیں بتایا میرا نام۔ حالانکہ اس سے خاصی طویل گفتگو ہوئی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے پرنس آف آرکسٹرا بتایا ہے۔ یہ کیا نام ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ لڑکی کو ڈھمپ کا لفظ یاد نہیں رہا ہو گا اس لئے اس نے پرنس آف آرکسٹرا کہہ دیا ہو گا۔

"اگر لاری جیک نام ہو سکتا ہے تو پرنس آف آرکسٹرا نام کیوں نہیں ہو سکتا۔ ہمارے پاکیشیا کے دیہاتوں میں مسافر بس کو لاری کہا جاتا ہے اور جیک کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ جب لاری کا

Admin @ www.hibuddiez.com

ٹائر پنکچر ہو جاتا ہے تو اسے جیک لگا کر ٹائر تبدیل کیا جاتا ہے" عمران نے کہا۔

"کیا کہا پاکیشیا۔ پرنس۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم علی عمران تو نہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ تو تم ہو۔ ہاں۔ تم ہی ایسی باتیں کر سکتے ہو۔ کیا واقعی تم علی عمران ہو"۔۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"چلو شکر ہے۔ تمہاری یادداشت کو بھی جیک لگا ہوا ہے اس لئے وہ وہیں کھڑی ہے جہاں آج سے دس بارہ سال پہلے تھی ورنہ تم اتنی آسانی سے مجھے نہ پہچان سکتے"۔ عمران نے کہا تو اس بار لاری جیک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم نے میرا فون نمبر کہاں سے تلاش کر لیا اور اتنے طویل عرصے بعد کیسے فون کیا۔ میں یہاں کاسٹاس میں بیٹھ کر تمہارا کیا کام کر سکتا ہوں کیونکہ یہ تو مجھے سو فیصد یقین ہے تم بغیر کسی کام کے سو سال تک بھی مجھ جیسے کو فون نہیں کر سکتے"۔ دوسری طرف سے لاری جیک نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس کال کا بھی مجھے کتنا بل آئے گا۔ پہلے تمہاری اس محترمہ کو تفصیل بتانا پڑی۔ پھر تم سے بات ہو سکی ہے اور ابھی نجانے کتنی دیر تک کال کو جیک لگا رہے۔ جتنی رقم سے تم نے رین بو کلب کھولا ہو گا اتنی رقم کا بل آجائے گا۔ یہاں پاکیشیا میں فون کال کے چارجز صرف کنگ ہی ادا کر سکتے ہیں۔ مجھے جیسے پرنس

کے بس کا روگ نہیں ہے اس لئے اگر میں تمہیں اتنی طویل کال کروں تو نتیجہ تم خود اخذ کر سکتے ہو"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"بے حد شکریہ کہ اس قدر مہنگی کال کے باوجود آپ نے مجھے یاد کیا"۔ دوسری طرف سے لاری جیک نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ تم ہنس رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ کاسٹاس کے متعلق میں نے جو کچھ سنا ہے وہ غلط ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے لاری جیک کے ہنسنے پر اسے واقعی شدید حیرت ہو رہی ہو۔

"کیا مطلب۔ کاسٹاس کو کیا ہو گیا ہے اور یہاں کیوں ہنسا نہیں جا سکتا"۔ لاری جیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہاں کاسٹاس میں کوئی میکارنو سینڈیکیٹ چھایا ہوا ہے اور اس کی اس قدر دہشت ہے کہ وہاں کوئی کھلے عام ہنس بھی نہیں سکتا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے اصل مقصد پر آتے ہوئے کہا۔

"میکارنو سینڈیکیٹ تو یہاں موجود ہے اور اس کی دہشت بھی ہے لیکن اس قدر نہیں کہ جس قدر آپ کہہ رہے ہیں۔ یہاں لوگ ہنستے بھی ہیں اور اپنے کام بھی کرتے رہتے ہیں۔ آپ کو کس نے ایسی رپورٹ دی ہے"۔۔۔۔۔۔ لاری جیک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم ہنس رہے ہو۔ چلو یہ تو معلوم ہوا کہ کم از کم تم پر تو اس کی دہشت نہیں ہے۔ میرے لئے یہی کافی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میکارنو گروپ کا چیف جیری میکارنو میرا دوست ہے۔ واقف ہے۔ میری عزت کرتا ہے۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں" لاری جیک نے کہا۔

"تمہارے اس جیری میکارنو نے ایک پاکیشیائی خاتون پر بے پناہ ظلم کیا ہے۔ ایسا ظلم کہ جو کوئی انسان دوسرے انسان پر نہیں کر سکتا۔ اس عورت کے خاوند پر انسانیت سوز تشدد کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ اس کی رہائش گاہ کو اس کے دو معصوم بچوں سمیت جلا کر راکھ کر دیا۔ اس عورت کے والدین کے مکانات جلا کر راکھ کر دیئے اور انہیں ہلاک کر دیا۔ اس عورت پر ایسا انسانیت سوز تشدد کیا گیا کہ انسانیت اس کو دوہرانے کی اجازت بھی نہیں دیتی۔ ایک مشنری نے اس عورت کو شدید زخمی حالت میں سڑک پر پڑی دیکھ کر اٹھایا اور ولنگٹن لے گئے۔ وہاں کئی ماہ تک اس کا ہسپتال میں علاج کرایا۔ پھر جب وہ ٹھیک ہو گئی تو وہ پاکیشیا آ گئی لیکن اس میکارنو گروپ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے یہاں کے ایک بدمعاش گروپ کی مدد سے اسے پاکیشیا سے اغوا کر کے دوبارہ کاسٹاس منگوا لیا اور وہاں اس گروپ کی کوئی ظالم اور سفاک عورت ہے جیکولین جس کا جولی ہوٹل ہے۔ اس کے حوالے کر دیا اس نے اس پر انتہائی بے رحمانہ تشدد کیا۔ پھر ایک اعلیٰ پاکیشیائی افسر کی مداخلت کی وجہ سے

اس کی جان بچ گئی اور وہ واپس پاکیشیا تو پہنچ گئی لیکن اب بھی ہسپتال میں پڑی تڑپ رہی ہے" عمران نے کہنا شروع کیا تو آہستہ آہستہ اس کا لہجہ بلند ہوتا چلا گیا۔

"یہ ایسا ہی گروپ ہے پرنس۔ یہ اس سے بھی زیادہ ظلم کرتے ہیں۔ یہ انسانوں کو انسان ہی نہیں سمجھتے اس لئے جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس سے بھی زیادہ کیا گیا ہو گا۔ یہ تو ان کا عام معمول ہے لیکن جیری میکارنو اور کنگ برادرز کی وجہ سے کسی کو زبان کھولنے کی بھی اجازت نہیں ہے" لاری جیک نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا خصوصیت ہے اس جیری میکارنو میں۔ اور کون ہیں یہ کنگ برادرز۔ کیا وہ آسمانی مخلوق ہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پرنس۔ جیری میکارنو نہ صرف دیو قامت آدمی ہے بلکہ اس کے جسم میں حقیقتاً ہاتھیوں اور سانڈوں جیسی طاقت بھری ہوئی ہے اور پھر وہ مارشل آرٹ کا اتنا بڑا ماہر ہے کہ اسے کنگ آف مارشل آرٹس کا خطاب ملا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ وہ بہترین نشانہ باز بھی ہے اور بھاری بھر کم جسم رکھنے کے باوجود انتہائی پھرتیلا اور ذہین بھی ہے۔ اس کے ساتھ بطور باڈی گارڈ چار بھائی جنہیں کنگ برادرز کہا جاتا ہے ہر وقت رہتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک بے پناہ طاقتور اور خوفناک لڑاکا ہے اور جیری میکارنو کی طاقت، پھرتی اور لڑائی میں مہارت کا

Admin @ www.hibuddiez.com

اندازہ تم اس بات سے لگا لو کہ اس نے ان چاروں بھائیوں سے بیک وقت مقابلہ کیا اور انہیں شکست دے دی۔ ویسے جیری میکارٹو شکست کھانے والوں کو کبھی زندہ نہیں چھوڑتا لیکن ان بھائیوں کو اس نے معاف کر دیا اور اب یہ چاروں اس کے غلام ہیں۔ جہاں تک اس عورت جیکولین کا تعلق ہے وہ بھی سفاکی اور ظلم میں کسی سے کم نہیں ہے۔ ادھیڑ عمر عورت ہے لیکن بے حد ظالم اور سفاک ہے اس لئے جس عورت کی آپ بات کر رہے ہیں اس پر جو کچھ بھی ہوا ہو گا اس کا اندازہ مجھے ہے لیکن مجبوری ہے۔ ان لوگوں سے ہٹا کر رکھنی پڑتی ہے"...... لاری جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس جیری میکارٹو کو حکومت ایکریمیا کی سرپرستی حاصل ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"بظاہر تو نہیں لیکن میں نے سنا ہے کہ اس کے پیچھے سرکاری ہاتھ ضرور ہے۔ ویسے حکومت جب چاہے اس سے اپنا کام کرا لیتی ہے اور جیری میکارٹو یہ کام کر دیتا ہے۔ شاید ایسا ہو کیونکہ اس کے خلاف حکومت کبھی حرکت میں نہیں آئی"...... لاری جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کاستاس میں رہتے ہوئے طویل عرصہ گزر گیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ حکومت ایکریمیا کی طیارہ ساز فیکٹری یا لیبارٹری جو کاستاس میں بنی ہوئی ہے کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"طیارہ ساز فیکٹری اور یہاں کاستاس میں۔ نہیں پرنس۔ میں نے [illegible] ہاں۔ ایک منٹ۔ مجھے یاد آ رہا ہے۔ ہاں۔ ایک بار جیری میکارٹو نے ویسے ہی باتوں باتوں میں کہہ دیا تھا کہ وہ اپنی بھاری رقم لینے طیارہ فیکٹری گیا ہوا تھا جس پر میں نے چونک کر جب اس سے مزید تفصیل پوچھی تو وہ ٹال گیا اور اس کی مرضی کے بغیر اس سے کچھ نہیں پوچھا جا سکتا اس لئے میں خاموش ہو گیا۔ ویسے بھی مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی اس لئے میں بھول گیا لیکن اب آپ کے بات کرنے سے مجھے اچانک یاد آ گیا ہے۔ اس لحاظ سے تو واقعی یہ فیکٹری کاستاس میں ہو گی لیکن مجھے کیا کسی کو بھی اس بارے میں علم نہیں ہے"...... لاری جیک نے جواب دیا۔

"میکارٹو سینڈیکیٹ کے تحت کتنے کلب اور ہوٹل ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"بے شمار چھوٹے بڑے ہوٹل اور کلب ان کے تحت ہیں۔ ویسے بھی وہ جس ہوٹل یا کلب پر چاہیں قبضہ کر لیں۔ ان کا ہاتھ کوئی نہیں روک سکتا"...... لاری جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ جیری میکارٹو خود کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کی رہائش اس کے خاص کلب میکارٹو کلب میں ہے۔ یہ کلب میکارٹو گروپ کا اڈا ہے یعنی ہیڈ کوارٹر۔ اس میں کوئی اجنبی آدمی کسی صورت داخل نہیں ہو سکتا۔ جیری میکارٹو وہیں رہتا ہے"...... لاری جیک نے جواب دیا۔

"اب سوچ سمجھ کر ایک بات کا جواب دینا۔ میں اس عورت پر

Admin @ www.hibuddiez.com

ہونے والے ظلم کا حساب لینے اس ...
سے ٹکرانا چاہتا ہوں۔ کیا تم میری مدد کرو گے۔ مدد کا مطلب بھی سن لو۔ صرف تم مجھے گاڑیاں، اسلحہ اور رہائش گاہ مہیا کرو گے جس کا میں تمہیں باقاعدہ معاوضہ دوں گا اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو سکے گا"۔ عمران نے کہا۔

"ویری سوری پرنس۔ میں تو کیا کاسٹاس میں کوئی آدمی بھی ایسا نہیں سوچ سکتا۔ جیری میکارنو کے آدمیوں کا جال پورے کاسٹاس میں پھیلا ہوا ہے اور اسے فوراً علم ہو جائے گا اور پھر میں تو کیا میرا پورا خاندان، رین بو کلب اس کے ملازموں سمیت تباہ و برباد کر کے رکھ دیا جائے گا۔ میکارنو سینڈیکیٹ کے خلاف پورے کاسٹاس میں ایک آدمی بھی آپ کی مدد نہیں کرے گا"۔ لارڈ جیک نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ تم نے صاف گوئی سے کام لے کر مجھے مسرت بخشی ہے۔ گڈ شو۔ جلد ہی ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ اس خوفناک سینڈیکیٹ کا خاتمہ واقعی ضروری ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

... لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... اس بار جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"صالحہ سمیت پوری ٹیم کو ایکریمی ریاست کاسٹاس مشن پر جانے کے احکامات دے دو۔ حسب سابق عمران تمہیں لیڈ کرے گا۔ عمران کے ساتھ اس بار جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو بھی بھیجا جا رہا ہے کیونکہ یہ مشن دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک گروپ کاسٹاس میں ایکریمی طیارہ ساز فیکٹری کو تلاش کرے گا جبکہ دوسرا گروپ کاسٹاس میں میکارنو سینڈیکیٹ کا مکمل طور پر خاتمہ کرے گا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن یہ گروپ بندی کون کرے گا"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"سب کچھ عمران خود کرے گا۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے عمران کے احکامات کی پابندی کرنی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ سب کو ساتھ نہ لے جائیں۔ یہاں بھی کسی کو رہنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر ضرورت پڑی تو مجھے کال کر لینا۔ میں کچھ ممبرز کو واپس بھجوا دوں گا لیکن میں اس بار کاسٹاس سے اس پورے میکارنو سینڈیکیٹ کا مکمل طور پر صفایا کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

بڑے سے ہال کمرے میں ایک ادھیڑ عمر عورت اور دس آدمی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب اپنے قد و قامت، جسامت اور چہرے مہرے سے زیرزمین دنیا کے افراد لگتے تھے حتیٰ کہ عورت کا چہرہ بھی کسی کٹکھنی بلی جیسا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے ابھی وہ غرانا شروع کر دے گی۔ اس کے جسم پر گہرے نیلے رنگ کا سوٹ تھا جبکہ باقی افراد بھی سوٹوں اور جیکٹوں میں ملبوس تھے۔ ان سب کا تعلق میکارٹو سینڈیکیٹ سے تھا اور یہ سب میکارٹو سینڈیکیٹ کے مختلف کاروباروں اور پوائنٹس کے انچارج تھے۔ انہیں میکارٹو سینڈیکیٹ میں ماسٹر کا عہدہ حاصل تھا اور ان کا نشان ایک سرخ رنگ کا ستارہ تھا جو ان کی جیبوں پر لگا ہوا تھا۔ یہ سب اپنے اپنے مخصوص علاقے میں ہر قسم کے اختیارات کے مالک تھے اور کسی میں یہ جرأت نہ تھی کہ وہ ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے یا ان کی طرف ٹیڑھی

Admin @ www.hibuddiez.com

آنکھ سے بھی دیکھے [illegible] ہر ماسٹر کا ہیڈ کوارٹر کسی ہوٹل میں قائم تھا یا کسی کلب میں اور اس ہوٹل اور کلب کے باہر سرخ رنگ کا بڑا سا ستارہ ہر وقت نیون سائن کی طرح چمکتا رہتا تھا۔ اس بڑے سے ستارے کے درمیان خالی جگہ تھی۔ اس خالی جگہ میں نمبر لکھا ہوتا تھا اور یہ نمبر ایک سے دس تک تھے جبکہ اس عورت کے لباس پر بھی ستارہ لگا ہوا تھا لیکن اس کے اندر خالی جگہ پر نمبر کی بجائے جے کا لفظ لکھا ہوا تھا اس لئے اسے ماسٹر جیکولین کہا جاتا تھا۔ بڑی سی بیضوی میز کے گرد یہ سب افراد خاموش بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک اونچی نشست والی بڑی سی کرسی خالی تھی۔ یہ کرسی اپنی لمبائی، چوڑائی اور ساخت کے لحاظ سے خصوصی طور پر تیار کی گئی تھی اور یہ صرف جیری میکارٹو کے لئے مخصوص تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہال کا دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی عورت سمیت سب افراد ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ دروازے میں سے داخل ہونے والا جیری میکارٹو تھا اور اس کے پیچھے حسب دستور کنگ برادرز تھے۔ جیری میکارٹو مست ہاتھی کی طرح چلتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کا اشارہ کیا اور عورت سمیت سب افراد کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ کنگ برادرز، جیری میکارٹو کے پیچھے کھڑے ہو گئے تھے۔

"سٹار ماسٹرز کی یہ ہنگامی میٹنگ میں نے ایک خاص مقصد کے لئے کال کی ہے"....... جیری میکارٹو نے گونج دار لہجے میں بولنا شروع

Admin @ www.hibuddiez.com

کیا۔

"ہم حکم کے غلام ہیں سپر ماسٹر"..... ایک آدمی نے جواب دیا۔

"سنو۔ ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی ہے بلیک ڈاگ۔ اس کا چیف کرنل کلارک ہے۔ اس نے حکومت ایکریمیا کی طرف سے ہمیں ایک مشن دیا ہے۔ یہ مشن نہ صرف ہمارے مطلب کا ہے بلکہ انتہائی آسان بھی ہے لیکن اس کا معاوضہ بے حد شاندار ہے اس لئے میں نے یہ مشن لے لیا ہے"۔ جیری سیکارنو نے ایک بار پھر بولتے ہوئے کہا۔

"کیا مشن ہے سپر ماسٹر"۔ اس بار ایک دوسرے آدمی نے پوچھا۔

"پاکیشیا ایشیا کا ایک ملک ہے۔ حکومت ایکریمیا کی ایک خفیہ دفاعی طیارہ ساز فیکٹری سے ایک کمپیوٹر انجینئر نے سائنسی طور پر ایک فارمولا چرایا۔ اس آدمی کا نام راحیل تھا اور وہ کافرستان کا تھا۔ اس کے بارے میں ماہرین نے معلوم کر لیا تو اس سے فارمولا واپس حاصل کرنے کا ٹاسک ہمیں دیا گیا لیکن بے پناہ تشدد کے باوجود اس آدمی نے زبان نہ کھولی اور ہلاک ہو گیا۔ ہم نے اس کی بیوی پر تشدد کیا لیکن اسے بھی معلوم نہ تھا۔ اس کی بیوی جس کا نام راحت جہاں تھا تشدد کے دوران شدید زخمی ہو گئی جسے ناکارہ سمجھ کر سڑک پر پھینک دیا گیا لیکن کسی مشنری نے اسے زندہ دیکھ کر ولنگٹن شفٹ کر دیا۔ وہاں اس کا علاج ہوا اور وہ ٹھیک ہو کر پاکیشیا

پہلی [illegible] نے یہاں دو کافرستانی ایجنٹوں کو پکڑا۔ وہ راحیل کے بینک لاکرز کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے تھے۔ ان سے معلوم ہوا کہ راحیل نے اس فارمولے کے سلسلے میں کافرستان حکومت سے بات چیت کر رکھی تھی۔ پھر یہ راحیل ہلاک ہو گیا۔ کافرستانی ایجنٹوں کو معلوم ہوا کہ اس راحیل کی بیوی راحت جہاں زندہ بھی ہے اور پاکیشیا میں ہے تو انہوں نے اس سے رابطہ قائم کیا۔ اس پر مجھے شک ہوا کہ شاید یہ راحت جہاں اس فارمولے کے بارے میں کچھ جانتی ہے۔ چنانچہ ایک گروپ کے ذریعے اس عورت کو پاکیشیا سے اغوا کرا کر یہاں کاسٹاس لایا گیا اور میں نے اسے جنکولین کے حوالے کر دیا۔ پھر جنکولین نے اطلاع دی کہ وہ عورت کچھ نہیں جانتی۔ اس پر میں نے خود اس سے بات چیت کی اور مجھے بھی یہی احساس ہوا کہ وہ واقعی کچھ نہیں جانتی اور چونکہ وہ دو بار تشدد کا سامنا کرنے کے باوجود زندہ تھی اس لئے میں نے اسے زندہ چھوڑ دینے کا حکم دے دیا۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ کسی اعلیٰ پاکیشیائی سفارتی آفیسر کی مدد سے واپس پاکیشیا پہنچ گئی ہے اور وہاں ہسپتال میں ہے۔ چونکہ یہ فارمولا اس راحیل کی موت کے ساتھ ہی دفن ہو گیا تھا اس لئے ہم بھی اسے بھول گئے۔ اب ایک سرکاری ایجنسی بلیک ڈاگ کے چیف کرنل کلارک کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی گروپ جس کا سربراہ ایک نوجوان علی عمران ہے۔ اس فارمولے کی تلاش میں یہاں کاسٹاس آ رہا ہے۔

Admin@ www.hibuddiez.com

کرنل کلارک نے تو اس گروپ اور اس کے لیڈر علی عمران کی بے حد تعریفیں کی ہیں۔ اس کے مطابق تو یہ گروپ انتہائی خطرناک ہے اور ان کا لیڈر علی عمران مارشل آرٹ کا انتہائی ماہر، خوفناک لڑاکا اور انتہائی مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے حالانکہ بظاہر یہ احمق اور مسخرہ سا نوجوان ہے۔ اسی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی انتہائی تربیت یافتہ، تیز، فعال اور بہترین لڑاکا لوگوں پر مشتمل ہے۔ کرنل کلارک نے اس علی عمران سمیت اس پورے گروپ کی ہلاکت کا مشن ہمیں دیا ہے اور میں نے یہ مشن اس لئے لے لیا ہے کہ پہلے والا مشن یعنی فارمولے کی تلاش بھی ہمارے ذمہ تھی لیکن راحیل کی موت کی وجہ سے ہم اسے حاصل نہیں کر سکے اس لئے اب اس مشن سے ہم نے یہ کام مکمل کرنا ہے۔ چنانچہ یہ مشن اس علی عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا ہے اور یہ کام میکارنو سینڈیکیٹ انتہائی آسانی سے کر سکتا ہے"۔ جیری میکارنو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سپر ماسٹر۔ یہ تو واقعی انتہائی آسان اور معمولی سا مشن ہے۔ ان لوگوں کے کوائف کیا ہیں"...... ایک ماسٹر نے کہا۔

"یہی تو خاص بات ہے کہ یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں اور جعلی کاغذات بھی تیار کرا سکتے ہیں۔ ایسے کاغذات جو چھان بین سے بھی اصل ثابت ہوں اس لئے ان کے کوئی کوائف نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی تعداد کے بارے میں کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ وہ چار بھی ہو سکتے ہیں اور [illegible] سے زیادہ بھی۔ اس گروپ میں عورتیں بھی ہو سکتی ہیں اور مرد بھی۔ یہ غیر ملکی میک اپ میں بھی ہو سکتے ہیں اور مقامی میک اپ میں بھی"۔ جیری میکارنو نے کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے ماسٹرز کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس سپر ماسٹر۔ ہمیں پھر کیا کرنا ہوگا"...... ان میں سے ایک ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آج سے کاسناس میں داخل ہونے والے ہر آدمی کی نگرانی کرانا ہوگی چاہے وہ آدمی کسی بھی ذریعے سے کاسناس میں داخل ہو۔ صرف ان لوگوں کو چھوڑ دینا جنہیں تمہارے آدمی اچھی طرح جانتے ہوں۔ اجنبی آدمی چاہے وہ مقامی ہی کیوں نہ ہو اس کو بھی چیک کرنا ہوگا اور اگر کوئی مشکوک آدمی نظر آئے تو اسے فوری ہلاک نہیں کرنا بلکہ اس کی نگرانی کرنی ہے۔ اس کے فون ٹیپ کرنے ہیں تاکہ اس کے ساتھیوں کا علم ہو سکے اور جب یہ سارا گروپ سامنے آجائے تو پھر انہیں ایک لمحہ توقف کئے بغیر ہلاک کر دینا ہے"...... جیری میکارنو نے کہا۔

"یس سپر ماسٹر۔ حکم کی تعمیل ہوگی"...... سب نے بیک آواز ہو کر کہا۔

"وہ لوگ یہاں آ کر لازماً ایکریمین فیکٹری کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے اس لئے یہ پوائنٹ تمہارے آدمی ذہن

Admin @ www.hibuddiez.com

میں رکھیں گے۔ جہاں بھی کوئی آدمی اس بارے میں معلومات حاصل کرتا نظر آئے وہ آدمی بھی مشکوک ہو گا۔ اس کے علاوہ میں نے یہاں معلومات فروخت کرنے والی تمام ایجنسیوں کے چیفس کو احکامات دے دیئے ہیں۔ اگر یہ لوگ ان سے رابطہ کریں گے تو یہ مارتھر کو اطلاع دینے کے پابند ہوں گے۔ اس طرح یہ لوگ آسانی سے سامنے آجائیں گے۔ اس سارے مشن کا انچارج مارتھر ہو گا اور تم سب نے بھی اپنی رپورٹس مارتھر کو دینی ہیں اور مارتھر کے احکامات کی تعمیل کرنا ہے"۔ جیری میکارٹو نے کہا۔

"یس۔ سپر ماسٹر"...... سب نے ہی جواب دیا۔

"جیکولین چونکہ آخری بار اس پاکیشیائی عورت سے تم نے پوچھ گچھ کی تھی اور وہ عورت چونکہ زندہ واپس پاکیشیا پہنچ چکی ہے اس سے لامحالہ ان لوگوں نے ہمارے متعلق معلومات حاصل کر لی ہوں گی اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ لوگ سب سے پہلے تمہارے پاس پہنچیں گے اس لئے تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے اور اگر یہ لوگ یہاں پہنچیں تو تم نے انہیں اس طرح بیوقوف بنانا ہے کہ وہ لوگ یہ نہ سمجھ سکیں کہ تمہیں ان کے بارے میں معلوم ہے اور پھر تم نے فوری طور پر ان کے بارے میں مارتھر کو اطلاع دینا ہو گی"۔ جیری میکارٹو نے اس بار جیکولین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس۔ سپر ماسٹر۔ لیکن"...... جیکولین کچھ کہتے کہتے رک گئی تو جیری میکارٹو کے ساتھ ساتھ سارے ماسٹرز بھی بری طرح چونک

پڑے۔ حتیٰ کہ جیری میکارٹو کے پیچھے کھڑے کنگ برادرز جن میں مارتھر بھی شامل تھا، نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھوں سے مشین گنیں اتار لی تھیں۔ ہال کے ماحول میں اچانک انتہائی تناؤ سا پیدا ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ تو تمہاری اب یہ جرأت بھی ہو گئی ہے کہ تم میری بات کے جواب میں لفظ لیکن استعمال کر سکو"...... جیری میکارٹو نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

"سپر ماسٹر۔ میں نے آپ کی بات کے جواب میں لیکن نہیں کہا اور نہ میری یہ جرأت ہو سکتی ہے۔ لیکن سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر یہ لوگ مجھ سے رابطہ کرتے ہیں تو کیوں نہ میں ان کی لاشیں مارتھر کے حوالے کر دوں"...... جیکولین نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اگر تمہیں یقین آجائے کہ یہی لوگ ہمارے مطلوب ہیں تو تم ایسا کر سکتی ہو اور سنو۔ تمام ماسٹرز کے لئے بھی میرا یہی حکم ہے کہ اگر انہیں یقین آجائے کہ تمام گروپ ٹریس ہو گیا ہے تو وہ بھی چاہیں تو ان کی لاشیں مارتھر کے حوالے کر سکتے ہیں"...... جیری میکارٹو نے اس بار نرم لہجے میں کہا تو سب نے بے اختیار طویل سانس لئے اور اس کے ساتھ ہی کنگ برادرز نے بھی اپنی مشین گنیں دوبارہ کاندھوں پر لٹکا لیں اور ماحول پر چھا جانے والے تناؤ کی گھمبیر کیفیت یکلخت جیری میکارٹو کے نرم لہجے کی وجہ سے دور ہو گئی

Admin @ www.hibuddiez.com

تھی۔

"یس۔ سپر ماسٹر"...... سب نے کہا تو جیری میکارنو اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی باقی سب افراد بھی کھڑے ہو گئے۔

"اور اب آخری بات سن لو کہ اگر ہو سکے تو اس علی عمران کو زندہ پکڑنے کی کوشش کرنا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی ہڈیاں میں خود اپنے ہاتھوں سے کسی چوک پر توڑوں"۔ جیری میکارنو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کنگ برادرز بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

کاسناس ریاست سے پہلے ریاست گرات کے دارالحکومت گرات کے ایک ہوٹل میں عمران اپنے سب ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ پاکیشیا سے مسلسل ہوائی سفر کرتے ہوئے یہاں پہنچے تھے۔ گو پاکیشیا سے روانگی کے وقت ان سب کو یہی بتایا گیا تھا کہ انہوں نے براہ راست کاسناس پہنچنا ہے لیکن عمران یہاں گرات میں ہی ڈراپ ہو گیا تھا اس لئے ظاہر ہے پوری ٹیم بھی اس کے ساتھ ہی ڈراپ ہو گئی تھی اور پھر ایئرپورٹ سے ہی عمران نے فون کر کے ہوٹل میں کمرے بک کرا لئے تھے اور اس وقت وہ سوائے جوزف، جوانا اور ٹائیگر کے ایک ہی کمرے میں موجود تھے۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر تینوں اپنے اپنے کمروں میں تھے کیونکہ عمران نے انہیں اپنے کمروں میں رہنے کا کہہ دیا تھا۔

"عمران صاحب۔ بڑے طویل عرصے کے بعد چیف نے پوری ٹیم

Admin @ www.hibuddiez.com

یعنی پوری سیکرٹ سروس کو اس مشن پر بھیجا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مشن انتہائی اہمیت کا حامل ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مشن واقعی انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ انتہائی اہمیت کا"...... عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو سب لوگوں کے چہروں پر بے اختیار سنجیدگی کی لہر سی دوڑتی چلی گئی۔

"مشن ہے کیا۔ تم نے اب تک اس سلسلے میں کچھ بتایا ہی نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"یہ مشن بتانے کا نہیں ہے۔ عمل کرنے کا ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ پاکیشیا سے تو آپ کاستاس کے لئے روانہ ہوئے تھے لیکن ڈراپ یہاں ہو گئے ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ کاستاس پہنچنے سے پہلے یہاں اس مشن کے بارے میں تفصیلی بات چیت ہو جائے اور ہم اپنے طور پر پوری تیاری کر کے وہاں جائیں کیونکہ کاستاس میں داخل ہوتے ہی مشن کا آغاز ہو جانا ہے۔ پھر شاید ہمیں ایک دوسرے سے بات چیت کرنے کے لئے موقع بھی نہ مل سکے"...... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے اس فقرے کے ساتھ ہی ساتھیوں کے چہروں پر موجود سنجیدگی مزید گہری ہوتی چلی گئی۔ وہ عمران کا موڈ دیکھ کر سنجیدہ ہوتے چلے جا رہے تھے۔

"آخر ایسا کون سا مشن ہے جس کے لئے تم اس قدر سنجیدہ ہو رہے ہو۔ حالانکہ اس سے پہلے انتہائی خطرناک اور خوفناک مشنز کے دوران تم کبھی اس قدر سنجیدہ نہیں ہوئے"...... جولیا سے نہ رہا گیا تو آخر وہ بول پڑی۔

"اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ یہ مشن کاستاس میں کسی اکیڈمی لیبارٹری یا فیکٹری کے ماسٹر کمپیوٹر سے کوئی فارمولا حاصل کرنے کا ہے"...... اچانک خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"نہیں۔ یہ ایسا مشن نہیں ہو سکتا جس پر عمران اس قدر سنجیدہ ہو۔ اب تک تو اس قسم کے کتنے مشن ہم نے مکمل کر لئے ہیں کہ ایسے مشن ایک لحاظ سے ہماری روٹین بن چکے ہیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"یہ مشن ایک پاکیشیائی عورت کی پکار کے جواب میں مرتب کیا گیا ہے۔ تم میں سے جس نے بھی تاریخ پڑھ رکھی ہو گی اسے معلوم ہو گا کہ براعظم ایشیا کے ایک ساحلی علاقے سے ایک مسلمان لڑکی نے اپنی عزت کو خطرے میں دیکھ کر اس وقت کے عرب حاکموں کو پکارا تھا اور جب اس کی فریاد عرب حاکم مسلمانوں کے کانوں تک پہنچی تھی تو ایک عرب فاتح لشکر لے کر اجنبی سرزمین پر پہنچ گیا تھا اور پھر اس عورت کی پکار کے جواب میں براعظم ایشیا کے اس خطے کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔ بس ایسا ہی مشن آج بھی درپیش ہے

Admin @ www.hibuddiez.com

اور یہ ہماری غیرت کا مشن ہے ...... [illegible] سنجیدہ تھا اور اس کی بات سن کر سب ساتھیوں کے چہروں پر سنجیدگی کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کھل کر بات کرو عمران۔ اگر واقعی ایسا ہی مشن ہے تو پھر اس مشن کا لیڈر مجھے بناؤ۔ میں ابھی پورے کاسٹاس کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔ میں یہاں کے ایک آدمی کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میں اس پوری ریاست کو قبرستان بنا دوں گا" تنویر نے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم نے ایسا ہی کرنا ہے۔ ہم نے ان بھیڑیوں کے دانت توڑنے ہیں جو ایک پاکیشیائی بے گناہ، معصوم اور بے بس و لاچار عورت پر غراتے تھے۔ ہم نے وہ ہاتھ توڑنے ہیں جو اس عورت پر اٹھے تھے۔ ہم نے وہ آنکھیں پھوڑ دینی ہیں جنہوں نے اس پاکیشیائی عورت پر غلط نظریں ڈالی تھیں۔ ہم نے ان جسموں کی تمام ہڈیاں ریزہ ریزہ کرنی ہیں جنہوں نے اس عورت پر انسانیت سوز اور ظالمانہ تشدد کیا ہے۔ ہم نے ان بھیڑیوں پر ثابت کر دینا ہے کہ پاکیشیائی بے غیرت نہیں ہیں۔ ہم نے ان پر ثابت کر دینا ہے کہ پاکیشیائی اپنی عزت اپنی غیرت کی حفاظت کرنے اور اس کا انتقام لینے کا حوصلہ رکھتے ہیں"...... عمران کا لہجہ تنویر سے بھی زیادہ جوشیلا تھا اور سب کے چہروں پر بے اختیار سنسنی سی پھیلتی چلی گئی۔ عمران کی باتیں سن کر انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے ان کے جسموں میں دوڑنے والا خون [illegible] کا سرخ و سفید چہرہ بھی پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"کون بدبخت ہیں وہ۔ جلدی بتاؤ۔ کس نے یہ جرأت کی ہے"۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ پلیز ہمیں تفصیل بتائیں"...... صفدر نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے انہیں راحت جہاں کی فیملی، اس کے شوہر، اس کے ساس سسر اور فارمولے کی چوری اور پھر ان پر ہونے والے ہولناک تشدد سے لے کر دوبارہ راحت جہاں کے پاکیشیا سے اغوا اور اس پر ہونے والے تشدد کی تمام تفصیل بتا دی۔

"میں راحت جہاں سے ملی ہوں۔ اس پر واقعی انسانیت سوز ظلم ہوا ہے۔ اس قدر انسانیت سوز ظلم و تشدد کہ میں عورت ہونے کے ناطے بیان ہی نہیں کر سکتی"...... صالحہ نے کہا تو سب کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔

"جب راحت جہاں کاسٹاس کی شہری تھی تو اس پر ہونے والے تشدد کی ذمہ داری ایکریمین حکومت پر عائد ہوتی تھی لیکن جب راحت جہاں واپس پاکیشیا آ کر سیٹل ہو گئی تو وہ اب پاکیشیا کی شہری تھی۔ پھر اسے وہاں سے اغوا کر کے کاسٹاس لے جانا اور اس پر تشدد کرنا۔ یہ پاکیشیائیوں کے لئے ناقابل برداشت ہے اور یہ کام کاسٹاس کے ایک مجرم اور بدمعاشوں کے سینڈیکیٹ نے کیا ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اگر حکومت ایکریمیا بھی اس طرح کسی پاکیشیائی کو پاکیشیا سے اغوا کرا لیتی تو میں ایکریمین حکومت کا وہ حشر کرتا کہ وہ صدیوں تک اپنے زخم چاٹنے پر مجبور ہو جاتی اور پاکیشیا کا نام ہی ان کے لئے دہشت کا نشان بن جاتا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا چیف نے اس مشن کی اجازت دی ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہ صرف اس نے اجازت دی ہے بلکہ اس نے پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹیم کو بھیجا اسی لئے ہے ورنہ وہ صرف فارمولے کے حصول کے لئے پوری ٹیم کیسے بھجوا سکتا تھا اور جہاں تک فارمولے کا تعلق ہے تو ایسے فارمولے ہم پہلے بھی بے شمار حاصل کر چکے ہیں۔ اصل مشن یہ ہے جو میں نے بتایا ہے اور اسی لئے میں براہ راست کاسٹاس جانے کی بجائے یہاں ڈراپ ہو گیا ہوں تاکہ تمہیں مشن کی تفصیل بتا سکوں۔ اب یہ سن لو کہ میکارٹو سینڈیکیٹ بظاہر تو مجرموں اور بدمعاشوں کا سینڈیکیٹ ہے لیکن اسے ایکریمیا کی سرکاری سرپرستی حاصل ہے اور ایکریمیا والوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہم کاسٹاس پہنچ رہے ہیں۔ ان کا خیال تو یہی ہے کہ ہم یہاں فارمولے کی تلاش میں آ رہے ہیں لیکن فارمولا تو کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور پھر ایکریمیا نے ہمارے مقابلے کے لئے بھی اسی میکارٹو سینڈیکیٹ کو ہی ہائر کیا ہے کیونکہ کاسٹاس میں ان لوگوں کا مکمل کنٹرول ہے۔ یہاں کوئی آدمی ان کے خلاف انگلی تک نہیں اٹھا سکتا

اس لیے [illegible] کرنا ہو گا اور پوری تیز رفتاری سے کرنا ہو گا۔ اب تم سب سن لو کہ اس مشن میں میکارٹو سینڈیکیٹ سے تعلق رکھنے والے ہر کلب، ہر ہوٹل اور ہر جوئے خانے کو تباہ کرنا ہے۔ سینڈیکیٹ سے تعلق رکھنے والے ہر بدمعاش اور ہر غنڈے کی ہڈیاں توڑنی ہیں اور اس پورے سینڈیکیٹ کو مکمل طور پر کچل دینا ہے۔ کسی پر رحم کھانے اور کسی سے ہمدردی کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میکارٹو سینڈیکیٹ کی خاص نشانی اور اس کے بارے میں جو تفصیلات وہ معلوم کر چکا تھا بتا دیں۔

"گڈ شو۔ یہ ہوا نا مشن۔ اب لطف آئے گا مشن مکمل کرنے کا"۔ تنویر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے تمہارے اور میرے راستے الگ ہو جائیں گے اس لئے یہاں سے نکلنے کے بعد تم نے جو کچھ کرنا ہے اپنے طور پر کرنا ہے۔ میں جوزف، جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ اس جیری میکارٹو اور اس کے خاص آدمیوں کو تلاش کروں گا اور پھر ان کی گردنیں توڑوں گا اور ان سے اس فارمولے کے حصول کا کلیو حاصل کروں گا کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس جیری میکارٹو کو اس فیکٹری کے بارے میں علم ہے اور تمہاری ٹیم یہاں سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر کام کرے گی۔ جولیا کی سربراہی میں صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر ہوں گے اور ان کا کام ان جیکولین نامی عورت کو پکڑ کر اس کے

Admin @ www.hibuddiez.com

جولی ہوٹل اور اس کے سیکشن کا خاتمہ ہو گا۔ یہ وہی جولین ہے جس نے دوسری بار راحت جہاں پر انسانیت سوز تشدد کیا تھا۔ اس کا سیکشن علیحدہ ہے اور اس کا مین ہیڈ کوارٹر جولی ہوٹل ہے جبکہ فور سٹارز یعنی صدیقی، نعمانی، چوہان اور خاور، کا علیحدہ گروپ ہو گا اور اس کا انچارج صدیقی ہو گا۔ انہوں نے کاسٹاس میں میکارلو سینڈیکیٹ کے خلاف کام کرنا ہے۔ جولین کے خاتمے کے بعد یہ دونوں گروپ مل جائیں گے اور اگر میں فارغ ہو گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ آملیں گے۔ میرے پاس، جولیا کے پاس اور صدیقی کے پاس زیرو فائیو ٹرانسمیٹر موجود ہوں گے لیکن ہمارے درمیان رابطہ صرف ایمرجنسی کی صورت میں ہو گا ورنہ ہم تینوں اپنا اپنا کام کریں گے۔ اس مشن کے لئے رہائش گاہیں، اسلحہ، کاریں اور دوسرے تمام لوازمات کا بندوبست ہر گروپ کو اپنے طور پر کرنا ہو گا اور اپنے اپنے طور پر کاسٹاس میں داخل ہونا ہو گا اور یہ بھی بتا دوں کہ کاسٹاس میں ہماری تلاش انتہائی سختی سے شروع ہو گئی ہو گی اور وہ لوگ اگر کسی کی طرف سے مشکوک بھی ہوں گے تو پھر پوچھ گچھ کے چکر میں نہیں پڑیں گے بلکہ گولی مار دیں گے اس لئے سب کو پوری طرح محتاط رہنا ہو گا"...... عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا مطلب۔ تم کہاں جا رہے ہو"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"بس تفصیلات ختم۔ اب کام ہو گا اور میں اپنے گروپ کے پاس جا رہا ہوں۔ صفدر اور صدیقی دونوں کے پاس گارنٹڈ چیک بکس موجود ہیں تاکہ اگر رقم کی ضرورت پڑے تو تم ان سے حاصل کر سکو۔ بس یہ سمجھ لو کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن نہیں بلکہ پاکیشیا غیرت سینڈیکیٹ کے رکن ہو۔ اس میکارلو سینڈیکیٹ کو تہس نہس کر کے رکھ دو۔ ان کو بتا دو کہ پاکیشیا کی کسی عورت کی عزت کیا حیثیت رکھتی ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"عمران صاحب اس مشن میں جس قدر جذباتی اور مشتعل نظر آ رہے ہیں اس پر مجھے حیرت ہو رہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ مشن ہی ایسا ہے کیپٹن شکیل۔ میرا خون کھول رہا ہے اور مس جولیا اب خدا کے لئے تم بھی سوچنے سمجھنے کے چکر میں نہ پڑنا"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اچھا مس جولیا اور ساتھیو ہمیں بھی اجازت دو تاکہ ہم اپنا لائحہ عمل طے کر لیں"...... صدیقی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر صدیقی کے ساتھی بھی اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

جولی ہوٹل کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے میں جیکولین اپنے شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر کی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی کہ دفتر کا دروازہ کھلا اور دو آدمی ایک مقامی آدمی کو دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ اس آدمی کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ اس کا چہرہ سوجا ہوا تھا۔ لباس پریشان تھا اور اس کی آنکھوں میں جیسے دھند سی چھائی ہوئی تھی۔

"کون ہے یہ۔ کیا کیا ہے اس نے"...... جیکولین نے اس آدمی کو غور سے دیکھتے ہوئے اپنے آدمیوں سے پوچھا۔

"مادام اس کا نام رچرڈ ہے۔ اس نے ایک گروپ کو اسلحہ سپلائی کیا ہے لیکن ہمیں اطلاع نہیں دی حالانکہ ہم نے سب اسلحہ سپلائی کرنے والوں کو حکم دے رکھا ہے کہ وہ جسے بھی اسلحہ سپلائی کریں ہمیں اطلاع دیں"...... ایک آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ اس نے کسی گروپ کو اسلحہ سپلائی کیا ہے"...... جیکولین نے کرسی سے اٹھ کر اس آدمی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جو سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔

"اس کے گروپ میں ہمارے ایک مخبر نے اطلاع دی ہے لیکن اسے اس وقت علم ہوا جب وہ گروپ اسلحہ لے کر جا چکا تھا"۔ اسی آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... جیکولین نے اس بار اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام رچرڈ ہے مادام۔ میں نے ایک گروپ کو اسلحہ دیا ہے لیکن اس نے آپ کا نام لیا تھا کہ انہیں آپ نے بھیجا ہے"۔ اس آدمی نے جواب دیا تو جیکولین بے اختیار چونک پڑی۔

"میرا نام۔ کیا مطلب۔ تفصیل بتاؤ"...... جیکولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ دو عورتیں اور تین مردوں پر مشتمل ایک گروپ میرے پاس آیا اور انہوں نے اسلحہ خریدنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے ان سے ان کے بارے میں تفصیل پوچھی تو انہوں نے کہا کہ انہیں آپ نے بھیجا ہے۔ میں نے فون پر آپ سے رابطہ کیا تو آپ سے رابطہ تو نہ ہو سکا لیکن چونکہ انہوں نے آپ کا نام لیا تھا اور میری یہ جرأت نہیں تھی کہ آپ کا نام آنے کے بعد میں انکار کر دیتا اس لئے میں نے انہیں ان کا مطلوبہ اسلحہ سپلائی کر دیا اور وہ چلے گئے۔ پھر

Admin @ www.hibuddiez.com

آپ کے یہ دونوں آدمی آئے۔ [illegible] انہوں نے مجھ پر تشدد شروع کر دیا اور اب یہ باندھ کر آپ کے پاس لے آئے ہیں۔ آپ خود بتائیں کہ آپ کا نام لینے والوں کو اگر میں اسلحہ نہ دیتا تو آپ مجھ سے ناراض ہو جاتیں"۔۔۔ رچرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ گروپ مقامی تھا"۔۔۔ جیکولین نے پوچھا۔

"یس مادام"۔۔۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"کس قسم کا اسلحہ خریدا ہے انہوں نے"۔ جیکولین نے پوچھا۔

"سائیلنسر لگے سپیشل مشین پسٹل، زیرو ایکس بلیو مشین گنیں. بلوم میزائل گنیں اور ٹی ایم وائی ٹائپ ڈی چارجر میگا بم"۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"تم نے یہاں کس سے رابطہ کیا تھا"۔ جیکولین نے پوچھا۔

"ہوٹل کے اسسٹنٹ مینجر سے۔ پہلے بھی اسی سے بات ہوتی تھی"۔۔۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"راکسن کو بلاؤ"۔۔۔ جیکولین نے کہا اور مڑ کر واپس میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر سوچ کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ رچرڈ درست کہہ رہا ہے لیکن ایسا کون سا گروپ ہو سکتا ہے جو اس کا نام لے کر اسلحہ حاصل کرے۔ حالانکہ اس کا نام لے کر کسی کو اسلحہ خریدنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ [illegible] اس لئے وہ اب اس بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ راکسن تھا اسسٹنٹ مینجر۔

"یس مادام"۔ راکسن نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"تم سیٹ پر موجود نہیں تھے۔ کیوں"۔ جیکولین نے غراتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ میں تو صبح آٹھ بجے سے مسلسل سیٹ پر موجود رہا ہوں۔ ابھی بھی آپ کا حکم ملنے پر سیٹ سے ہی اٹھ کر آیا ہوں۔ آپ یہ سے عملے کے کسی آدمی سے پوچھ لیں۔ میں تو آج ایک لمحے کے لئے بھی سیٹ سے نہیں اٹھا"۔ راکسن نے کہا۔

"جبکہ یہ رچرڈ کہہ رہا ہے کہ اس نے تمہیں فون کیا تھا لیکن تم سے رابطہ نہ ہو سکا۔ کیوں۔ رچرڈ کس وقت فون کیا تھا تم نے"۔ جیکولین نے کہا۔

"مادام بارہ بجے کا وقت تھا"۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"نہیں مادام۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں سیٹ پر ہی تھا۔ آپ بے شک ایکس چینج سے فون کالز کا ریکارڈ چیک کر لیں"۔۔۔ راکسن نے کہا۔

"ہاں۔ ریکارڈ بھی تو چیک ہو سکتا ہے"۔۔۔ جیکولین نے کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی

Admin @ www.hibuddiez.com

دی۔ یہ اس کی پرسنل سیکرٹری ماریا کی آواز تھی۔

"ماریا۔ ایکس چینج سے معلوم کرو کہ کیا بارہ بجے کے قریب رچرڈ اسلحہ فروش کی کال راکسن کو آئی تھی یا نہیں"۔ مادام نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب بھی وقت ہے رچرڈ۔ سچ بول دو۔ ہمارے پاس تمام کالوں کا باقاعدہ ریکارڈ ہوتا ہے"۔ جیکولین نے سر جھکائے کھڑے ہوئے رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں مادام۔ میں نے دو تین بار آپ کا نمبر ڈائل کیا تھا لیکن دوسری طرف سے رسیور نہیں اٹھایا گیا"۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"یہ غلط کہہ رہا ہے مادام۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"۔ راکسن نے جواب دیا۔ چند لمحوں بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام جیکولین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مادام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام۔ رچرڈ نام کے کسی آدمی کی کال راکسن کے نام نہیں آئی"...... دوسری طرف سے ماریا نے اسی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"معلوم کرو کہ کیا راکسن بارہ بجے کے قریب سیٹ سے اٹھا تھا یا نہیں"...... مادام نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"راکسن تمہارے پاس آخری چانس ہے۔ اگر تم غلط بیانی کر

رہے ہو تو اب بھی بتا دو"...... جیکولین نے غراتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ میری جرأت ہو سکتی ہے کہ میں آپ کے سامنے جھوٹ بولوں"۔ راکسن نے جواب دیا تو جیکولین نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔ چند لمحوں بعد انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو جیکولین نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔ جیکولین نے کہا۔

"مادام۔ راکسن آج صبح سے سیٹ پر موجود رہا ہے۔ اب وہ سیٹ سے اٹھ کر آپ کے آفس میں گیا ہے"...... دوسری طرف سے ماریا نے جواب دیا۔

"اوکے"۔ مادام نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس رچرڈ کو بلیک روم میں لے جاؤ اور اس سے اصل حقیقت اگلواؤ۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے لیکن سن لو اسے مرنا نہیں چاہئے"۔ جیکولین نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں مادام۔ میں درست کہہ رہا ہوں"۔ رچرڈ نے چیختے ہوئے کہا لیکن اسے لے آنے والے دونوں آدمی اسے گھسیٹتے ہوئے دفتر سے باہر لے گئے۔

"تم بھی جاؤ راکسن"...... جیکولین نے راکسن سے کہا تو راکسن سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔ مادام نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے ماریا کی آواز سنائی دی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"جاگر سے بات کراؤ" مادام نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"جاگر بول رہا ہوں مادام" .. دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اسلحہ فروش رچرڈ کو جانتے ہو" مادام نے کہا۔

"یس مادام۔ ہمارے علاقے کا مشہور آدمی ہے" جاگر نے جواب دیا۔

"اس نے آج ایک گروپ کو انتہائی حساس اور خطرناک اسلحہ فروخت کیا ہے۔ یہ گروپ دو عورتوں اور تین مردوں پر مشتمل ہے۔ بقول رچرڈ وہ مقامی تھے اور انہوں نے میرا نام لے کر اسلحہ لیا ہے لیکن وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں نے اسے بلیک روم میں بھجوا دیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اس نے صرف بھاری معاوضے کے لالچ میں خاموشی سے اسلحہ فروخت کر دیا ہو گا جبکہ وہ اس گروپ کو نہیں جانتا ہو گا اس لئے تم اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ دو عورتوں اور تین مردوں کے اس گروپ کو تلاش کریں"...... جیکولین نے کہا۔

"یس مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... جاگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو مادام نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام نے رسیور اٹھالیا۔

"مادام۔ بلیک روم انچارج آرتھر کی کال ہے"...... دوسری طرف سے [illegible] آواز سنائی دی۔

"یس۔ بات کراؤ" مادام نے کہا۔

"مادام۔ میں آرتھر بول رہا ہوں۔ رچرڈ نے زبان کھول دی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ اس گروپ کو نہیں جانتا۔ انہوں نے چونکہ تین گنا معاوضہ دیا تھا اس لئے اس نے اسلحہ فروخت کر دیا۔ ویسے اس کا کہنا ہے کہ اس گروپ نے اس سے آپ کے بارے میں تفصیلات بھی حاصل کی تھیں" آرتھر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ اہم بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں ہم تلاش کر رہے ہیں۔ میں خود آ رہی ہوں" جیکولین نے رسیور رکھ کر وہ اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ بلیک روم میں داخل ہوئی تو وہاں دیوار کے ساتھ زنجیروں سے بندھا ہوا رچرڈ موجود تھا۔ اس کا پورا جسم کوڑوں کی ضربوں سے زخمی ہو رہا تھا۔ اس کی حالت بے حد خستہ تھی۔ مادام جیکولین اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"اسے شراب پلاؤ۔ یہ ہمارے ساتھ تعاون کر رہا ہے"...... مادام نے کہا تو کمرے میں موجود چاروں آدمی حیرت سے اور کن انکھیوں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کیونکہ یہ بات جیکولین کے مزاج کے قطعاً خلاف تھی کہ وہ کسی پر اس طرح مہربان ہو جائے۔ بندھے ہوئے رچرڈ کے چہرے پر بھی جیکولین کے فقرے نے جادو کا اثر کیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اس کی دھندلائی ہوئی آنکھوں میں زندگی کی چمک آ گئی۔

"شش۔ شش۔ شکریہ مادام"...... رچرڈ نے رک رک کر کہا اور مادام نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔ ایک آدمی نے الماری سے شراب کی بوتل اٹھائی، اسے کھولا اور پھر رچرڈ کے قریب آ کر اس نے ایک ہاتھ سے اس کے سر کے بال پکڑ کر اس کا ڈھلکا ہوا سر اوپر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ میں موجود شراب کی بوتل اس نے رچرڈ کے منہ سے لگا دی۔ رچرڈ اس طرح غٹاغٹ شراب پینے لگا جیسے صدیوں سے پیاسا ہو۔ جب آدھی بوتل شراب اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو اس آدمی نے بوتل ہٹائی اور واپس لا کر اسے الماری میں رکھ دیا۔ رچرڈ کے چہرے پر اب چمک آ گئی تھی اور اب اس کا ڈھلکا ہوا شدید زخمی جسم بھی تن سا گیا تھا۔

"دیکھو رچرڈ تم ہمارے علاقے کے آدمی ہو اور ہم تمہاری قدر کرتے ہیں۔ اگر تم پہلے ہی سچ بول دیتے تو تم پر تشدد نہ کیا جاتا۔ اب بھی وقت ہے۔ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو اور اپنا کاروبار جاری رکھنا چاہتے ہو، لپنے بیوی بچوں کو ہلاک نہیں کرانا چاہتے تو میرے سوالوں کے درست جواب دے دو"...... جیکولین نے نرم لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ مادام۔ آپ جو پوچھیں گی میں سچ بتاؤں گا"...... رچرڈ نے جواب دیا تو مادام نے اس سے اسلحہ خریدنے والے گروپ کے حلیئے ان کے قدوقامت حتیٰ کہ ان کے لباسوں کی پوری تفصیلات

معلوم کر لیں اور پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اسے گولی مار دو"...... مادام جیکولین نے مڑ کر ایک آدمی سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر اب انتہائی سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

سیاہ رنگ کی کار کاسٹاس کے نواحی علاقے ناسکم کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ناسکم ایک چھوٹا سا شہر تھا جو پہاڑیوں کے درمیان گھرا ہوا تھا۔ یہاں معدنیات صاف کرنے کی ایک فیکٹری تھی جس کی وجہ سے یہاں چھوٹا سا شہر آباد ہو گیا تھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا جبکہ جوانا اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر عمران ٹائیگر کے ساتھ موجود تھا۔

"ماسٹر آپ نے تو کہا تھا کہ آپ اس جیری میکارنو کے خلاف کام کریں گے لیکن اب آپ اس چھوٹے شہر میں جا رہے ہیں"۔ اچانک جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ یہ جیری میکارنو اس قدر پھیلا ہوا جسم رکھتا ہے کہ کسی چھوٹے سے شہر میں سما ہی نہیں سکتا"...... عمران نے جواب دیا تو ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کے چہرے پر مسکراہٹ

رینگنے لگی۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا ماسٹر۔ لیکن ایسے لوگ تو دارالحکومت میں رہتے ہیں۔ ان چھوٹے نواحی شہروں میں نہیں رہتے" جوانا نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم اس جیری میکارنو سے مل کر کیا کرنا چاہتے ہو" عمران نے دوسرے رخ سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی گردن توڑنا چاہتا ہوں کیونکہ جو کچھ آپ نے اس کے بارے میں بتایا ہے وہ میرے لئے انتہائی حیرت انگیز ہے۔ میں اس جیری میکارنو کو جانتا ہوں۔ میں جب ماسٹر کلرز میں تھا تو اکثر اس سے ملاقات ہوتی رہی تھی لیکن وہ تو عام سا لڑاکا اور گینگسٹر تھا" جوانا نے جواب دیا۔

"تو کیا ہوا۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ بڑے درخت کے نیچے کوئی پودا درخت نہیں بن سکتا۔ وہ پودا ہی رہ جاتا ہے اس لئے جب تک تم موجود تھے وہ پودا ہی رہا۔ پھر تمہاری عدم موجودگی میں اب درخت بن چکا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اسی لئے تو اس سے ملنا چاہتا ہوں تاکہ اسے بتا سکوں کہ وہ چاہے کتنا بڑا درخت کیوں نہ بن جائے میرے لئے وہ پودا تو کیا کچھ بھی نہیں ہے"...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اور اگر اس نے کھلے دل سے تسلیم کر لیا کہ وہ پودا بھی نہیں ہے تو پھر تم کیا کرو گے"...... عمران نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"وہ کیسے تسلیم کر سکتا ہے۔ وہ تو لازماً کہے گا"...... جوانا نے جواب دیا۔

"کیا کہے گا"...... عمران نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ وہ بہت کچھ ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"بہت کچھ تو جوزف بھی ہے۔ ٹائیگر بھی ہے تو کیا تم ان دونوں کی بھی گردنیں توڑ دو گے"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر آپ بس مجھے اس سے ملوا دیں یا پھر مجھے اجازت دے دیں کہ میں اسے تلاش کر لوں"...... جوانا نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"اس سے اس وقت ملیں گے جب باقی طرف سے ناکام ہو جائیں گے۔ میں یہاں جیری میکارٹو پر ریسرچ کرنے نہیں آیا کہ وہ پودا ہے یا درخت ہے۔ سب کچھ ہے یا کچھ نہیں ہے۔ میں یہاں ایک لیبارٹری کی تلاش میں آیا ہوں اور میرا خیال ہے کہ جیری میکارٹو اس لیبارٹری کے بارے میں ضرور جانتا ہو گا لیکن ہو سکتا ہے کہ میرا خیال غلط ثابت ہو اس لئے میں پہلے دوسرے ذریعوں پر کام کر لینا چاہتا ہوں اگر کہیں سے کچھ معلوم نہ ہوا تو پھر میں اس سے بھی مل لوں گا اور تمہیں بھی ملوا دوں گا۔ البتہ ایک بات بتا دوں کہ اس نواحی شہر میں ایک کلب موجود ہے۔ اس کلب کا تعلق بھی میکارٹو سینڈیکیٹ سے ہے اور ہم اس کلب میں جا رہے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ جیری میکارٹو سے نہ سہی اس کے کسی نرسری کے نازک سے پودے سے ملاقات ہو جائے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے

کہا۔

"آپ پہلے اس جیری میکارٹو پر کام کیوں نہیں کرتے"...... جوانا اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"بتایا تو ہے کہ پہلے کنفرم تو ہو جاؤں کہ کیا واقعی جیری میکارٹو اس بارے میں کچھ جانتا بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ اس قدر خفیہ اور سرکاری لیبارٹری کا علم کسی بدمعاش کو کیسے ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ اگر بدمعاش عام دکانداروں اور کارخانے داروں سے بدمعاشی ٹیکس وصول کر سکتے ہیں تو کیا لیبارٹری والوں سے نہیں کر سکتے"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

"اب تمہاری باری ہے جوزف"...... عمران نے چند لمحوں کے بعد جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کس بات کی باس"...... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"سوال کرنے کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کون سا سوال"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جس طرح کے سوال جوانا اور ٹائیگر نے کئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ سوال تو وہ کرے جسے معلوم نہ ہو اور جسے معلوم ہو تو

Admin @ www.hibuddiez.com

"اسے سوال کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔۔۔ جوزف نے بڑے دانشورانہ لہجے میں جواب دیا تو ٹائیگر اور جوانا کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر واقعی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کیا کرنے جا رہا ہوں" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب چونکہ اس نے ہمارے سوالات کے جواب سن لئے ہیں اس لئے اب یہ وہی بات دوہرائے گا" جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جوانا۔ تمہیں باس کو سمجھنے کے لئے ابھی دس بار مزید پیدا ہونا پڑے گا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ باس نے جو کچھ بتایا ہے باس وہی کچھ کرنے جا رہا ہو" جوزف نے اسی طرح فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اور تم کوئی نجومی ہو یا ماہر روحانیات کہ تم ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے ماسٹر کا ذہن پڑھ سکتے ہو"۔۔۔ جوانا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں باس کا غلام ہوں اور غلام کو اپنے آقا کے بارے میں سب کچھ معلوم ہوتا ہے۔ آقا سوچتا بعد میں ہے، غلام کو پہلے علم ہو جاتا ہے ورنہ وہ غلام ہو ہی نہیں سکتا کہ آقا کے سوچنے کے بعد اسے معلوم ہو" جوزف نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تم چونکہ افریقہ میں رہے ہو اس لئے یہ آقا اور غلام والی تھیوری تمہارے ذہن سے نکلتی ہی نہیں ہے" جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ آقا اور غلام کی بحث بعد میں ہوتی رہے گی۔ تم پہلے وہ بات بتاؤ جو میں نے پوچھی ہے" عمران نے کہا۔

"باس۔ آپ نے جو کچھ ٹائیگر اور جوانا کو بتایا ہے وہ اس حد تک درست ہے کہ آپ بلیک کلب کے مینجر رالف سے ملنے جا رہے ہیں کیونکہ جب آپ رالف کے بارے میں فون پر معلومات حاصل کر رہے تھے میں اس وقت باہر دروازے پر موجود تھا لیکن مجھے معلوم ہے کہ آپ رالف سے کیوں ملنے جا رہے ہیں" جوزف نے کہا۔

"ماسٹر نے بتایا تو ہے کہ وہ رالف سے یہ کنفرم کریں گے کہ لیبارٹری کے محل وقوع کا علم جیری میکارٹو کو ہے یا نہیں"۔ جوانا نے کہا۔

"یہ بات باس نے ٹالنے کے لئے کہی ہے جبکہ اصل بات یہ ہے کہ باس رالف سے کسی سائنس دان کے بارے میں تفصیلات پوچھنے جا رہے ہیں"۔۔ جوزف نے جواب دیا تو عمران بھی چونک پڑا۔ ایک بار پھر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ماسٹر نے فون پر اس بارے میں کوئی بات کی ہو گی اس لئے تمہیں معلوم ہے اگر ہم بھی یہ بات چیت سن لیتے تو ہمیں بھی معلوم ہو جاتا ہے"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم باس سے پوچھ لو۔ باس نے ایسی کوئی بات فون پر نہیں کی" ... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی میں نے ایسی کوئی بات فون پر نہیں کی اور نہ اس بارے میں کوئی اشارہ کیا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"تو تمہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ کیا تم نے کسی افریقی جادو سے یہ بات معلوم کر لی ہے" ..... جوانا نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جوزف بے اختیار اس طرح ہنس پڑا جیسے جوانا نے کوئی بچگانہ بات کی ہو۔

"باس۔ دنیا کا واحد آدمی ہے جس پر کوئی افریقی جادو اثر نہیں کر سکتا کیونکہ باس ہر وقت پاک صاف رہتا ہے اور جادو صرف گندے رہنے والوں پر اثر کرتا ہے" .. جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاک صاف تو ہم بھی رہتے ہیں۔ ہم تمہیں گندے نظر آتے ہیں" جوانا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جوزف کا مطلب وضو سے ہے۔ میں واقعی کوشش کرتا ہوں کہ ہر وقت باوضو رہوں۔ بہرحال یہ واقعی میرے لئے بھی انتہائی حیرت کا باعث ہے کہ جوزف نے کیسے یہ بات سمجھ لی جو میں ابھی تک اپنی زبان پر بھی نہیں لایا۔ جوزف مجھے بتاؤ کہ تم نے یہ بات کیسے معلوم کر لی۔ میں خود تمہاری بات سن کر حیران ہو گیا ہوں"۔ عمران نے جوزف کے بولنے سے پہلے بات کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ تو انتہائی معمولی سی بات ہے۔ گو آپ نے رالف کے

بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے کسی سائنس دان کی بات نہیں کی لیکن اس سے پہلے آپ فون پر کسی سے سائنس دان کے بارے میں بات کر رہے تھے اور اس نے آپ کو اس قصبے کا نام بتایا تھا۔ اس کے بعد آپ نے کسی سے رالف اور بلیک کلب کی بات کی اور پھر رالف اور بلیک کلب اسی شہر میں ہے جہاں ہم جا رہے ہیں اور اس شہر کا ہی نام آپ کو بتایا گیا تھا۔ اس سے یہ نتیجہ خود بخود نکل آتا ہے کہ اس سائنس دان کا کوئی نہ کوئی تعلق اس کلب یا رالف سے ہے اور اصل میں وہاں اس سائنس دان کے سلسلے میں ہی آپ جا رہے ہیں۔ ویسے تو کسی سائنس دان کا کسی بدمعاش سے کوئی تعلق نہیں بنتا لیکن شاید یہاں کے سائنس دان بدمعاشوں سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ پہلے بھی لیبارٹری کا تعلق جیری میکارٹو سے نکلا ہے"۔ جوزف نے پوری تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"آج مجھے پہلی بار اندازہ ہو رہا ہے کہ جوزف میں واقعی ایسی صلاحیتیں موجود ہیں جن کی وجہ سے افریقہ کے وچ ڈاکٹر اس پر مہربان رہتے ہیں" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو حیرت ہو رہی ہے باس کہ جوزف بھی اس طرح کی ذہنی صلاحیتوں کا حامل ہے" ...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوزف جنگل کا پرنس ہے کنگ نہیں ہے۔ عقل کنگ کے پاس نہیں ہوتی۔ پرنس کے پاس ہوتی ہے" ...... عمران نے

Admin @ www.hibuddiez.com

مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے"۔ جوانا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ شاید ذہنی طور پر جھلا گیا تھا۔

"باس نے ٹائیگر کے بارے میں بات کی ہے کیونکہ ٹائیگر بہرحال جنگل کا کنگ کہلاتا ہے"۔ جوزف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا جبکہ ٹائیگر کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ عمران کی گہری بات کا واقعی وہ مطلب نہ سمجھ سکا تھا جبکہ جوزف سمجھ گیا تھا۔

"اس کار کا اسٹیئرنگ لکڑی کا تو نہیں ہے اور نہ لکڑی از قسم تو درآمد نہیں کی گئی کہ کار میں بیٹھتے ہی تمہارا ذہن اس قدر تیزی سے کام کرنے لگ گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ جب سے میں نے شراب چھوڑی ہے میرا ذہن کام کرنے لگ گیا ہے لیکن میں اس کا اظہار اس لئے نہیں کرتا کہ آقا کے سامنے عقل کی بات کرنے والا غلام آقا کی نظروں سے گر جاتا ہے"۔ جوزف نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ آج واقعی تمہارا دن ہے۔ تم نے مجھے بھی رگڑ دیا ہے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ماسٹر۔ کیا کہا ہے اس جوزف نے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی بات کا مطلب ہے کہ آقا جو اپنے آپ کو بڑا عقلمند سمجھتا

ہے غلام کی عقلمندانہ باتیں سن کر شرمندہ ہو جاتا ہے اور پھر وہ غلام کو ظاہر ہے لفٹ نہیں کراتا اس لئے عقلمند غلام کو آقا کے سامنے عقلمندی کی باتیں نہیں کرنا چاہئیں"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے ماسٹر۔ یہ آج جوزف کو کیا ہو گیا ہے۔ میں واقعی اسے اس قدر عقلمند نہیں سمجھتا تھا۔ یہ تو فلسفی اور دانشور بنتا جا رہا ہے"۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو کہتے ہیں کہ سوئے ہوئے شیر کو سویا ہی رہنے دینا چاہئے۔ اچھا بھلا خاموش بیٹھا تھا کہ میں نے سوال کر دیا اور اب لینے کے دینے پڑ گئے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اور جوانا دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے جوزف نے کار مین روڈ سے سائیڈ روڈ پر موڑ دی اور پھر تیزی سے اسے آگے بڑھائے لئے چلا گیا۔ یہ سائیڈ روڈ ٹاسکم پر ہی جا کر ختم ہوتی تھی۔ عمران اور ٹائیگر دونوں ایکریمی میک اپ میں تھے جبکہ جوزف اور جوانا دونوں اپنی اصل شکلوں میں تھے۔ تھوڑی دیر بعد ٹاسکم شہر کے آثار شروع ہو گئے اور پھر کار ٹاسکم میں داخل ہو گئی۔ چند لمحوں بعد کار شہر کے وسط میں بنی ہوئی چار منزلہ شاندار عمارت کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو گئی۔ ایک طرف پارکنگ تھی جس میں چار پانچ کاریں موجود تھیں۔ عمارت پر بلیک کلب کا نیون سائن چمک رہا تھا۔ جوزف نے پارکنگ میں کار روکی اور پھر عمران سمیت وہ سب کار سے نیچے اتر

Admin @ www.hibuddiez.com

آئے۔ سب سے آخر میں جوزف نیچے اترا اور اس نے کار لاک کر دی لیکن ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھے تھے کہ ایک طرف سے ایک نوجوان دوڑتا ہوا ان کے قریب آیا۔

"جناب۔ ایک منٹ"...... اس نوجوان نے کہا تو عمران بے اختیار مڑ کر رک گیا۔ اس کے رکتے ہی باقی ساتھی بھی رک گئے۔

"جناب۔ ویری سوری۔ آج کلب بند ہے اور آج کے لئے کسی دوسری کار کو پارکنگ میں ٹھہرانے کی بھی اجازت نہیں ہے"۔ نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"رالف تو موجود ہے کلب میں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ صاحب آہستہ بولیئے۔ آپ کے ساتھ میں بھی مفت میں مارا جاؤں گا۔ اگر چیف رالف کے کانوں تک یہ الفاظ پہنچ گئے تو قیامت برپا ہو جائے گی۔ آپ اجنبی ہیں شاید۔ بہرحال آج کلب میں خصوصی فنکشن ہے اور اس فنکشن میں دارالحکومت سے چیف کے خاص لوگ شامل ہیں اس لئے پبلک کے لئے کلب بند ہے"۔ نوجوان نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو تمہیں کسی نے اطلاع نہیں دی کہ ہم بھی تمہارے چیف کے خاص آدمی ہیں اور دارالحکومت سے آئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ مگر مجھے تو اطلاع نہیں ملی"...... نوجوان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم واقعی تمہارے چیف کے خاص آدمی ہیں"...... عمران نے کہا اور مڑ کر دوبارہ مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ نوجوان چند لمحے خاموش کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ پھر کندھے اچکا کر واپس مڑ گیا۔ مین گیٹ بند تھا البتہ باہر دو لمبے تڑنگے غنڈے کاندھوں پر مشین گنیں لٹکائے کھڑے تھے۔ ان کی نظریں کافی دیر سے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"کلب بند ہے"...... ان میں سے ایک نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب پہنچتے ہی آگے بڑھ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"رالف تو موجود ہے ناں کلب میں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ چیف ہے۔ آج چیف کا خصوصی فنکشن ہے اس لئے پبلک کے لئے کلب بند ہے۔ آپ لوگ واپس جائیں ورنہ"...... اس آدمی نے قدرے دھمکی آمیز لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اور لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم سائیڈ پر جا گرا۔ اس کے منہ پر پڑنے والے جوزف کے زوردار تھپڑ سے ماحول گونج اٹھا تھا۔

"مچھر کی اولاد۔ باس کو دھمکی دے رہے تھے"...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دوسرے آدمی نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھے سے مشین گن اتارنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بھی چیختا ہوا کسی پرندے کی طرح ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے

Admin @ www.hibuddiez.com

فرش پر جا گرا۔ جوانا نے ہاتھ بڑھا کر ... کو ... پھینک دیا تھا۔ نیچے گر کر وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ اچانک تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی نہ صرف تھپڑ کھانے والا جو اب اپنے کاندھے سے مشین گن اتارنے میں مصروف تھا، دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور پھر ساکت ہو گئے۔ یہ فائرنگ ٹائیگر کی طرف سے ہوئی تھی۔

"بے چارے بے موت مارے گئے"..... عمران نے اس طرح افسوس بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے واقعی ان کی موت پر افسوس ہو رہا ہو۔

"ان لوگوں کا یہی علاج ہوتا ہے باس"..... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا کلب کا بند مین گیٹ ایک جھٹکے سے کھلا اور دو لحیم شحیم گینڈے نما آدمی تیزی سے باہر آ گئے۔

"یہ۔ یہ۔ کس نے ان دونوں کو ہلاک کیا ہے۔ یہاں فائرنگ کس نے کی ہے۔ کون ہو تم"..... ان دونوں نے سامنے فرش پر ان دونوں کی خون آلود لاشیں دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رالف سے کہو کہ ناراک سے مائیکل اس سے ملنے آیا ہے۔ جاؤ"..... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

"مائیکل ناراک سے۔ کیا مطلب"..... ان میں سے ایک نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ جاؤ"..... عمران نے پہلے سے زیادہ ... کہا تو وہ ... کر دوڑتے ہوئے واپس چلے گئے۔ شاید یہ عمران کے لہجے کا اثر تھا یا پھر دربانوں کی لاشوں کا کہ وہ مزید کچھ کہے بغیر واپس چلے گئے تھے لیکن اب دروازہ کھلا ہوا تھا۔

"آؤ اور سنو۔ اگر یہ لوگ کوئی حرکت کریں تو مجھے صرف رالف زندہ چاہئے"..... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ دروازہ کراس کر کے وہ ہال میں داخل ہوئے ہی تھے کہ ایک سائیڈ راہداری سے چار افراد دوڑتے ہوئے ہال میں داخل ہوئے اور پھر سامنے موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔ ان میں سے تین کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور ان میں سے دو وہی آدمی تھے جنہوں نے مین گیٹ اندر سے کھولا تھا۔

"کون ہو تم۔ تم نے یہ کیسے جرأت کی کہ بلیک کلب کے آدمیوں پر فائر کھولو"..... سب سے آگے موجود ایک پہلوان نما آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھرے ہوئے تھے۔ وہ خالی ہاتھ تھا۔

"کیا تم رالف ہو"..... عمران نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں ٹونی ہوں۔ چیف رالف کا نمبر ٹو۔ بولو کون ہو تم ورنہ دوسرا سانس نہ لے سکو گے"..... ٹونی نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم ناراک سے

Admin @ www.hibuddiez.com

آئے ہیں۔ میں نے تمہارے چیف رالف سے ملنا ہے۔ باہر موجود تمہارے آدمیوں نے مجھ سے بدتمیزی کی جس کے نتیجے میں وہ اب لاشوں کی صورت میں پڑے نظر آرہے ہیں اور تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے بھی میرا مشورہ یہی ہے کہ تم لوگ اب مزید غصے کا اظہار کرنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ اس دنیا کی رنگینیاں تم سے بھی روٹھ جائیں گی۔ میں دشمن نہیں دوست بن کر آیا ہوں"۔ عمران نے انتہائی ٹھہرے ہوئے اور انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ چیف تمہارا ملازم ہے کہ تم منہ اٹھائے چلے آؤ گے اور وہ تمہیں ملنے پر تیار ہو جائے گا۔ جاؤ دفع ہو جاؤ۔ تم چونکہ اجنبی ہو اس لئے میں تمہاری زندگیاں تمہیں بخشتا ہوں"۔ ٹونی نے پہلے سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی۔ ہم واپس چلے جاتے ہیں۔ ویسے اتنا تو بتا دو کہ رالف ہے کہاں"...... عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے ٹونی اس پر چیخنے کی بجائے اس سے بڑے دوستانہ انداز میں بات کر رہا ہو۔

"چیف نیچے اپنے آفس میں ہے۔ وہاں اہم میٹنگ ہو رہی ہے فنکشن کے سلسلے میں"...... ٹونی نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"تم رالف کے نمبر ٹو ہو جبکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ رالف کا سالا بہت بڑا سائنس دان ہے۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے"...... عمران نے

کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر مرفی بہت بڑا سائنس دان ہے اور وہ چیف کا سالا ہے۔ مگر تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو"...... ٹونی نے کہا۔

"بس انٹرویو ختم۔ اب تم آرام کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ٹونی کے دائیں ہاتھ پر کھڑے ہوئے تینوں مسلح افراد چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے۔ پھر اس سے پہلے کہ ٹونی سنبھلتا عمران کا بازو گھوما اور ٹونی چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔

"اسے اٹھا کر لے چلو جوانا۔ اب یہ ہمیں رالف تک لے جائے گا"...... عمران نے کہا تو جوانا بھوکے عقاب کی طرح فرش سے تیزی سے اٹھتے ہوئے ٹونی پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے ٹونی اس کے ہاتھ میں جکڑا ہوا فضا میں بے بسی سے ہاتھ پیر مار رہا تھا۔ اس سے پہلے ٹونی نے جوانا کے سینے پر ٹانگیں مارنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کی ٹانگیں پوری طرح حرکت میں آنے سے پہلے ہی بے جان ہو کر ہوا میں لٹک گئیں کیونکہ جوانا نے اس کی گردن پر دباؤ بڑھا دیا تھا۔

"ٹائیگر۔ تم یہیں رکو گے۔ جو نظر آئے بے دریغ گولی سے اڑا دینا"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے جوانا نے ٹونی کو فرش پر کھڑا کر دیا۔ وہ اس کی جیب میں موجود مشین پسٹل نکال چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی گردن سے ہاتھ ہٹا دیا تھا۔ ٹونی پہلے تو لڑکھڑایا پھر

Admin @ www.hibuddiez.com

اس کے دونوں ہاتھ اس کے گلے پر پہنچ گئے اور وہ تیزی سے اپنی گردن مسلنے لگا۔

"تمہاری یہ موٹی گردن ایک لمحے میں کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ سکتی ہے۔ سمجھے۔ میرا نام جوانا ہے جوانا۔ اب شرافت سے چلو اور ہمیں رالف تک لے چلو"...... جوانا نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے واپس راہداری کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا اور وہ پہلوان نما ٹونی دو قدم دوڑتا ہوا آگے بڑھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کے پیچھے تھا۔

"بھاگنے کی کوشش کی تو گولی مار دوں گا"...... عمران نے کہا تو ٹونی ٹھٹھک کر آہستہ چلنے لگا۔ وہ واقعی بھاگنے کا موڈ بنا رہا تھا اور عمران نے اس کا موڈ بھانپ کر ہی اسے دھمکی دی تھی۔

برآمدے سے گزر کر وہ ایک تنگ سی راہداری سے ہوتے ہوئے ایک بڑے ہال میں داخل ہوئے لیکن ٹونی جیسے ہی ہال میں داخل ہوا وہ یکلخت اچھل کر ایک ستون کی اوٹ میں ہونے لگا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خطرے کے الفاظ بھی چیخ کر کہہ ڈالے۔ ہال میں اس وقت صرف چار پانچ پہلوان نما غنڈے موجود تھے جن کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ ٹونی نے جیسے ہی خطرے کے الفاظ کہے ان غنڈوں نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھوں سے مشین گنیں اتارنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے مشین پسٹل چلنے کی آواز کے ساتھ ہی وہ چاروں یکلخت چیختے ہوئے اچھل کر پیچھے کی

طرف گرے جبکہ جوانا نے ستون کی اوٹ میں جاتے ہوئے ٹونی کو دیکھ کر بازو گھمایا اور ٹونی چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر سائیڈ میں جا گرا۔ فائرنگ جوزف نے کی تھی۔

"اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوانا بھوکے عقاب کی طرح اچھلتے ہوئے ٹونی پر جھپٹا اور دوسرے لمحے ہال ٹونی کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے اپنی ایک انگلی کسی نیزے کی طرح اس کی آنکھ میں مار دی تھی۔

"اب اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو تمہارا حشر عبرتناک ہو گا۔ چلو آگے۔ ہم نے بہرحال رالف تک پہنچنا ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا جبکہ ٹونی اب جوانا کے ہاتھوں میں اٹھا فضا میں تڑپ رہا تھا۔ اس کی ایک آنکھ سے خون اور مواد بہہ کر اس کی گردن تک پہنچ چکا تھا جبکہ دوسری آنکھ تکلیف کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو چکی تھی۔ ٹونی کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"مم۔ مم۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں اب کچھ نہیں کروں گا"...... ٹونی نے بھیک مانگنے والوں جیسے لہجے میں اور گھٹے گھٹے انداز میں کہا تو جوانا نے اس کی گردن چھوڑ دی اور ٹونی اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔

"جلدی چلو"...... عمران نے کہا تو ٹونی اپنا ایک ہاتھ اپنی ضائع شدہ آنکھ پر رکھے سائیڈ راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سائیڈ

Admin @ www.hibuddiez.com

راہداری کے آخر میں دیوار تھی جس کے سامنے پہنچ کر ٹونی رک گیا۔ اس نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی۔ اب نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔

"میں اس دروازے تک جا سکتا ہوں۔ اسے اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے"...... ٹونی نے سیڑھیاں اتر کر دروازے کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔

"کھولو اسے ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ٹونی کا جسم یکلخت کانپ سا گیا۔ وہ اب کسی معصوم بچے کی طرح خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا حالانکہ جسمانی لحاظ سے وہ پہلوان تھا اور شروع میں اس کی گفتگو ایسی تھی جیسے وہ ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہو لیکن اپنی ایک آنکھ نکلوانے اور اپنے ساتھیوں کی بے دریغ موت کو دیکھ کر وہ اب پوری طرح بھیڑ بن چکا تھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے۔ وہ مجھے مار ڈالیں گے"...... ٹونی نے رک رک کر کہا۔

"اس سے پہلے تم ہمارے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔ کھلواؤ اسے۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ٹونی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہاتھ اٹھایا اور دروازے پر مخصوص انداز میں تین بار دستک دی۔ چند لمحوں بعد دروازے کے درمیان ایک چھوٹی سی کھڑکی کھلی۔

"کون ہے"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ٹونی۔ راگر دروازہ کھولو۔ چیف کے مہمان آئے ہیں"۔ ٹونی نے کہا۔ اس نے ایک ہاتھ ابھی تک اپنی ختم ہو جانے والی آنکھ پر رکھا ہوا تھا۔

"چیف کے مہمان۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم دروازہ کھولو۔ چیف کے خاص مہمان ہیں"...... ٹونی نے کہا تو کھڑکی بند ہو گئی۔

"اب آپ جانیں اور آپ کا کام"...... ٹونی نے کھڑکی کے بند ہوتے ہی کہا اور اسی لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھل گیا۔ جوانا ٹونی کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جس میں جوئے کی میزیں موجود تھیں لیکن اس وقت وہاں کوئی جوا وغیرہ نہ ہو رہا تھا البتہ وہاں مشین گنوں سے مسلح دو آدمی موجود تھے جو دروازے سے تھوڑا سا ہٹ کر سامنے کھڑے تھے۔ ٹونی کے پیچھے جوانا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے عمران اور عمران کے پیچھے جوزف اندر داخل ہوا۔

"یہ تمہیں کیا ہوا ٹونی۔ یہ کون ہیں"...... ایک مشین گن بردار نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ ٹونی اس کی بات کا جواب دیتا عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اپنی مخصوص آواز میں بول پڑا اور دوسرے لمحے وہ دونوں مسلح افراد چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور فرش پر اس طرح پھڑکنے لگے جیسے ذبح ہوتی ہوئی بکری پھڑکتی ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"کہاں ہے رالف۔ بتاؤ"...... عمران نے ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا جس کا جسم اب باقاعدہ کانپ رہا تھا۔

"ادھر۔ ادھر۔ اپنے خصوصی آفس میں۔ ادھر" ٹونی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور ایک طرف تنگ سی راہداری کی طرف اشارہ کیا۔

"کیا اس کا آفس ساؤنڈ پروف ہے" عمران نے کہا۔

"ہاں۔یہاں کا ہر حصہ علیحدہ علیحدہ ساؤنڈ پروف ہے تاکہ ایک حصے کی آواز دوسرے حصے میں سنائی نہ دے سکے" ٹونی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو آگے بڑھو" عمران نے کہا تو ٹونی اس تنگ سی راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔

"جوزف تم یہیں رکو گے۔ہو سکتا ہے کہ اس راستے سے کوئی اچانک آجائے۔ میں اور جوانا اس رالف سے ملیں گے" عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہیں رک گیا۔

عمران اور جوانا ٹونی کی رہنمائی میں اس تنگ سی راہداری سے گزر کر آگے بڑھنے لگے۔راہداری کے اختتام پر ایک فولادی دروازہ تھا جو بند تھا۔دروازے کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

"اب میں مزید کچھ نہیں کر سکتا"...... ٹونی نے دروازے کے سامنے ٹھہر کر انتہائی بے بسی سے کہا اور عمران نے محسوس کر لیا کہ وہ واقعی سچ کہہ رہا ہے۔

"اندر کتنے افراد ہیں" عمران نے پوچھا۔

"آٹھ ہیں" ٹونی نے جواب دیا۔

"رالف کا حلیہ بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ٹونی نے حلیہ بتا دیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور ٹونی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اس کی لاش ایک طرف کر دو"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا نے جھک کر ٹونی کی لاش کا بازو پکڑا اور اسے اس طرح پیچھے کی طرف اچھال دیا جیسے وہ کوئی انتہائی مکروہ چیز ہو۔ دروازے کی حالت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔

"سنو۔ اب ہم نے اسے کھلوانا ہے اور پھر اندر داخل ہوتے ہی فائر کھول دینا ہے۔ مجھے صرف رالف زندہ چاہئے۔اس کا حلیہ تم نے ٹونی کی زبان سے سن لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر دروازے پر زوردار لات ماری تو بھاری دروازہ کھڑکھڑا کر رہ گیا۔جوانا تین قدم پیچھے ہٹا اور پھر اس نے دوڑ کر پوری قوت سے اپنا کاندھا دروازے پر مارا تو دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔اس کے ساتھ ہی جوانا اندر داخل ہوا اور پھر کمرہ مشین پسٹل کے مسلسل

Admin @ www.hibuddiez.com

دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا جبکہ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں اس وقت اندر داخل ہوا جب یہ فائرنگ رک گئی۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کے درمیان ایک بیضوی میز تھی اور میز کے سامنے دروازے کی مخالف سمت میں ایک دیو قامت آدمی اس طرح کھڑا تھا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی لگا کر اسے مجسمے میں تبدیل کر دیا ہو جبکہ میز کی سائیڈوں میں کرسیوں سمیت چھ آدمی نیچے گرے ہوئے تھے جن میں سے کئی ابھی تک پھڑک رہے تھے۔ ایک آدمی دروازے کے قریب گرا ہوا تھا۔ وہ ساکت تھا۔ ظاہر ہے وہ دروازے پر جوانا کی لات لگنے کا دھماکہ سن کر دروازے کی طرف رہا ہو گا۔ جوانا بجلی کی سی تیزی سے اس مجسمہ بنے آدمی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"اگر تم نے معمولی سی بھی حرکت کی تو"...... جوانا نے اس کے قریب جا کر رکتے ہوئے کہا۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ تم نے کیا کیا۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے ہو"...... اس آدمی نے یکلخت جھٹکا کھاتے ہوئے کہا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا اعصابی نظام جو جام ہو گیا تھا جوانا کی آواز سن کر حرکت میں آ گیا ہو۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہارا نام رالف ہے اور ڈاکٹر مرفی تمہارا سالا ہے"...... عمران نے قریب جا کر کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو"...... رالف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات آہستہ آہستہ پھیلتے جا رہے تھے۔ ظاہر ہے وہ اس خوفناک اعصابی جھٹکے کی شدت سے نکل کر نارمل ہوتا جا رہا تھا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے اور یہ بھی سن لو کہ باہر تمہارے کلب کے سب افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور باہر ہمارے آدمی موجود ہیں اور یہ بھی سن لو رالف کہ مجھے تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ مجھے صرف تم سے چند معلومات چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم نے میرے کلب کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور اب تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو"...... رالف نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں لٹکے ہوئے بازو اس قدر تیزی سے حرکت میں آئے کہ شاید بجلی کی رفتار بھی اس قدر تیز نہ ہو گی۔ دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھوں میں ایک ایک ریوالور نظر آنے لگا لیکن اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر مشین پسٹل کے دھماکے ہوئے اور اس بار رالف چیختا ہوا اچھل کر عقب میں موجود اونچی نشست کی کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت پیچھے الٹ گیا۔ اس کا نچلا جسم کرسی کے گرنے سے ہوا میں گھوم کر اس کے عقب میں گیا اور پھر رالف الٹی قلابازی کھا کر سیدھا ہوا لیکن اس سے پوری طرح کھڑا نہ ہوا جا رہا تھا اور پھر وہ دھڑام سے کرسی کی

Admin @ www.hibuddiez.com

سائیڈ میں فرش پر جا گرا۔ اس کی دونوں کلائیوں سے خون نکل رہا تھا۔ جوانا کی گولیاں ٹھیک اس کی دونوں کلائیوں پر پڑی تھیں اور اس کے دونوں ہاتھوں میں موجود ریوالور اڑ کر دور جا گرے اور اس کے ساتھ ہی جوانا نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ رالف نے سیدھا ہوتے ہی دونوں بازوؤں کو گھمایا۔ وہ جوانا کی سائیڈوں پر ضربات لگانا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے کہ اس کے ہاتھ جوانا کی سائیڈوں تک پہنچتے جوانا نے اپنے اس ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا جس سے اس نے رالف کی گردن پکڑی ہوئی تھی۔ رالف کے دونوں بازو بالکل اسی طرح لٹک گئے جیسے اچانک اس کے جسم سے روح نکل گئی ہو۔ اس کا باقی جسم بھی ڈھیلا پڑ گیا اور ٹانگیں بھی خم دار ہو گئیں۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہونا شروع ہو گیا تھا۔

"اسے کرسی پر بٹھا دو جوانا۔ ہمارے پاس کھیل تماشے کا وقت نہیں ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جوانا نے جھٹکا دے کر ایک سائیڈ پر پڑی کرسی پر رالف کو اچھال دیا۔

"اب اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ دو۔ اسے حرکت نہیں کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا تو جوانا بجلی کی سی تیزی سے کرسی کے عقب میں ہو گیا اور اس نے رالف کے کاندھوں پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے لیکن رالف اسی طرح ڈھیلے انداز میں جھکا بیٹھا تھا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کی نال رالف کی پیشانی پر

دونوں آنکھوں کے درمیان رکھ دی۔

"سنو۔ اگر تم نے میرے سوالوں کے درست جواب دے دیئے تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے ورنہ میں صرف تین تک گنوں گا پھر تمہاری کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گی"۔ عمران کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

"م۔ م۔ میں بتا دیتا ہوں۔ ب۔ ب۔ بتا دیتا ہوں۔ م۔ م۔ مجھے مت مارو"...... اس بار رالف کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے اور عمران اس کی وجہ بھی سمجھتا تھا کہ غنڈے اور بدمعاش جب کسی سے ذہنی طور پر مرعوب ہو جائیں تو پھر ان سے زیادہ بزدل کوئی نہیں ہوتا اور عمران اور جوانا کی مسلسل اور تیز حرکتوں کی وجہ سے رالف اب ذہنی طور پر عمران اور جوانا سے مرعوب ہو چکا تھا اس لئے اب اس کی حالت کسی معصوم بچے جیسی ہو رہی تھی جو خوفناک عفریتوں میں گھر گیا ہو۔

"سائنس دان ڈاکٹر مرفی تمہارا سالا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ میرا سالا تھا لیکن اب نہیں کیونکہ میں نے اس کی بہن مارتھا کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ اس نے میری توہین کی تھی"...... رالف نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر مرفی کہاں کام کرتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ایک طیارہ ساز کمپنی ہے آسٹروجن کمپنی۔ وہ وہاں کام کرتا ہے"...... رالف نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر یکلخت چمک سی ابھر آئی۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کمپنی کہاں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں کبھی وہاں نہیں گیا۔ مرفی خود مارتھا سے ملنے یہاں آتا رہتا تھا۔ مجھے اس سے کبھی کوئی دلچسپی نہیں رہی"۔ رالف نے جواب دیا۔

"تمہیں اس کا فون نمبر تو معلوم ہوگا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا فون نمبر مجھے معلوم ہے"۔ رالف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"کیا یہ نمبر کاسٹاس کا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران مڑا اور اس نے میز پر پڑا ہوا فون سیٹ اٹھایا اور جہاں رالف کی کرسی تھی اسے لا کر اس نے رالف کی کرسی کے ساتھ تپائی پر رکھ دیا۔ جوانا رالف کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھے خاموش کھڑا تھا۔

"میں مرفی کو کال کر رہا ہوں۔ تم نے اس سے بات کرنی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں کیا بات کروں۔ وہ تو مجھ سے بات بھی نہیں کرتا۔ اس نے میرا نام سن کر کال ہی اٹنڈ نہیں کرنی"...... رالف نے کہا۔

"تم اسے پیغام دو کہ اس کی بہن مارتھا زندہ ہے۔ تم نے صرف اسے کہیں چھپا دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہ مارتھا کی لاش خود اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہے"...... رالف نے کہا۔

"بہرحال اس سے بات کرو۔ جس طرح بھی کرو ورنہ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں صرف اس کی آواز سننا چاہتا ہوں تاکہ فون نمبر کنفرم ہو جائے"...... عمران نے کہا تو رالف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو رالف نے بتائے تھے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے رسیور رالف کے ہاتھ میں دے دیا۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں ناکسم سے رالف بول رہا ہوں۔ بلیک کلب کا چیف رالف۔ میں نے اپنے سالے ڈاکٹر مرفی سے بات کرنی ہے"۔ رالف نے کہا۔

"آپ اپنا نمبر بتا دیں۔ ڈاکٹر مرفی اس نمبر پر فون کر لیں گے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ نہیں کرے گا کیونکہ وہ اپنی بہن کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہے۔ میں نے اس سے اس کے فائدے کی انتہائی اہم بات کرنی ہے اس لئے آپ میری اس سے بات کرا دیں"...... رالف نے کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ہیلو۔ ڈاکٹر مرنی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"رالف بول رہا ہوں مرنی۔ بلیک کلب سے"... رالف نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم نے کیوں فون کیا ہے۔ میرا اب تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مارتھا نے تم سے شادی کی حماقت کی تھی اور مارتھا نے اس کا نتیجہ بھی پا لیا۔ آئندہ مجھے کال نہ کرنا"۔ دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رالف کے ہاتھ سے رسیور لیا اور اسے کریڈل پر رکھ دیا۔

"آؤ جوانا۔ اب ہمارا یہاں کوئی کام نہیں رہا" عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا تیزی سے رالف کی کرسی کی سائیڈ سے ہٹ گیا۔ اسی لمحے عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے گولیاں نکلنا شروع ہو گئیں اور رالف کے منہ سے یکلخت بھیانک چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت الٹ کر پیچھے گرا اور چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جوانا اس کے پیچھے تھا۔

جولیا اپنے گروپ کے ساتھ ایک چھوٹی سی رہائشی کوٹھی میں موجود تھی۔ اس نے یہ کوٹھی نقد رقم بطور ضمانت دے کر ایک پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے حاصل کی تھی۔ اس میں کار بھی موجود تھی جبکہ اسلحہ انہوں نے یہاں کے ایک مشہور اسلحہ ڈیلر رچرڈ سے حاصل کر لیا تھا۔ رچرڈ کے بارے میں انہیں ایک ہوٹل کے ویٹر نے ٹپ دی تھی۔ رچرڈ نے پہلے تو اسلحہ فروخت کرنے سے یکسر انکار کر دیا تھا کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ جس ٹائپ کا اسلحہ وہ مانگ رہے ہیں ویسا اسلحہ وہ مادام جیکولین کی اجازت کے بغیر فروخت نہیں کر سکتا لیکن جب جولیا نے اسے تین گنا رقم کی آفر کر دی تو وہ اسلحہ فروخت کرنے پر آمادہ ہو گیا اور اس طرح جولیا نے اپنے مطلب کا اسلحہ خرید لیا تھا اور اس وقت وہ اس رہائشی کوٹھی میں ایک دوسرے کا میک اپ کرنے میں مصروف تھے تاکہ رچرڈ کے ذریعے ان کی شناخت نہ ہو

Admin @ www.hibuddiez.com

سکے۔

"آپ خواہ مخواہ کے چکروں میں پڑ گئی ہیں مس جولیا۔ اسلحہ ہمارے پاس ہے۔ چل کر اس جولی ہوٹل کو میزائلوں سے اڑا دیتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"جیکولین کو میں زندہ پکڑنا چاہتی ہوں صفدر۔ وہ اس میکارنو سینڈیکیٹ کی اہم عورت ہے۔ اس سے اس سینڈیکیٹ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنی ہیں۔ یہ سینڈیکیٹ صرف ایک عورت یا اس کے چند ساتھیوں پر ہی مشتمل نہ ہوگا"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہمیں بہرحال تیز ترین کارروائی کرنی ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"معلومات وہیں سے مل جائیں گی مس جولیا۔ آپ جس انداز میں کارروائی کرنا چاہتی ہیں اس سے الٹا ہمیں نقصان ہوگا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا سمیت سب چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ یہاں سے ہم نے انتہائی حساس اسلحہ خریدا ہے اور ہمارے بارے میں معلومات یقیناً اس مادام جیکولین تک پہنچ چکی ہوں گی کیونکہ اس کا اس پورے علاقے پر ہولڈ ہے اس لئے اگر ہم نے وہاں پہنچ کر ڈھیلی ڈھالی کارروائی کی تو یہ غنڈے اور بدمعاش

ہمیں ایک جیسے [illegible] ہمیں بہرحال ان کی سطح پر اتر کر ان کے خلاف کارروائی کرنا ہوگی۔ تب ہی ہمارا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ باقی رہی معلومات تو ایسے غنڈوں کے بارے میں معلومات کسی بھی ہوٹل یا کلب کے ویٹر سے حاصل کی جا سکتی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم بس وہاں پہنچیں اور پورے ہوٹل کو اڑا دیں۔ میزائلوں سے تباہ کر دیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ کس نے یہ کارروائی کی ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو ظاہر بھی کرنا ہوگا تاکہ یہاں رہنے والے سب کو معلوم ہو سکے کہ میکارنو سینڈیکیٹ کے خلاف کام کون کر رہا ہے۔ اس طرح اس سینڈیکیٹ کے دوسرے اڈوں پر بھی ہماری دہشت پھیل جائے گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم بھی باقاعدہ کوئی سینڈیکیٹ بنائیں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب خود ہی اس سینڈیکیٹ کا اعلان کر گئے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے اس کا نام غیرت سینڈیکیٹ رکھا ہے"...... کیپٹن

Admin @ www.hibuddiez.com

شکیل نے کہا تو سب بے اختیار [illegible]
تھا کہ عمران نے اپنی جذباتی تقریر میں واقعی غیرت سینڈیکیٹ کے الفاظ ادا کئے تھے۔

"نہیں۔ یہ لفظ یہاں کے لوگوں کی سمجھ میں ہی نہیں آئے گا۔" صفدر نے کہا۔

"پاکیشیائی سینڈیکیٹ رکھ لیتے ہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ملک کی شان کے خلاف ہے کہ اس کے نام پر بدمعاشوں اور غنڈوں کے سینڈیکیٹ کا نام رکھا جائے۔ البتہ اس کا نام ڈائریکٹ ایکشن سینڈیکیٹ رکھا جا سکتا ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام ڈیتھ سینڈیکیٹ رکھ دو"۔۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ عام سا نام ہے۔ ہمارے شایان شان نہیں ہے"۔ اس بار جولیا نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"بات تو وہیں آ گئی کہ ہم یہاں بیٹھے سینڈیکیٹ کا نام منتخب کرتے رہ جائیں گے۔ ہمیں حرکت میں آنا چاہئے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ ایکشن سینڈیکیٹ ٹھیک ہے البتہ ہم نے اس مادام جیکولین کو زندہ پکڑنا ہے۔ اس سے ہم نے اس جیری میکارٹو کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ

[illegible] بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے اسے چونک کر اچھلتے ہوئے دیکھا تو صفدر نے منہ پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا کہا اور خود تیزی سے لیکن محتاط قدموں سے دروازے کی طرف گیا۔ سب ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے تھے۔ صفدر دروازے سے باہر نکل گیا تھا لیکن وہ سب خاموش کھڑے رہے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آیا تو وہ سب یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ صفدر کے کاندھے پر ایک آدمی لدا ہوا تھا۔

"باہر چار آدمی موجود ہیں۔ یہ پھاٹک پر چڑھ کر اندر کودا تھا اور برآمدے تک پہنچ چکا تھا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ چار ساتھی ہیں"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں اسے بے ہوش کر کے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کی طرف گیا اور پھر میں نے جھری سے کوٹھی کے سامنے ہی چار افراد کو کھڑے دیکھا۔ ان کے لباس اس آدمی کی طرح کے ہی ہیں"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے اس آدمی کو فرش پر لٹاتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ عقبی طرف سے جاؤ اور ان چاروں کو اندر لے آؤ اور مزید چیکنگ بھی کر لو"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اندر لے آنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہیں گردنیں توڑ کر پھینک دیتے ہیں۔ جو کچھ پوچھنا ہے اس سے پوچھ لو"۔۔۔۔۔۔ تنویر نے جواب

Admin @ www.hibuddiez.com

دیا۔

"چلو ایسا کر لو۔ ورنہ انہیں اٹھا کر اندر لے آتے ہوئے اس کالونی کا کوئی نہ کوئی آدمی دیکھ لے گا"...... جولیا نے کہا تو تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل باہر نکل گئے جبکہ صالحہ وہیں جولیا کے ساتھ ہی کھڑی رہی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ صالحہ تاکہ اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے"۔ جولیا نے صالحہ سے کہا۔

"یہاں سے اس کی چیخیں باہر سڑک پر پہنچ جائیں گی اور کسی نے اگر پولیس کو فون کر دیا تو پولیس ایک لمحے میں یہاں پہنچ جائے گی۔ اسے گھسیٹ کر نیچے تہہ خانے میں لے چلتے ہیں۔ وہاں کرسیاں بھی ہیں اور رسیاں بھی۔ وہاں اطمینان سے پوچھ گچھ ہو جائے گی"۔ صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ چلو ہم مل کر اسے گھسیٹ کر لے چلیں۔ خاصا وزنی آدمی ہے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے جھک کر اس آدمی کے بازو پکڑے اور اسے گھسیٹتی ہوئی اس جگہ لے گئیں جہاں تہہ خانے کا دروازہ تھا۔ جولیا نے فرش پر پیر مار کر راستہ کھولا اور ایک بار پھر وہ اسے گھسیٹ کر اندر تہہ خانے میں لے گئیں۔ چند لمحوں بعد ہی ان دونوں نے مل کر اس آدمی کو ایک کرسی پر رسی سے باندھ دیا۔

"اب تم اوپر جاؤ ورنہ ساتھی پریشان ہوں گے۔ میں اس سے

پوچھ گچھ کر لوں"...... جولیا نے صالحہ سے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی واپس تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ جولیا نے دونوں ہاتھ اس آدمی کی ناک اور منہ پر رکھ کر انہیں دبا دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے اٹھنا تو ایک طرف وہ پوری طرح حرکت بھی نہ کر سکا اور اس کا جسم صرف کسمسا کر رہ گیا۔ البتہ اس کی آنکھیں اب سامنے کھڑی جولیا پر جمی ہوئی تھیں اور چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام جگیر ہے۔ تم کون ہو"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کوٹھی کے اندر پھاٹک کے اوپر سے کود کر کیوں آ رہے تھے"...... جولیا نے کہا تو جولیا کی بات سن کر اس بار وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو نہیں ہو۔ جنہوں نے

Admin @ www.hibuddiez.com

رچرڈ سے اسلحہ خریدا تھا۔ اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ آئزک کا آئیڈیا درست تھا"...... جیگر نے جولیا کی بات کا جواب دینے کی بجائے لاشعوری انداز میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"آئزک کون ہے"...... جولیا نے پوچھا تو جیگر اس انداز میں چونک پڑا جیسے وہ اچانک لاشعوری کیفیت سے نکل کر شعور کی دنیا میں داخل ہو گیا ہو۔

"تم۔ تمہارے ساتھی کہاں ہیں۔ کیا تم اکیلی ہو یہاں"...... جیگر نے کہا۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آئزک مخبری کرنے والے ایک گروپ کا چیف ہے۔ اس نے کار کا سراغ لگایا اور پھر اس نے یہ معلوم کر لیا کہ وہ کار جس پر رچرڈ سے خریدا ہوا اسلحہ رکھا گیا تھا اس کوٹھی میں موجود ہے۔ ہم یہاں پہنچ گئے۔ ہم نے کار کو چیک کر لیا پھر میں نے کال بیل کا بٹن پریس کیا لیکن کال بیل نہ بجی تو میں سمجھا کہ کوٹھی خالی ہے اس لئے میں پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ پھر میں ابھی برآمدے تک ہی پہنچا تھا کہ اچانک کوئی آدمی مجھ پر ٹوٹ پڑا اور میں بے ہوش ہو گیا۔ اب مجھے ہوش آیا ہے"...... اس بار جیگر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق جولی ہوٹل سے ہے"...... جولیا نے پوچھا تو جیگر چونک پڑا۔

"ہاں۔ میں مادام جیکولین کا غلام ہوں"...... جیگر نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں جیکولین نے ہماری تلاش پر لگایا تھا"...... جولیا نے پوچھا۔

"مادام جیکولین تو مالک ہے۔ وہ خود براہ راست احکامات نہیں دیا کرتی۔ اس کے ماتحت احکامات دیا کرتے ہیں۔ ہمارے گروپ کا چیف مارٹن ہے۔ مارٹن کلب کا مالک ہے اور مادام جیکولین کا نمبر ٹو ہے اور اس پورے علاقے کا سب سے بڑا غنڈہ ہے۔ اس کا نام سن کر لوگ دہشت اور خوف سے بے ہوش ہو جاتے ہیں"...... جیگر نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"کیا جیکولین جولی ہوٹل میں رہتی ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"مادام جیکولین جولی ہوٹل کی مالک ضرور ہے لیکن وہاں رہتی نہیں ہے۔ وہ صرف چند گنے چنے ماتحتوں کے سامنے آتی ہے ورنہ کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں رہتی ہے"...... جیگر نے جواب دیا۔

"مارٹن کے سامنے تو آتی ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ باس مارٹن تو اس کا نمبر ٹو ہے"...... جیگر نے جواب دیا۔

"مارٹن کو تو معلوم ہو گا کہ جیکولین کہاں رہتی ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

جیگر نے جواب دیا۔

"ہاں۔ ضرور ہو گا"......

"کیا تم نے کبھی جیکولین کو دیکھا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہم جیسے چھوٹے لوگ بھلا اسے کیسے دیکھ سکتے ہیں۔ ہمارے لئے تو اس کا نام ہی کافی ہے"...... جیگر نے مرعوبیت سے پر لہجے میں کہا۔

"یہ مارٹن کلب کہاں ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"راگسون روڈ پر"...... جیگر نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر"...... جولیا نے پوچھا تو جیگر نے ایک فون نمبر بتا دیا۔ اسی لمحے صالحہ اندر داخل ہوئی۔

"کیا ہوا اس کے ساتھیوں کا"...... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ان کی گردنیں توڑ کر انہیں کوٹھی کے عقب میں موجود اونچی جھاڑیوں میں پھینک دیا گیا ہے"...... صالحہ نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو تم۔ کس کے ساتھیوں کی بات کر رہی ہو"۔ جیگر نے چونک کر پوچھا۔

"تمہارے ان چاروں ساتھیوں کی جو ہماری کوٹھی کے باہر موجود تھے"...... جولیا نے مڑ کر جیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ وہ تو۔ نہیں۔ تم جھوٹ بول رہی ہو"۔ جیگر نے کہا۔

[illegible] کرے گا"...... جولیا نے صالحہ سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کچھ بتایا بھی ہے اس نے"...... صالحہ نے پوچھا۔

"ہاں آؤ"...... جولیا نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں اوپر والے کمرے میں پہنچیں تو باقی ساتھی وہاں موجود تھے۔

"تنویر تم تہہ خانے میں جا کر اس آدمی کی گردن توڑ دو۔ یہ گنجان علاقہ ہے اس لئے فائرنگ نہیں ہونی چاہئے"...... جولیا نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سے تہہ خانے کا راستہ تھا اور جولیا نے جیگر سے ملنے والی معلومات ساتھیوں کو بتا دیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اس مارٹن کو پہلے ٹریس کرنا ہو گا۔ تب ہی اس جیکولین تک پہنچ سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ ہمیں ان افراد کے پیچھے بھاگنے کی بجائے ان کے اڈے تباہ کرنے چاہئیں۔ اس طرح یہ لوگ بوکھلا جائیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن جیسے ہی ہم ایک اڈے پر حملہ کریں گے ان بدمعاشوں کا پورا گروپ نہ صرف الرٹ ہو جائے گا بلکہ وہ ہمارے پیچھے لگ جائیں گے اور یہ اتنا بڑا شہر نہیں ہے کہ ہم یہاں اطمینان سے چھپ سکیں۔ اب دیکھو انہوں نے بڑی آسانی سے ہماری کار اور اس کوٹھی کا پتہ چلا لیا ہے۔ اگر صفدر آہٹ سن نہ لیتا تو ہم بڑے اطمینان سے مارے جا

Admin @ www.hibuddiez.com

سکتے تھے"...... صالحہ نے کہا۔

"تو پھر تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا کیا جائے"...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم یہاں سے سیدھے جولی ہوٹل پہنچیں۔ وہاں اندر داخل ہو کر بے پناہ قتل و غارت کریں اور پھر اس جیکولین کو پکڑ کر اس سے جیری میکارٹو کا پتہ پوچھیں۔ میکارٹو سے اس کے یہاں موجود تمام اڈوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ اس کے بعد ان اڈوں کو تباہ کر کے واپس کاسٹاس پہنچ جائیں اور وہاں میکارٹو سینڈیکیٹ کے خلاف بھرپور ایکشن کریں"۔ صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے تنویر بھی واپس آگیا۔

"ہو گیا کام"...... جولیا نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... تنویر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمارا یہ مشن ہی غلط ہے"..... صفدر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"غلط ہے۔ کیا مطلب۔ عمران جیسا آدمی جذباتی ہو رہا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ مشن ہی غلط ہے"...... جولیا نے انتہائی ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"یہی تو اصل نکتہ ہے۔ عمران ہمارے لئے جذباتی پن ظاہر کر رہا تھا ورنہ اگر وہ جذباتی ہوتا تو خود یہ مار دھاڑ والا کام کر لیتا۔ وہ خود اس لیبارٹری اور فارمولے کو تلاش کر رہا ہو گا اور اس نے ہمیں

غنڈوں اور بدمعاشوں جیسا کام سونپ دیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ کرتا رہے تلاش فارمولا۔ ہمارے لئے یہ کام ٹھیک ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ ہم بس مسلسل تباہی پھیلاتے چلے جائیں اور ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اس مادام جیکولین کو پکڑ کر ہم اس سے کیا پوچھیں جبکہ کاسٹاس میں ہر آدمی اس سینڈیکیٹ سے خوفزدہ ہو گا"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں اور خون کی گردش تو تیز ہو گی"۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس جیکولین نے راحت جہاں پر جس انداز کا تشدد کیا ہے اس کے بعد اسے آسان موت مارنا بے غیرتی ہے صفدر۔ اس کا تو ایک ایک ریشہ دانتوں سے ادھیڑ دینا چاہئے"...... صالحہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تو پھر یہ طے ہوا کہ ہم جولی ہوٹل پہنچ کر وہاں اس جیکولین کو قابو میں کریں۔ اس کے بعد اس کا خاتمہ کر کے واپسی پر اس ہوٹل کو تباہ کر دیں۔ مارٹن وغیرہ کے پیچھے بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا آپ اور صالحہ وہاں جائیں جبکہ میں صفدر اور تنویر اس مارٹن اور اس کے کلب کا خاتمہ کر کے جولی ہوٹل پہنچ جائیں گے ورنہ یہ سینڈیکیٹ ہمارے پیچھے مستقل طور پر لگا رہے گا"۔ کیپٹن

Admin @ www.hibuddiez.com

شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ صالحہ اور سنو۔ یہ کار اب ان کی نظروں میں آچکی ہے اور ہم نے واپس اس کوٹھی پر بھی نہیں آنا اس لئے ہم یہاں سے ٹیکسیوں پر جائیں گے اور واپس اکٹھے ایئرپورٹ پہنچ کر وہاں سے کاسٹاس چلے جائیں گے"...... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

جیری میکارٹو اپنے سپیشل آفس میں موجود تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے فون کا رسیور کان سے لگایا ہوا تھا۔ وہ باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ شراب بھی پینے میں مصروف تھا۔ کنگ برادرز کمرے میں مؤدبانہ انداز میں ایک طرف کھڑے تھے۔ پھر بات ختم کر کے اس نے جیسے ہی رسیور رکھا فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو جیری میکارٹو نے بوتل منہ سے لگا کر اسے خالی کر کے ایک طرف پڑی ٹوکری میں اچھالا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... جیری میکارٹو نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ وہ اسی انداز میں بات کرنے کا عادی تھا۔

"کرنل کلارک آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک منمناتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوہ۔ اوہ۔ کراؤ بات"...... جیری میکارٹو نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"ہیلو کرنل کلارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جیری میکارٹو بول رہا ہوں کرنل" جیری میکارٹو نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا جیری میکارٹو"۔ کرنل کلارک نے پوچھا۔

"ان کی تلاش جاری ہے جیسے ہی وہ ملے غائب کر دیئے جائیں گے"...... جیری میکارٹو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"انہیں جلد از جلد تلاش کرو جیری۔ ایسا نہ ہو کہ وہ واردات کر گزریں اور ہم انہیں تلاش ہی کرتے رہ جائیں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"واردات۔ کیسی واردات"...... جیری میکارٹو نے چونک کر پوچھا۔

"وہ آسٹروجن کمپنی سے فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔ کرنل کلارک نے کہا تو جیری میکارٹو بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ اسے تلاش ہی نہیں کر سکتے۔ میں ایک بار خود وہاں جا چکا ہوں۔ اس کے باوجود اب اگر میں بھی اسے تلاش کرنا چاہوں تو نہیں کر سکتا اس لئے بے فکر رہیں۔ میرے آدمی مسلسل کاشاس

گیا کام [illegible] یہاں آئے دوسرے لمحے غائب کر دیئے جائیں گے"...... جیری میکارٹو نے جواب دیا۔ شاید ہلاک کرنے کی بجائے وہ غائب کرنے کے الفاظ استعمال کرنے کا عادی تھا۔

"میں نے بہت بڑا رسک لے کر یہ کام تمہارے ذمے لگایا ہے جیری۔ صرف اس لئے کہ اس طرح اگر تم اس میں کامیاب ہو جاتے ہو تو حکومت کی نظروں میں تمہارا اعتماد قائم ہو جائے گا اور تمہارا وہ کام ہو جائے گا جس کے لئے تم کوشش کر رہے ہو"۔ کرنل کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب سٹار اسلحے کی اسمگلنگ سے ہے"...... جیری میکارٹو نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اور تم جانتے ہو کہ اگر حکومت تمہیں سٹار اسلحہ کی اسمگلنگ کی باقاعدہ اجازت دے دے تو تم اور تمہارا گروپ دنیا کا سب سے امیر ترین گروپ بن جائے گا اور یہ سن لو کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی نظروں میں بے حد اہمیت ہے اس لئے اگر تم انہیں ہلاک کر دو تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب فوراً اجازت نامے پر دستخط کر دیں گے اور نہ صرف دستخط کر دیں گے بلکہ چیف سیکرٹری صاحب کے دستخط بھی وہی کرا سکتے ہیں"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی بہت بڑی خوشخبری ہے۔ اب میں یہ کام ہر

Admin @ www.hibuddiez.com

صورت میں کروں گا"...... جیری میکارٹو نے بڑے سہمے لہجے میں کہا۔

"ایک بات سن لو کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی شاطر اور چالاک ہیں۔ خاص طور پر ان کا لیڈر جس کا نام عمران ہے دنیا کا سب سے بڑا عیار اور شاطر آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ چند لوگوں کو اپنے میک اپ میں آگے کر دیں تو تم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جاؤ اور وہ لوگ بعد میں اطمینان سے کام کرتے رہیں"...... کرنل کلارک نے کہا تو جیری میکارٹو بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہ تم نے نئی بات کر دی ہے۔ پھر میں کیا کروں۔ میں تو انہیں ذاتی طور پر نہیں جانتا"...... جیری میکارٹو نے کہا۔

"ان کی چیکنگ کراؤ۔ وہ لازماً میک اپ میں ہوں گے۔ ان کے میک اپ جدید ترین میک اپ واشر سے صاف کراؤ اور اس کے ساتھ ساتھ سادہ پانی بھی استعمال کر لینا کیونکہ آج کل ایسے میک اپ بھی وجود میں آگئے ہیں جو صرف سادہ پانی سے ہی صاف ہوتے ہیں"...... کرنل کلارک نے کہا۔

"لیکن میں انہیں پہچانوں گا کیسے"...... جیری میکارٹو نے کہا۔

"میں نے تمہیں اس عمران کی فائل بھجوائی تھی۔ کیا تم نے نہیں دیکھی۔ اس میں اس کا فوٹو بھی موجود ہے"...... کرنل کلارک نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں دیکھ لیتا ہوں"...... جیری میکارٹو

نے کہا۔

"اوکے۔ میں خوشخبری سننے کے لئے انتہائی شدت سے تمہاری کال کا انتظار کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب تو مزید کچھ وقت لگ جائے گا ورنہ میں نے تو آرڈر دے رکھا تھا کہ جو بھی مشکوک نظر آئے اسے غائب کر دو لیکن اب پہلے مشکوک افراد کو چیک کرانا پڑے گا۔ تمہاری بات ویسے بھی ٹھیک ہے کہ غیر متعلقہ افراد کو وہ لوگ ہلاک کرا کر خود اطمینان سے کام کر سکتے ہیں"...... جیری میکارٹو نے جواب دیا۔

"چیکنگ اور کنفرمیشن انتہائی ضروری ہے"...... کرنل کلارک نے کہا۔

"اوکے۔ میں آرڈر کر دیتا ہوں"...... جیری میکارٹو نے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر فون کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی وہی منمناتی سی آواز سنائی دی۔

"آرتھر سے بات کراؤ اور اس کے بعد مادام جیکولین سے"۔ جیری میکارٹو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کنگ برادرز میں ایک کو اشارہ کیا تو اس نے جلدی سے ریک میں رکھی ہوئی ایک بوتل اٹھا کر جیری میکارٹو کے سامنے رکھ دی۔ جیری میکارٹو نے بوتل کھولی اور اسے منہ سے لگا لیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی

Admin @ www.hibuddiez.com

بج اٹھی تو جیری میکارٹو نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"..... جیری میکارٹو نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"آرتھر لائن پر ہے باس"..... دوسری طرف سے منمناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"کراؤ بات"..... جیری میکارٹو نے کہا۔

"آرتھر بول رہا ہوں باس"..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"آرتھر تمام سیکشنز کو اطلاع دے دو کہ اب مشکوک افراد کو فوری گولی نہیں مارنی بلکہ انہیں بے ہوش کر کے سی ایکس چیکنگ روم میں پہنچانا ہے۔ وہاں میک اپ واشر اور سادہ پانی سے ان کے میک اپ چیک کئے جائیں۔ ان میں سے ایک آدمی جس کا نام عمران ہے اس کا فوٹو اس فائل میں موجود ہے جو کرنل کلارک نے بھجوائی تھی۔ تم وہ فوٹو سی ایکس کے چیکنگ روم کے انچارج تک پہنچا دو۔ اگر یہ آدمی ہو تو مجھے اطلاع دینا۔ میں خود اس سے بات چیت کر کے اسے ہلاک کر دوں گا"..... جیری میکارٹو نے کہا۔

"اور جو مشکوک افراد چیکنگ میں مشکوک ثابت نہ ہوں ان کا کیا کرنا ہے"..... آرتھر نے کہا۔

"غائب کر دینا"..... جیری میکارٹو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

صالحہ اور جولیا دونوں جینز کی پتلونیں، بھڑکدار سرخ رنگ کی ریشمی شرٹیں اور اوپر براؤن چمڑے کی جیکٹس پہنے ہوئی تھیں۔ وہ دونوں ہی ایکریمین میک اپ میں تھیں۔ وہ دونوں جولی ہوٹل کی عظیم الشان چار منزلہ عمارت کے سامنے ٹیکسی سے اتریں اور پھر ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دے کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتیں ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف چل پڑیں۔

"ہیلو ہنی سویٹس۔ میرا نام روجر ہے۔ کمپنی دو گی"۔ اچانک ایک غنڈے نما نوجوان نے ان کا راستہ روکتے ہوئے کہا۔

"مادام جیکولین سے پوچھنا پڑے گا"..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو غنڈہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر خوف کا تاثر نمودار ہو گیا تھا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب"..... اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے

Admin @ www.hibuddiez.com

میں کہا۔

"ہم اس کی فرینڈز ہیں اور اس نے ہمیں بلوایا ہے"....... جولیا نے جواب دیا۔

"س۔ س۔ سوری"....... اس نوجوان نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس قدر تیزی سے ایک طرف کو بڑھ گیا جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں اور جولیا اور صالحہ دونوں اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہال میں داخل ہوئیں تو وہاں عورتوں اور مردوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ منشیات کا انتہائی مکروہ دھواں اور شراب کی تیز بو پورے ہال پر چھائی ہوئی تھی۔ وہاں ایسی حرکتیں ہو رہی تھیں کہ شاید ایسی حرکتوں کا مشرق کے رہنے والے تصور بھی نہ کر سکتے ہوں۔ ہال میں ہر طرف مشین گنوں سے مسلح غنڈے ٹہلتے پھر رہے تھے۔ وہاں دو کاؤنٹر تھے۔ ایک کاؤنٹر سے سروس دی جا رہی تھی جبکہ دوسرے کاؤنٹر پر چار لڑکیاں موجود تھیں جو رقم لے کر ٹوکن دے رہی تھیں۔ جولیا اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ اس کے پیچھے تھی۔ چند لمحوں بعد وہ کاؤنٹر پر پہنچ گئیں۔

"یس مس"....... ایک لڑکی نے بڑے کاروباری انداز میں پوچھا۔

"ہم ناراک سے آئی ہیں اور مادام جیکولین کی فرینڈز ہیں۔ ان کی کال پر آئی ہیں یہاں۔ ان سے ملوا دو"....... جولیا نے کہا تو وہ لڑکی ... پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"م۔ مم۔ مادام جیکولین۔ اوہ۔ پھر آپ دوسری منزل پر چلی جائیں جنرل مینجر کے پاس۔ وہی یہ کام کر سکتے ہیں۔ مسٹر ریمنڈ ہیں جنرل مینجر"....... لڑکی نے جلدی سے جواب دیا اور دوسرے آدمی کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"آؤ"....... جولیا نے صالحہ سے کہا اور پھر وہ دونوں لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ گئیں۔ وہاں ایک کمرے کے باہر جنرل مینجر کی نیم پلیٹ موجود تھی جس کے نیچے ریمنڈ لکھا ہوا تھا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ دونوں اندر داخل ہوئیں تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک طرف کاؤنٹر پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ کمرے میں تین چار صوفے پڑے ہوئے تھے جن پر چار عورتیں اور چھ کے قریب مرد موجود تھے۔ اس کاؤنٹر کے ساتھ ایک دروازہ تھا جس پر جنرل مینجر کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ جولیا اور صالحہ اس کاؤنٹر کے قریب پہنچ گئیں۔

"یس مس"....... اس لڑکی نے چونک کر پوچھا۔ اسی لمحے ساتھ والا دروازہ کھلا اور ایک لحیم شحیم آدمی باہر آ گیا۔ کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے ایک آدمی کو اشارہ کیا تو وہ تیزی سے اٹھا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔

"جنرل مینجر سے ہماری فون پر بات کراؤ۔ ہم نے مادام جیکولین

Admin @ www.hibuddiez.com

سے ملنا ہے۔ انہوں نے ہمیں بلوایا ہے ناراک سے .... جولیا نے کہا تو وہ لڑکی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"روزی بول رہی ہوں باس۔ کاؤنٹر سے۔ یہاں دو لیڈیز آئی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں مادام جیکولین نے ناراک سے بلوایا ہے۔ وہ ان سے ملنا چاہتی ہیں"....... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جی اچھا"....... دوسری طرف سے ہونے والی بات سن کر لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ تشریف رکھیں۔ دس منٹ بعد باس آپ سے بات کریں گے"....... لڑکی نے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی ایک طرف پڑے ہوئے صوفے کی طرف بڑھ گئی جبکہ صالحہ بھی اس کے ساتھ تھی۔

"یہ ریمنڈ کہیں اس مادام جیکولین سے کنفرمیشن نہ کر لے اس دوران"....... صالحہ نے کہا۔

"کر لے تو اور بھی اچھا ہے۔ ہمیں بہرحال کسی نہ کسی شکل میں اس کے پاس پہنچا تو دیا ہی جائے گا"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صالحہ نے بھی مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور وہ مرد اور عورت جو کمرے میں گئے تھے باہر نکلے تو کاؤنٹر پر موجود روزی نے جولیا اور صالحہ کو اندر جانے کا اشارہ کیا تو وہ دونوں اٹھیں اور تیز تیز قدم اٹھاتیں دروازہ کھول کر دوسری طرف موجود بڑے سے کمرے میں پہنچ گئیں۔ وہاں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ اس کی تیز نظریں جولیا اور صالحہ پر جمی ہوئی تھیں لیکن نہ ہی وہ اٹھا تھا اور نہ ہی اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا۔

"تشریف رکھیں"....... ریمنڈ نے قدرے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے مادام جیکولین سے ملنا ہے۔ پہلے ہی بہت وقت ضائع ہو گیا ہے"....... جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کے نام"....... ریمنڈ نے پوچھا۔

"میرا نام مارگریٹ ہے اور میری ساتھی کا نام جوزی ہے"۔ جولیا نے کہا تو ریمنڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس کا میز کے نیچے موجود ہاتھ اونچا ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک چپٹا سا پسٹل موجود تھا۔ جولیا اور صالحہ دونوں پسٹل کو دیکھتے ہی اچھل کر کھڑی ہوئی ہی تھیں کہ اچانک پسٹل میں سے سرخ رنگ کی شعاعیں نکلیں اور ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی گہری اور تاریک دلدل میں دھنستی چلی جا رہی ہوں۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہوا تھا۔ اس کے بعد وہ دونوں احساسات سے جیسے بے نیاز ہو چکی تھیں۔ پھر جس طرح الیکٹرک کرنٹ اچانک آ جانے سے یکلخت ہر طرف روشنی پھیل جاتی ہے اس طرح ان دونوں کے ذہنوں میں بھی یکلخت تیز روشنی سی پھیلتی چلی گئی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

سوئس۔ اس کا کیا مطلب

" ان میں ایک تو ایشیائی ہے دوسری سوئس۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... ایک کرخت سی نسوانی آواز ان دونوں کے کانوں سے ٹکرائی اور وہ دونوں چونک پڑیں۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں کرسیوں پر رسیوں سے بندھی ہوئی بیٹھی تھیں۔ ان کے سامنے ایک ادھیڑ عمر لیکن انتہائی کرخت چہرے کی مالک عورت کھڑی تھی جبکہ کمرے میں دو پہلوان نما غنڈے موجود تھے جن میں سے ایک اس عورت کے پیچھے کھڑا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ میں ایک لمبی گردن والی بوتل پکڑے ایک الماری کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا البتہ ان دونوں کے پاس اسلحہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ جولیا نے گردن گھمائی اور اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گئی کیونکہ ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ اپنی اصل شکل میں تھی۔ اب اسے اس عورت کا یہ فقرہ سمجھ میں آیا تھا کہ ایک ایشیائی ہے اور دوسری سوئس۔ صالحہ کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

" کون ہو تم"...... اس ادھیڑ عمر عورت نے انتہائی کرخت لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم مادام جیکولین ہو"...... جولیا نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

" ہاں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تم دونوں ناراک سے مجھ سے ملنے آئی ہو جبکہ تم نے کہا تھا کہ میں نے تمہیں بلوایا ہے۔ اگر یہ بات تم نے دو گھنٹے پہلے کی ہوتی تو اب تک تمہاری لاشیں کسی گٹر میں بہہ

رہی ہوتیں۔ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ مشکوک افراد کی پہلے چیکنگ کی جائے۔ چنانچہ تم دونوں کو بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا اور تمہارے میک اپ واش کئے گئے اور اب یہ لڑکی تو واقعی ہمارے دشمنوں سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ یہ ایشیائی ہے لیکن تم کون ہو"...... مادام جیکولین نے اسی طرح انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" تمہارے دشمنوں سے۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر دانستہ لہجے میں حیرت بھرتے ہوئے کہا۔

" ایشیائی ایجنٹ ہمارا ٹارگٹ ہیں اور یہ لڑکی ایشیائی ہے اور یہ میک اپ میں تھی اس لئے یہ ہمارے دشمنوں کی ساتھی ہے۔ یہ تو بہرحال ابھی بتا دے گی کہ اس کے باقی ساتھی کہاں ہیں لیکن تم بہرحال سوئس ہو اس لئے میں تم سے پوچھ رہی ہوں اور یہ بھی سن لو کہ تم جلد از جلد مجھے مطمئن کر دو ورنہ اگر میرا موڈ بدل گیا تو ابھی گولیوں سے چھلنی کر دوں گی"...... مادام جیکولین نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" اگر تم واقعی مادام جیکولین ہو تو پھر مجھے حیرت ہے"...... جولیا نے کہا تو مادام جیکولین بے اختیار ہنس پڑی۔

" کیا مطلب۔ کیسی حیرت"...... اس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مادام جیکولین کے بارے میں تو مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ بے حد بہادر ہے لیکن تم نے ہم نہتی لڑکیوں کو اس طرح رسیوں سے باندھ

Admin @ www.hibuddiez.com

رکھا ہے جیسے ان بد معاشوں اور [illegible] ہم سے خوفزدہ ہو"۔۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"اچھا ہوا کہ تم نے لفظ بزدل منہ سے نہیں نکالا۔ مجھے اس لفظ سے بے حد نفرت ہے۔ تمہیں رسیوں سے اس لئے باندھا گیا تھا کہ میک اپ واش ہونے کے دوران تم ہوش میں آکر حرکت نہ کر سکو"۔۔۔۔ مادام جیکولین نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو مادام جیکولین۔ تم جیری میکارٹو سے ہمارے بارے میں بات کر لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس کے غصے کا شکار ہو جاؤ۔ اس نے ہمیں خصوصی طور پر حکم دیا ہے کہ ہم تم سے ملیں اور تمہارے ساتھ مل کر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ لگائیں۔ یہ لڑکی واقعی ایشیائی ہے۔ اس کا نام جوزی ہے۔ یہ ان ایجنٹوں کے ساتھ ایشیا میں کام کر چکی ہے اس لئے اسے یہاں اس لئے بھیجا گیا تھا تاکہ یہ انہیں پہچان سکے اور میرا تعلق واقعی سوئٹزر لینڈ سے ہے لیکن میں ناراک میں رہتی ہوں اور کسی چھپے ہوئے آدمی کو تلاش کرنے میں میری شہرت بین الاقوامی طور پر تسلیم کی جاتی ہے اور اسی لئے ہم دونوں کو جیری میکارٹو نے یہاں بھیجا ہے۔ میک اپ ہم نے اس لئے کر لئے تھے کہ میری ساتھی کو کہیں وہ ایشیائی ایجنٹ پہچان نہ لیں اور مجھے تو ویسے بھی وہ لوگ بہت اچھی طرح جانتے ہیں اس لئے ان تک میری یہاں موجودگی کی اطلاع بھی پہنچ سکتی تھی اور پھر وہ غائب ہو سکتے تھے"۔ جولیا نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھے تو تمہارے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی"۔ مادام جیکولین نے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ ہمارے بارے میں پوچھ لو۔ اس کے بعد جو چاہے کرتی رہو"۔۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لیتی ہوں"۔۔۔۔۔ مادام جیکولین نے کہا اور تیزی سے واپس مڑنے لگی۔

"ایک منٹ۔ کیا تم ان دونوں کو ساتھ لے جاؤ گی"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ کیوں"۔ مادام جیکولین نے مڑ کر چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر ظاہر ہے ان دونوں کی موجودگی میں ہم یہاں سے فرار تو نہیں ہو سکتیں اس لئے ہمیں کھول دو۔ ان رسیوں کی وجہ سے ہمیں بے حد تکلیف ہو رہی ہے"۔۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"مارکو"۔۔۔ مادام جیکولین نے ایک پہلوان نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔۔ اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں کھول دو۔ لیکن خیال رکھنا اگر یہ کوئی شرارت کریں تو میری طرف سے تمہیں اجازت ہے کہ ان دونوں کی گردنیں توڑ دینا"۔۔۔۔۔ مادام جیکولین نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ مارکو تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پہلے جولیا کی

Admin @ www.hibuddiez.com

رسیاں کھولیں اور پھر صالحہ کی جبکہ اس کا دوسرا ساتھی ... کہا
"شکریہ"...... جولیا اور صالحہ نے کرسیوں سے اٹھتے ہوئے کہا۔
"بیٹھ جاؤ تم دونوں"...... مارکو نے اپنے ساتھی کے ساتھ جا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ کیا مادام جیکولین کی واپسی میں دیر لگے گی"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔
"ہاں۔ نصف گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا"۔ مارکو نے جواب دیا۔
"اور تمہارا یہ دوسرا ساتھی کیا گونگا ہے"۔ جولیا نے کہا۔
"میں گونگا نہیں ہوں لیکن مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ تم دونوں احمق ہو"...... اس آدمی نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اچھا۔ وہ کیسے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تم دونوں مجھے کسی شرارت کے موڈ میں نظر آ رہی ہو اور اس سے بڑی حماقت کیا ہو سکتی ہے کہ تم دونوں خواہ مخواہ ہمارے ہاتھوں ماری جاؤ"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ تو تمہارا نام لیڈی کلر ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ مسلسل اپنی کلائیوں کو اس انداز میں مسل رہی تھی جیسے خون کی روانی درست کر رہی ہو جبکہ صالحہ خاموش کھڑی تھی۔
"میرا نام بوچر ہے اور بوچر کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ میں اپنے دشمنوں کی ایک ایک ہڈی توڑ دیا کرتا ہوں"۔ اس آدمی ... ہوئے کہا۔
"انسانی بوچر۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم انسانی نسل کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو رہے ہو۔ پھر تو تمہارا خاتمہ پوری نسل انسانی پر احسان ہو گا۔ کیا خیال ہے جوزی"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مجھے تو یہ دونوں شکلوں سے ہی احمق لگتے ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"اوہ۔ تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ ہمارا مذاق اڑاؤ"...... دونوں نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں اس انداز میں جولیا اور صالحہ کی طرف بڑھے جیسے ایک ہاتھ مار کر ان کی چٹنی بنا دیں گے لیکن دوسرے لمحے جیسے بجلیاں چمکتی ہیں اس طرح جولیا اور صالحہ نے اچھل کر پوری قوت سے ان دونوں کے سینوں پر زور دار فلائنگ ککس جڑ دیں اور وہ دونوں ہی چیختے ہوئے اچھل کر پشت کے بل نیچے گرے ہی تھے کہ جولیا اور صالحہ قلابازی کھا کر سیدھی ہوئیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں اٹھتے ان دونوں نے اچھل کر ان دونوں کے پیٹ پر دونوں جڑے ہوئے پیروں کی ضرب لگائی لیکن ضرب لگا کر وہ جیسے ہی اچھل کر سائیڈ پر کھڑی ہوئیں اچانک صالحہ چیختی ہوئی اچھل کر فرش پر جا گری۔ مارکو نے بجلی کی سی تیزی سے لات گھما کر صالحہ کی ٹانگوں پر ضرب لگائی تھی۔ یہ ضرب اس قدر زور دار تھی کہ صالحہ بے اختیار چیختی ہوئی اچھل کر فرش پر جا

Admin @ www.hibuddiez.com

گری۔ نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے اچھلی اور پھر جیسے ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی اس سے زیادہ تیزی سے مارکو کھڑا ہوا اور صالحہ کے سنبھلنے سے پہلے ہی اس کا بازو گھوما اور صالحہ ایک بار پھر چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اڑتی ہوئی سائیڈ دیوار سے جا ٹکرائی اور دیوار سے ٹکرا کر وہ واپس زمین پر پیروں کے بل کھڑی ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح آگے کی طرف دوہری ہو گئی جیسے اس کے پیٹ میں شدید ترین تکلیف ہو رہی ہو اور مارکو چیختا ہوا کسی جنگلی سانڈ کی طرح اس کی طرف دوڑا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے پوری قوت سے جھک کر صالحہ کو ٹکر مار کر دیوار کے ساتھ رگڑنے کی کوشش کی لیکن صالحہ پلک جھپکنے میں عین اسی آخری لمحے میں ایک سائیڈ میں ہو گئی جب انتہائی غصے کے عالم میں دوڑتا ہوا مارکو اس کے قریب پہنچ کر اسے پوری قوت سے ٹکر مارنے والا تھا۔ اس کے نتیجے میں کمرہ زوردار دھماکے اور خوفناک چیخ سے گونج اٹھا۔ صالحہ کے اچانک اور عین آخری لمحے میں ہٹ جانے کی بنا پر مارکو جو پوری قوت سے ٹکر مارنے والا تھا سنبھل ہی نہ سکا اور اس کا سر انتہائی طاقت سے دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرایا۔ اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر سائیڈ کے بل نیچے گرا۔ گو یہ ٹکر انتہائی زوردار تھی اور مارکو کا سر پوری قوت سے دیوار سے ٹکرایا تھا لیکن وہ خاصا جاندار آدمی تھا اس لئے شاید اس خوفناک چوٹ کو بھی سہار گیا تھا اس لئے نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے اٹھا لیکن اسی دوران صالحہ کسی چیتے کی طرح اچھلی اور اس کا بازو انتہائی تیزی سے گھوما اور اس کی کھڑی ہتھیلی پوری قوت سے اٹھتے ہوئے مارکو کی گردن پر پڑی اور مارکو پہلے سے بھی زیادہ بھیانک انداز میں چیختا ہوا واپس نیچے گرا ہی تھا کہ صالحہ کی لات حرکت میں آئی اور مارکو کی پسلیوں پر پڑنے والی بھرپور ضرب کی وجہ سے نہ صرف اس کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکلی بلکہ اس کی کئی پسلیوں کے ٹوٹنے کی آواز بھی سنائی دی تھی۔ مارکو فرش پر پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا جبکہ صالحہ نے اچھل اچھل کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر مسلسل اور بھرپور ضربیں لگانا شروع کر دیں۔ مارکو نے بازو گھما کر صالحہ کی ٹانگوں پر ضرب لگانے کی کوشش کی لیکن اس کی کوشش کامیاب نہ ہوئی اور آہستہ آہستہ چیختا اور کراہتا ہوا مارکو آخرکار ساکت ہو گیا۔ اس کے منہ اور ناک سے خون بہنے لگا تھا۔ چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو گیا تھا۔

"ویل ڈن صالحہ ۔ یہ اس بوچر سے زیادہ سخت جان تھا"۔ صالحہ کے رکتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی تو صالحہ جو اب ساکت کھڑی تیز تیز سانس لے رہی تھی، نے اس طرح جولیا کی طرف دیکھا جیسے وہ پہلی بار جولیا کو دیکھ رہی ہو۔ اپنی لڑائی کے دوران اسے اتنی فرصت ہی نہ ملی تھی کہ وہ جولیا کی طرف دیکھ سکتی۔

"تم کب فارغ ہوئیں"....... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ دعوے تو بڑے بڑے کر رہا تھا لیکن اتنا بودا نکلا کہ چند لمحوں

Admin @ www.hibuddiez.com

بعد ہی اپنی گردن تڑوا بیٹھا۔ میں تو تمہاری اور مارکو کی ہونے والی لڑائی دیکھتی رہی ہوں۔ تم نے واقعی مہارت اور پھرتی سے کام لیا ہے۔ ویل ڈن"...... جولیا نے کہا تو صالحہ کا چہرہ مسرت سے جگمگا اٹھا۔

"شکریہ۔ تم بہرحال مجھ سے سینئر ہو"...... صالحہ نے کہا۔

"سینئر جونیئر کا چکر ذہن سے نکال دو۔ سیکرٹ سروس میں نہ کوئی سینئر ہوتا ہے اور نہ کوئی جونیئر"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صالحہ کوئی جواب دیتی اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے مادام جیکولین تیزی سے اندر داخل ہوئی۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ دونوں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ مادام جیکولین نے اندر داخل ہوتے ہی ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے ساتھ ساتھ ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"ان احمقوں نے ہمارے بارے میں غلط فقرے منہ سے نکالے تھے اس لئے انہیں ہلکا سا سبق دینا ضروری تھا۔ تم بتاؤ۔ کیا کہا ہے جیری میکارٹو نے ہمارے بارے میں"...... جولیا نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غیر محسوس انداز میں مادام جیکولین کی طرف بڑھی۔

"خبردار۔ رک جاؤ ورنہ گولی مار دوں گی"...... اچانک مادام

جیکولین کو جیسے ہوش آ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر کوئی ہتھیار نکالنا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی اچھل کر فرش پر گری۔ جولیا کا بازو اس قدر تیزی سے گھوما تھا کہ جب تک مادام جیکولین کا ہاتھ جیب کے اندر پہنچتا جولیا کا بھرپور تھپڑ اس کے چہرے پر پڑ چکا تھا اور یہ اس قدر زوردار تھپڑ تھا کہ جس نے اس ادھیڑ عمر مادام جیکولین کو فرش چاٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی جولیا نے لات گھمائی اور اس کے جوتے کی نوک اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی مادام جیکولین کی کنپٹی پر پڑی اور مادام جیکولین ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

"ویل ڈن جولیا"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس مارکو اور بوچر کی تلاشی لو۔ ان کے پاس اسلحہ ہو گا۔ میں اس جیکولین کی تلاشی لیتی ہوں"...... جولیا نے فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی مادام جیکولین پر جھکتے ہوئے کہا۔

"ان کے پاس اسلحہ نہیں ہے ورنہ یہ لڑائی کے دوران لازماً نکال لیتے۔ پھر بھی میں چیک کر لیتی ہوں"...... صالحہ نے جواب دیا۔

جولیا نے مادام جیکولین کی جیکٹ کی تلاشی لی تو اس کی جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا مشین پسٹل جس کا میگزین فل تھا نکال لیا۔ اس کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی چیز نہیں تھی۔

"یہ دونوں خالی ہیں"...... اسی لمحے صالحہ نے بھی سیدھے ہوتے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوئے کہا۔

"تم ان کا خیال رکھنا۔ میں باہر دیکھتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے سے باہر نکل گئی جبکہ صالحہ مادام جیکولین کے قریب آکر کھڑی ہو گئی۔ مارکو اور بوچر دونوں چونکہ لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے اس لئے ان کا خیال رکھنے کی ضرورت ہی نہ تھی البتہ مادام جیکولین صرف بے ہوش تھی۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آ گئی۔ اس کے ہاتھ میں نائیلون کی رسی کا ایک بنڈل تھا۔

"یہ کوئی زرعی فارم ہے۔ دور دور تک سوائے کھیتوں کے اور کچھ نہیں ہے۔ صرف ایک کار باہر موجود ہے جس پر میکارنو سینڈیکیٹ کا مخصوص نشان موجود ہے۔ اس فارم پر بھی میکارنو سینڈیکیٹ کا مخصوص نشان بنا ہوا ہے۔ البتہ شاید یہ دونوں یا ان میں سے ایک یہاں مستقل طور پر رہتا ہو کیونکہ یہاں کچن بھی ہے اور کھانے پینے کا سامان بھی موجود ہے"...... جولیا نے واپس آکر کہا۔

"کیا تم اس جیکولین سے کچھ پوچھنا چاہتی ہو"...... صالحہ نے رسی کے بنڈل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ جیری میکارنو کے بارے میں تمام تفصیلات بتائے گی۔ یہ اس کی خاص ماتحت ہے۔ آؤ ہم اسے کرسی پر ڈال کر باندھ دیں"...... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد ان دونوں نے فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی مادام جیکولین کو اٹھا کر کرسی پر ڈالا اور پھر رسی کی مدد سے اسے اس انداز میں باندھ دیا کہ وہ کسی طرح بھی ان رسیوں سے آزاد نہ ہو سکے۔ کرسی انہوں نے پہلے ہی دیوار کے ساتھ لگا دی تھی تاکہ جیکولین کرسی سمیت اپنے آپ کو نیچے گرا کر رسیاں ڈھیلی نہ کر سکے۔

"یہ انتہائی سفاک اور ظالم عورت ہے۔ اس نے راحت جہاں پر اس قدر ظلم خود بھی کیا تھا اور اپنے غنڈوں سے بھی کرایا تھا کہ میں تمہیں تفصیل سے نہیں بتا سکتی"...... صالحہ نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم نے پہلے بھی بتایا تھا۔ بہرحال کسی قسم کی تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کا انجام انتہائی عبرت ناک ہو گا"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میں فون یہاں لے آؤں کیونکہ اس نے لازماً جیری میکارنو کو فون کر کے ہمارے بارے میں پوچھا ہو گا اور اس کا فون آ بھی سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"فون ایک کمرے میں موجود ہے۔ ٹھیک ہے لے آؤ فون بلکہ میرا خیال ہے کہ تم باہر رکو۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک کوئی ہمارے سروں پر پہنچ جائے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال میری درخواست ہے کہ اس پر تم ہرگز نہ کھانا بلکہ جب تم پوچھ گچھ مکمل کر لو تو مجھے بلا لینا۔ تم نے وہ تفصیلات نہیں سنیں جو راحت جہاں نے مجھے بتائی ہیں اس لئے تم تصور بھی نہیں کر سکتی کہ یہ کس قدر ظالم عورت ہے"...... صالحہ

Admin @ www.hibuddiez.com

نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں تمہیں بلالوں گی۔ بے فکر رہو"...... جولیا نے کہا تو صالحہ سرہلاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ایک منٹ"...... جولیا نے مڑ کر کہا تو صالحہ چونک کر رکی اور پھر جولیا کی طرف مڑ گئی۔

"کچن سے تیز چھری اور چلی ساس کا پیکٹ اٹھا کر مجھے دے جاؤ۔ میں نے کچن میں پڑا ہوا وہ پیکٹ دیکھا ہے"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سرہلا دیا اور واپس مڑ کر دروازے سے باہر چلی گئی جبکہ جولیا آگے بڑھی اور اس نے پوری قوت سے مادام جیکولین کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تقریباً چوتھے زوردار تھپڑ پر مادام جیکولین نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو جولیا پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ مادام جیکولین نے ہوش میں آتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ مجھے کیوں باندھا ہے۔ چھوڑو مجھے"۔ مادام جیکولین اس انداز میں چیخ پڑی جیسے وہ جولیا کو باقاعدہ حکم دے رہی ہو۔

"تمہاری جیری میکارٹو سے کیا باتیں ہوئی ہیں"...... جولیا نے بڑے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ موجود نہیں تھا۔ میں نے سوچا کہ اب کیا بات کروں

[illegible] جیری کے آدمیوں کو کیسے ہلاک کر دیا۔ انہیں تو اچھے اچھے لڑاکا آج تک ہاتھ نہیں لگا سکے تھے"۔ مادام جیکولین نے اس انداز میں کہا جیسے اسے یقین ہو کہ مارلو اور بوچر کو ہلاک کرنے والی یہ دونوں عورتیں ہو ہی نہیں سکتیں۔

"ان کی بات چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ جیری میکارٹو کہاں مل سکتا ہے"۔ جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مادام جیکولین کوئی جواب دیتی صالحہ کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں بڑی سی تیز چھری اور دوسرے ہاتھ میں چلی ساس کا ایک پلاسٹک پیک موجود تھا جو اوپر سے کھلا ہوا تھا۔

"مجھے چھوڑ دو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو مجھے چھوڑ دو۔ میرا وعدہ کہ تمہیں یہاں سے زندہ بھجوا دوں گی"...... مادام جیکولین نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

"تم نے پاکیشیائی خاتون راحت جہاں کے ساتھ جو ظلم کیا تھا جیکولین اس کا بدلہ چکانے کا موقع آگیا ہے"...... اچانک صالحہ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید نفرت جھلک رہی تھی۔

"میں نے کچھ نہیں کیا تھا۔ میں نے تو اسے زندہ رہنے دیا تھا"۔ مادام جیکولین نے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم یکلخت کانپنے لگ گیا۔ صالحہ نے انتہائی بے دردی سے چھری اس کی ایک ٹانگ میں مار دی تھی۔ جینز کی پینٹ کٹ گئی تھی اور ٹانگ کے اس حصے سے خون ابلنے لگا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ابلتے ہوئے خون کی وجہ سے مرچیں کام نہیں کریں گی جوزی۔ زخم ایسے لگاؤ کہ خون نہ نکلے"...... جولیا نے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ میں بتاتی ہوں"۔ مادام جیکولین نے چیختے ہوئے کہا۔

"بتاؤ۔ ورنہ"...... صالحہ نے غراتے ہوئے کہا۔

"میرے زخم سے نکلنے والا خون بند کر دو۔ پلیز۔ یہاں میڈیکل باکس موجود ہے۔ پلیز۔ ورنہ میں مر جاؤں گی"۔ مادام جیکولین نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہنے دو اسے۔ تمہارے جسم میں بہت سا گندہ خون موجود ہے۔ تم بتاؤ ورنہ"...... اس بار جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"جیری میکارٹو کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس وقت کہاں ہوتا ہے۔ البتہ صرف میں اتنا جانتی ہوں کہ وہ روزانہ رات کو دس بجے اپنے ایک ایسے محل میں جاتا ہے جہاں انتہائی خوبصورت لڑکیاں موجود ہوتی ہیں اور وہاں وہ ساری رات رہتا ہے۔ اس کے باڈی گارڈز کنگ برادرز کے لئے بھی وہاں علیحدہ لڑکیاں موجود ہوتی ہیں اور دوسرے روز گیارہ بارہ بجے تک وہ وہیں رہتے ہیں"۔ مادام جیکولین نے جواب دیا۔

"اس محل کی تفصیل"...... جولیا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"کاسٹاس کے شمال مشرق میں ایک پہاڑی ہے جسے کاسٹاس ہل کہا جاتا ہے۔ اس پہاڑی کے اوپر سفید رنگ کا محل ہے جس کے

بارے میں عام لوگ صرف اتنا جانتے ہیں کہ یہ کاسٹاس کے مشہور لارڈ جاسٹر کا محل ہے۔ ویسے یہ محل پہلے واقعی لارڈ جاسٹر کا تھا لیکن پھر جیری میکارٹو نے اس پر قبضہ کر لیا۔ البتہ اس لارڈ جاسٹر کو ہلاک نہیں کیا گیا۔ وہ اس محل کے ایک علیحدہ پورشن میں رہتا ہے اور اس نے کبھی کسی کو یہ نہیں بتایا کہ اب یہ محل اس کا نہیں رہا کیونکہ یہ بات اگر وہ کر دے تو دوسرا سانس نہیں لے سکے گا۔ اس محل کے گرد انتہائی سخت حفاظتی انتظامات رہتے ہیں۔ سڑک پر صرف جیری میکارٹو اور کنگ برادرز کی مخصوص کاریں ہی گزر سکتی ہیں ورنہ دوسری کاریں میزائلوں سے اڑا دی جاتی ہیں"...... مادام جیکولین اب تیزی سے اور مسلسل بولتی جا رہی تھی۔ اس کے زخم سے اب خون نکلنا بند ہو گیا تھا۔

"اور یہ لارڈ جاسٹر کیسے گزرتا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"وہ شمال کی طرف ایک چھوٹی سڑک سے گزرتا ہے۔ یہ سڑک اس پورشن تک جاتی ہے جہاں وہ رہائش پذیر ہے۔ اس سڑک کے گرد انتہائی گہری کھائیاں ہیں اس لئے وہاں کوئی چیکنگ نہیں ہوتی۔ البتہ لارڈ جاسٹر کے پورشن سے باقی محل میں جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ محل میں جانے کے لئے مین روڈ ہی استعمال کی جاتی ہے"...... مادام جیکولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اپنی بات کنفرم کرا سکتی ہو"...... جولیا نے کہا تو مادام جیکولین بے اختیار چونک پڑی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"کیا مطلب۔ کیسے"...... مادام جیکولین نے کہا۔

"دیکھو جیکولین۔ تم یہ نہ سمجھو کہ ہم دودھ پیتی بچیاں ہیں اور تم ہمیں اس طرح کی کہانیاں سنا کر بے وقوف بنا لو گی۔ جو کچھ تم بتاؤ گی اسے کنفرم بھی کرانا ہو گا۔ اگر تم نے درست بتا دیا تو تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے کیونکہ ہماری تمہارے ساتھ براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے اور تمہیں ہلاک کر کے ہمیں کچھ نہیں ملے گا لیکن اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر تمہارے پورے جسم پر زخم ڈال کر ان میں مرچیں بھر دی جائیں گی اور تم خود سمجھ سکتی ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا اور یہاں اس زرعی فارم میں تمہاری چیخیں سننے والا بھی دور دور تک کوئی آدمی نہیں ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم جو سچ ہے وہ بتا دو"۔ جولیا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تم یقین کرو۔ میں نے سچ بتایا ہے"۔ مادام جیکولین نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر اسے کنفرم کراؤ۔ جس طرح بھی چاہو" جولیا نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ میں کیسے کنفرم کرا سکتی ہوں"...... مادام جیکولین نے کہا۔

"وہاں فون کر کے جو مرضی آئے کہہ دینا۔ ہمیں صرف اتنی کنفرمیشن چاہئے کہ جیری میکارٹو اور اس کے باڈی گارڈز واقعی اس لارڈ جاسٹر کے محل میں رات کو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہم تمہیں

زندہ چھوڑ کر واپس چلی جائیں گی اور اپنے ساتھیوں کو اطلاع دے دیں گی۔ پھر ہمارے ساتھی جو لائحہ عمل چاہیں گے اپنا لیں گے"۔ جولیا نے کہا تو مادام جیکولین کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ وہ اس چمک کی وجہ سے سمجھ گئی تھی کہ مادام جیکولین نے واقعی انہیں بے وقوف سمجھ لیا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے فون کے پاس لے چلو۔ میں ابھی فون کر کے تمہیں کنفرم کرا دیتی ہوں" مادام جیکولین نے کہا۔

"جوزی۔ فون یہاں لے آؤ۔ یہاں بھی اس کا ساکٹ موجود ہے" جولیا نے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی واپس مڑ گئی۔ البتہ اس نے چھری اور مرچوں والا پیکٹ ایک طرف فرش پر ہی رکھ دیا تھا۔

"تم۔ تم نے کیا واقعی میرے آدمیوں کو ہلاک کیا ہے اور وہ بھی بغیر اسلحہ کے۔ یہ تم نے کیسے کر لیا"...... صالحہ کے جاتے ہی مادام جیکولین نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے ذہن میں بہرحال اس بارے میں تشویش موجود تھی۔

"تم نے ان دونوں کو نجانے کیا سمجھ رکھا ہے۔ یہ تو چوہے تھے چوہے۔ ہم نے تو شیروں کا شکار کیا ہوا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو مادام جیکولین کے چہرے پر مرعوبیت کے تاثرات نمودار ہو گئے لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش بیٹھی رہی۔ چند لمحوں بعد صالحہ واپس آئی تو اس کے ہاتھوں میں فون سیٹ موجود تھا۔ اس نے پلگ ساکٹ میں لگایا اور پھر فون ایک

Admin @ www.hibuddiez.com

کرسی پر رکھ کر اس نے کرسی کو مادام جیکولین کی کرسی کے قریب رکھ دیا۔

"نمبر بتاؤ"...... جولیا نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا اور مادام جیکولین نے رابطہ نمبر اور فون نمبر بتا دیا۔ جولیا نے نمبر پریس کئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جولیا نے رسیور مادام جیکولین کے کان سے لگا دیا اور پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"لارڈ جاسٹر پیلس"...... ایک انتہائی مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام جیکولین بول رہی ہوں"...... مادام جیکولین نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس مادام۔ حکم مادام"...... دوسری طرف سے بولنے والی کی آواز یکلخت کانپنے لگ گئی تھی اور جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ مادام جیکولین کی سفاکی اور ظلم کی دہشت کس طرح لوگوں پر طاری ہے۔

"ہیمر سے بات کراؤ"...... مادام جیکولین نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہیمر بول رہا ہوں مادام۔ حکم مادام"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"چیف آج کس وقت پہنچ رہے ہیں محلس میں"...... مادام جیکولین نے کہا۔

"چیف روزانہ دس بجے کے قریب تشریف لاتے ہیں مادام۔ آج بھی اس وقت ہی آئیں گے۔ ویسے وہ مرضی کے مالک ہیں جس وقت چاہیں آ جائیں"...... ہیمر نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ شاید اسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ مادام جیکولین یہ بات کیوں پوچھ رہی ہے۔

"ٹھیک ہے۔ میں دس بجے کے بعد پھر فون کروں گی۔ میں نے چیف سے ایک ضروری بات کرنی ہے لیکن چیف کہیں دستیاب نہیں ہو رہے۔ چونکہ مجھے معلوم ہے کہ چیف رات کو یہاں آتے ہیں اس لئے میں نے یہاں فون کیا ہے"...... مادام جیکولین نے کہا۔

"یس مادام۔ صرف آپ کو ہی یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کو چیف کے اس ٹھکانے کا علم ہے"...... ہیمر نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... مادام جیکولین نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اشارہ کیا تو جولیا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب تو تمہیں یقین آ گیا۔ اب مجھے چھوڑ دو"...... مادام جیکولین نے کہا۔

"تمہارے ہوٹل جولی کا یہاں سے کتنا فاصلہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یہاں سے چھ کلو میٹر پر ہے۔ یہ سارا علاقہ میرا ہے اور یہ زرعی فارم میرا خصوصی اڈا ہے"...... مادام جیکولین نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"جولی ہوٹل کا نمبر کیا ہے"...... جولیا نے پوچھا تو مادام جیکولین نے نمبر بتا دیا تو جولیا نے رسیور دوبارہ اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے اور آخر میں اس نے ایک بار پھر لاؤڈر کا بٹن دبا دیا۔

"اب معلوم کرو کہ وہاں جیری میکارٹو کا فون تو نہیں آیا"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور دوبارہ اس کے کان سے لگا دیا۔

"جولی ہوٹل"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سٹاگر سے بات کراؤ"۔ مادام جیکولین نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سٹاگر بول رہا ہوں مادام۔ آپ فارغ ہو گئیں سپیشل ایکس سے"...... سٹاگر نے کہا تو مادام جیکولین چونک پڑی۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... مادام جیکولین نے چونک کر کہا۔

"مادام یہاں ایک گروپ نے خوفناک تباہی مچا دی ہے۔

سوائے جولی ہوٹل کے یہاں کے تمام اڈے میزائلوں سے تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ ہر اڈے کے اندر خوفناک فائرنگ کی گئی ہے۔ یہ صرف تین آدمی ہیں لیکن ان تین آدمیوں نے یہاں میکارٹو سینڈیکیٹ کے اب تک آٹھ اڈے تباہ کر دیئے ہیں۔ ہمارے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں لیکن وہ اچانک غائب ہو گئے ہیں اور ابھی تک قابو نہیں آسکے۔ آپ کا چونکہ حکم تھا کہ آپ کو ڈسٹرب نہ کیا جائے اس لئے میں نے سپیشل ایکس میں فون نہیں کیا تھا"۔ سٹاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ انہیں تلاش کرو۔ میں آ رہی ہوں"۔ مادام جیکولین نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتی جولیا نے کریڈل دبا دیا اور رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ۔ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... مادام جیکولین نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ ہمارے ساتھی ہیں"...... جولیا نے کہا اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا اور مادام جیکولین کے حلق سے نکلنے والی چیخ گولیوں کی تڑتڑاہٹ میں ہی دب کر رہ گئی اور چند لمحوں بعد مادام جیکولین کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"تم نے اسے آسان موت مار دیا ہے جولیا"...... صالحہ نے

Admin @ www.hibuddiez.com

قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اس کی سطح پر نہیں اتر سکتی صالحہ ۔ آؤ"...... جولیا نے جواب دیا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ صالحہ کی سمجھ میں اس کی بات آ گئی تھی اس لئے اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جولیا کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

عمران، جوزف اور جوانا کے ہمراہ کار میں سوار رالف کے بلیک لب سے نکل کر واپس کاسٹاس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود تھا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"ماسٹر۔ کیا اس سائنس دان کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں اور اس سائنس دان کا فون نمبر بھی معلوم ہو گیا ہے۔ اب اس نمبر سے میں نے اس لیبارٹری کا پتہ چلانا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن ماسٹر۔ اس جیری میکارٹو کا کیا ہو گا"...... جوانا نے کہا۔

"ان کے خلاف جولیا اور صدیقی کے گروپ کام کر رہے ہیں۔ وہ انہیں سنبھال لیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ماسٹر آپ"...... جوانا بات کرتے کرتے یکلخت خاموش ہو گیا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا ہوا۔ تم کیوں خاموش ہو گئے ہو"۔ عمران نے بیک مرر میں عقبی سیٹ پر بیٹھے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر۔ میں نے یہاں جیری میکارٹو کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق جیری میکارٹو خود اور اس کے باڈی گارڈز جنہیں کنگ برادرز کہا جاتا ہے انتہائی خوفناک لڑاکے ہیں اور مارشل آرٹ کے جادوگر سمجھے جاتے ہیں"۔ جوانا نے کہا۔

"تو پھر"...... عمران نے اس بار قدرے سرد لہجے میں کہا۔ وہ شاید جوانا کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

"اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں کہوں گا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی رکن کے قابو میں نہیں آئیں گے اس لئے آپ مجھے وہاں بھجوا دیں"...... جوانا نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میرا یہی مطلب تھا"...... جوانا نے اس بار کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری نظروں میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کون سا رکن مارشل آرٹ میں سب سے کمزور ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میرا مطلب ہے کہ جیری میکارٹو اور کنگ برادرز ان کے قابو میں نہیں آئیں گے"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو پوچھ رہا ہوں کہ تمہاری نظروں میں کون سا رکن اس معاملے میں سب سے کمزور ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ مسئلہ کمزوری کا نہیں ہے۔ مسئلہ مقابل کی قوت اور مہارت کا ہے۔ مس صالحہ اور مس جولیا دونوں عورتیں ہیں اس لئے وہ تو ویسے ہی ان غنڈوں سے نہیں لڑ سکتیں جبکہ باقی ممبران ویسے تو مارشل آرٹ کے ماہر ہوں گے لیکن ان میں سے کوئی بھی ان کا مقابل نہیں ہے"۔ جوانا اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"اور جوزف۔ اس بارے میں کیا خیال ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ جوزف اس لائن کا آدمی نہیں ہے اس لئے اس کی بات چھوڑیں"۔ جوانا نے کہا۔

"کس لائن کی بات کر رہے ہو"...... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"مارشل آرٹ میں مہارت کی لائن"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو آقا کا غلام ہوں"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ تم بس غلامی میں ہی مگن رہو"...... جوانا نے قدرے

Admin @ www.hibuddiez.com

طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ ٹائیگر تو ابھی بچہ ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ اگر وقت آیا تو یہ تماشہ بھی دیکھ لیں گے۔ فی الحال تو مجھے اس لیبارٹری کو تلاش کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے بے اختیار منہ بنا لیا۔ اس نے یہ ساری باتیں اس لئے کی تھیں کہ وہ عمران کو شہ دے کر جیری سیکارنو کے پاس لے جانا چاہتا تھا لیکن عمران نے اس کی یہ بات سرے سے مانی ہی نہ تھی اس لئے وہ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد عمران اس کوٹھی کے مین گیٹ پر پہنچ گیا جس میں انہوں نے رہائش رکھی ہوئی تھی۔ عمران نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن دیا تو پھاٹک کھلتا چلا گیا۔ عمران ٹائیگر کو کوٹھی میں ہی چھوڑ گیا تھا۔ چنانچہ پھاٹک ٹائیگر نے ہی کھولا تھا۔ عمران کار اندر لے گیا اور پھر جب وہ کار سے اترے تو ٹائیگر بھی پھاٹک بند کر کے واپس ان کے قریب آ گیا۔

"کیا ہوا۔ کوئی مشکوک بات"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو باس۔ میں باقاعدہ چیکنگ کرتا رہا ہوں"...... ٹائیگر نے [illegible] یا۔ وہ ٹائیگر کو اس لئے کوٹھی میں چھوڑ گیا تھا کہ اگر کسی طرح میکارلو سینڈیکیٹ کے افراد اس کوٹھی کا سراغ لگا لیں تو ٹائیگر انہیں بروقت اطلاع دے سکے کیونکہ عمران جانتا تھا کہ یہ غنڈے اور بدمعاش عام سیکرٹ ایجنٹوں کی طرح کام نہیں کرتے۔ یہ تو بلاسٹڈ ایکشن کے قائل ہوتے ہیں۔

"اس بلیک کلب میں کیا رہا"...... ٹائیگر نے عمران کے پیچھے اندرونی کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کچھ پیش رفت تو ہوئی ہے۔ تم ایسا کرو کہ الماری میں موجود اسٹاس کا تفصیلی نقشہ لے آؤ۔ میں اب لیبارٹری کا سراغ لگانے کا کام کرتا ہوں اور جوزف اور جوانا تم دونوں فی الحال آرام کرو"۔ عمران نے کہا اور خود وہ سٹنگ روم کی طرف مڑ گیا جبکہ جوزف اور جوانا راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ عمران سٹنگ روم میں بیٹھ گیا۔ اس کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر ایک رول شدہ نقشہ اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے نقشہ عمران کے سامنے موجود میز پر کھول کر رکھ دیا۔ یہ نقشہ انہوں نے ایئرپورٹ سے خریدا تھا۔ یہ کاسٹاس کا انتہائی تفصیلی نقشہ تھا جو محکمہ سیاحت کی طرف سے شائع کیا گیا تھا۔

"باس۔ کیا ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کا پتہ چلا ہے"...... ٹائیگر نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ صرف فون نمبرز کا پتہ چلا ہے"...... عمران نے کہا تو

Admin@www.hibuddiez.com

ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"فون نمبرز۔ لیکن فون نمبرز سے کیسے محل وقوع معلوم ہو سکتا ہے باس"...... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ فون نمبر انتہائی سیکرٹ لیبارٹری میں لگا ہوا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... عمران نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس کا نمبر ایکس چینج میں نہیں ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ کسی خفیہ سیٹلائٹ کے ذریعے رابطہ ہوتا ہو"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"سیٹلائٹ کے سلسلے میں جو فون نمبرز ہوتے ہیں ان کے بارے میں جانتے ہو کہ وہ فون نمبرز کیسے ترتیب دیئے جاتے ہیں"۔ عمران نے پہلے سے زیادہ خشک لہجے میں کہا۔ اس کا انداز واقعی پرائمری سکول کے ٹیچر کی طرح تھا جو اپنے شاگرد کا امتحان لے رہا ہو۔

"یس باس۔ پہلا نمبر سمت کا ہوتا ہے۔ اگر ایک نمبر ہو گا تو مغرب۔ دو ہو گا تو"...... ٹائیگر نے اس طرح جواب دینا شروع کر دیا جیسے بچے رٹا ہوا سبق دوہرانا شروع کر دیتے ہیں۔

"بس اتنا کافی ہے۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں پہاڑے سنتا رہوں۔ البتہ یہ بتاؤ کہ دوسرا نمبر کیا ظاہر کرتا ہے"۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"دوسرا طول بلد اور تیسرا عرض بلد کے تحت ترتیب دیا جاتا ہے۔ چوتھا سیٹلائٹ سے فاصلہ اور پانچواں نمبر ریڈیو لہروں کی طاقت بتاتا ہے۔ اس کے بعد جو نمبرز آتے ہیں وہ فون کے سیٹ کے ہوتے ہیں"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اتنا جانتے ہو تو پھر کیوں مجھ سے سوال کیا تھا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ سیٹلائٹ کتنی بلندی پر ہو گا اور کہاں ہو گا۔ اس کا علم تو بہرحال نہیں ہو سکتا اور جب تک یہ معلوم نہ ہو تو نقشے کی مدد سے جگہ مارک نہیں ہو سکتی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ریڈیو لہریں جو وائس لہروں کو ساتھ لے کر چلتی ہیں کس رفتار سے چلتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ وہ"۔ ٹائیگر نے شاید تفصیل سے بتانا چاہا۔

"اگر تمہیں معلوم ہے تو پھر یہ بھی معلوم ہو گا کہ پانچواں نمبر ریڈیو لہروں کی طاقت بنتا ہے اور چوتھا فاصلہ۔ کیا ان دونوں نمبروں کے حساب کتاب سے سیٹلائٹ کا زمین سے فاصلہ طے نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ آئی ایم سوری باس۔ اب بات کلیئر ہو گئی ہے"...... ٹائیگر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"اگر کلیئر ہو گئی ہے تو پھر یہ نقشہ پڑا ہے۔ نمبرز میں بتا دیتا ہوں۔ مجھے بتاؤ کہ یہ فون نمبر کس جگہ نصب ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اب میں معلوم کر لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا اور

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران نے نقشے کا رخ اس کی طرف موڑ دیا اور پھر فون نمبر ہٹا کر خود اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باتھ روم سے واپس آیا تو ٹائیگر بے حد انہماک سے نقشے پر مسلسل کام کر رہا تھا اور ساتھ ہی رکھے ہوئے پیڈ پر حساب کتاب بھی کئے چلا جا رہا تھا۔ عمران خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے نقشے پر ایک جگہ مارکر سے دائرہ ڈال دیا۔

"یہ جگہ ہے باس۔ کاسٹاس کے جنوب مغرب میں پہاڑی علاقہ ہے وائٹ سٹون۔ یہاں لیبارٹری ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے سر اٹھاتے ہوئے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"چیکنگ کر لی ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس باس"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیسے۔ مجھے سمجھاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور نقشے پر جھک گیا تو ٹائیگر نے بولنا شروع کر دیا۔

"گڈ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ہوشیار شاگرد ہو۔ تم نے درست جگہ ٹریس کر لی ہے۔ لیبارٹری یہیں ہے"۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکریہ باس"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اس علاقے سے معدنیات نکلتی ہیں اور معدنیات صاف کرنے کی فیکٹریاں یہاں موجود ہیں۔ نقشے میں ان کی باقاعدہ نشاندہی کی گئی ہے۔ اب یہ دیکھو کہ اس علاقے میں لیبارٹری کہاں ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا۔ وہ کافی دیر تک نقشے کو دیکھتا رہا پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مارکر سے ایک جگہ پر چھوٹا سا دائرہ ڈال دیا۔

"یہ جگہ ہو سکتی ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیسے اندازہ لگایا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ اس نقشے میں فیکٹریوں کے نام اور ان کے محل وقوع کی باقاعدہ نشاندہی کی گئی ہے اور ظاہر ہے یہ فیکٹریاں معدنیات صاف کرنے کی ہیں اور معدنیات بھی یقیناً ان کے قریب سے نکالی جاتی ہوں گی اس لئے ان کے قریب کسی صورت بھی لیبارٹری نہیں ہو سکتی اس لئے غور کرنے پر یہ علاقہ نظر آتا ہے جس کے قریب کوئی فیکٹری نہیں ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ لیبارٹری یہیں ہو گی"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فیکٹریوں میں ظاہر ہے بے شمار مزدور اور کارکن کام کرتے ہوں گے اور اگر یہ لیبارٹری ان فیکٹریوں کے قریب ہو گی تو وہاں آنے جانے والوں کو یہ مزدور دیکھتے رہتے ہوں گے اس لئے یہ کیسے خفیہ ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کا راستہ اور کسی خاص جگہ پر بھی تو ہو سکتا ہے باس"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال اب وہاں جا کر ہی جائزہ لیا جا سکے گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر کے چہرے پر فخر

Admin @ www.hibuddiez.com

مندی کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ عمران نے اس کی بات کو کسی نہ کسی انداز میں تسلیم کر لیا تھا۔ عمران نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے سر ٹکا لیا۔

"چائے لے آؤں باس"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں لے آؤ"...... عمران نے اسی طرح آنکھیں بند کئے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران آنکھیں بند کئے اس فیکٹری کے محل وقوع کے سلسلے میں ہی سوچ رہا تھا۔ اس کا ذہن مطمئن نہ ہو رہا تھا اس لئے وہ مزید غور کر رہا تھا کہ اچانک اس کے ناک سے ایک نامانوس سی بو ٹکرائی جیسے گلے سڑے پیاز کے ڈھیر سے بو اٹھتی ہے اور اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے یکلخت کسی نے سیاہ چادر سی تان دی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن بھی اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ اس کے تاریک اور ڈوبتے ہوئے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ انہیں ٹریس کر لیا گیا ہے۔

صدیقی، خاور، نعمانی اور چوہان چاروں ایک کار میں سوار تیزی سے سر طلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یہ کار انہوں نے ایک کار فروخت کرنے والی کمپنی سے باقاعدہ رقم دے کر خریدی تھی اور اپنے کاغذات کی بنیادوں پر انہوں نے اس کے کاغذات تیار کرائے تھے حالانکہ نعمانی نے مشورہ دیا تھا کہ وہ کسی بھی پارکنگ سے کار اڑا لیتے ہیں لیکن صدیقی نے اس مشورے پر عمل کرنے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ یہاں کی پولیس بے حد تیز تھی اور انہوں نے اطلاع ملتے ہی کار کو نہ صرف ٹریس کر لینا تھا بلکہ انہیں بھی پکڑ لینا تھا اور صدیقی کسی بھی طرح اس چکر میں الجھنا نہیں چاہتا تھا اس لئے انہوں نے یہی مناسب سمجھا کہ وہ کار خرید لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ایک ویٹر کی مدد سے خفیہ مارکیٹ سے انتہائی حساس اسلحہ بھی خرید لیا تھا گو انہیں اس اسلحے کی مارکیٹ سے تقریباً دوگنا قیمت ادا کرنا

Admin @ www.hibuddiez.com

پڑی تھی لیکن بہرحال وہ اپنی مرضی کا اسلحہ خریدنے میں کامیاب رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر صدیقی موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر نعمانی اور عقبی سیٹ پر چوہان اور خاور بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اب تک جو معلومات حاصل کی تھیں ان کے مطابق کاسٹاس میں میکارنو سینڈیکیٹ کا سب سے بڑا اڈا سپر کلب ہی تھا۔ اس کلب کا مینجر مارگر تھا اور مارگر کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ جیری میکارنو کی ناک کا بال ہے اس لئے صدیقی نے فیصلہ کیا تھا کہ اس مارگر کو پکڑ کر اس سے جیری میکارنو کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں اس لئے وہ سب سپر کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان کی جیبوں میں سائیلنسر لگے مشین پسٹل موجود تھے جو انہوں نے لوکل مارکیٹ سے ہی خریدے تھے۔

"صدیقی۔ کیا اس کلب میں ہم نے صرف مارگر کو کور کرنا ہے یا کچھ اور بھی کرنا ہے"...... ساتھ بیٹھے ہوئے نعمانی نے کہا۔

"پہلے سپر کلب کا محل وقوع دیکھ لیں پھر فیصلہ کریں گے"۔ صدیقی نے جواب دیا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار سپر کلب کے سامنے پہنچ گئی۔ یہ دو منزلہ عمارت تھی جس پر سپر کلب کے بورڈ کے ساتھ ساتھ سرخ آنکھوں والے جنگلی بھینسے کی تصویر کا نشان بھی موجود تھا اور یہی نشان ظاہر کر رہا تھا کہ اس کلب کا تعلق جیری میکارنو سینڈیکیٹ سے ہے۔ صدیقی نے کار اندر لے جانے کی بجائے آگے بڑھا دی اور پھر اس نے کار کو اس کلب

کے گرد گھمایا۔ کلب کی عقبی طرف کلب کی عقبی دیوار کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے بعد یہ گلی نما سڑک بند ہو جاتی تھی۔ البتہ اس گلی کی دوسری طرف ایک چھوٹی سی عمارت بھی موجود تھی جس کے دروازے کے باہر دو لحیم شحیم غنڈے کھڑے تھے۔ صدیقی نے چونکہ کار اندر گلی میں روک دی تھی اس لئے غنڈے چونک کر کار کی طرف دیکھنے لگے تھے لیکن صدیقی نے کار روک کر اسے اس انداز میں بیک کیا جیسے وہ غلطی سے اس بند گلی میں داخل ہو گیا ہو۔ اس نے کار بیک کی اور پھر اسے سیدھا کر کے تھوڑا سا آگے کر کے اس نے کار روک دی۔

"عقبی گلی میں موجود دروازہ یقیناً اس کلب کے کسی خاص حصے تک جاتا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ مارگر اسی حصے میں بیٹھتا ہو اور چھوٹی عمارت کے سامنے موجود پہرے دار غنڈوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس چھوٹی عمارت کی کوئی خاص اہمیت ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"پھر"..... نعمانی نے کہا۔

"آؤ۔ پھر عقبی طرف سے ہی آپریشن شروع کر دیں۔ پہلے ہم نے مارگر کے بارے میں معلوم کرنا ہے"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا تو اس کے ساتھی بھی کار کے دروازے کھول کر نیچے اتر آئے اور پھر وہ پیدل چلتے ہوئے گلی میں داخل ہو گئے۔ وہ نہ صرف ایکریمی میک اپ میں تھے بلکہ انہوں نے

Admin @ www.hibuddiez.com

غنڈوں کے مخصوص لباس جینز کی پینٹس اور چمڑے کی جیکٹس بھی پہن رکھی تھیں۔ گلے میں سرخ رنگ کے سکارف بندھے ہوئے تھے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"کون ہو تم ......" گلی کے آخر میں موجود غنڈوں میں سے ایک نے اونچی لیکن انتہائی کرخت آواز میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سٹار برادرز فرام ناراک"..... صدیقی نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ناراک میں سٹار برادرز نامی سینڈیکیٹ کی شہرت پورے ایکریمیا میں پھیلی ہوئی ہے اس لئے لازماً یہ لوگ بھی سٹار برادرز کے نام سے واقف ہوں گے۔

"اوہ۔ مگر تمہیں تو کلب کے مین گیٹ کی طرف جانا چاہیے"۔ اس آدمی نے چونک کر کہا۔ صدیقی اور اس کے ساتھی اب ان دونوں کے قریب پہنچ چکے تھے۔

"ہمیں تو یہی بتایا گیا ہے کہ مارگر اس طرف سے جانے والوں کو ہی ملتا ہے"...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم باس سے ملنے آئے ہو۔ لیکن باس تو اس وقت ادھر اپنی رہائش گاہ پر ہے۔ تم کلب جاؤ۔ باس دو تین گھنٹے بعد کلب آئے گا۔ پھر تم سے ملاقات ہو سکتی ہے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم نے تو فوری واپس ناراک جانا ہے اور تمہارے باس کا ہی اس ملاقات میں فائدہ ہے۔ لاکھوں ڈالر کا سودا ہے اور تم جانتے

ہو کہ سٹار برادرز لین دین میں کتنے کھرے ہیں"۔ صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لاکھوں کیا کروڑوں ڈالر بھی ہوں تب بھی باس اس وقت تم سے کیا کسی سے بھی نہیں مل سکتا۔ اس وقت وہ اپنی عورت ریٹا کے پاس ہے اور جب وہ ریٹا کے پاس ہو تو پھر چاہے قیامت کیوں نہ آ جائے اسے ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے اور قدرے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی مجبوری ہے۔ یہی رہائش گاہ ہے اس کی"۔ صدیقی نے اس چھوٹی سی رہائش گاہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس کے دروازے پر وہ دونوں موجود تھے۔

"ہاں" اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر ہم کلب میں اس کا انتظار کر لیتے ہیں۔ کیا ادھر سے بھی راستہ جاتا ہے کلب کو"..... صدیقی نے کلب کے عقبی دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ راستہ صرف کارڈز روم تک جاتا ہے۔ اور صرف رات کو کھلتا ہے جب بڑے بڑے لارڈز اور امراء کارڈز کھیلنے آتے ہیں۔ ان کے لئے یہ خصوصی راستہ ہے۔ تم باہر جا کر سامنے کے راستے سے اندر چلے جاؤ"...... اس آدمی نے کہا۔

"اوکے شکریہ۔ تمہارا نام"...... صدیقی نے کہا۔

"میرا نام رچرڈ ہے اور یہ میرا ساتھی ہے رافٹ"...... اس آدمی

Admin @ www.hibuddiez.com

نے جواب دیا۔

"کیا خیال ہے۔ان دونوں کو ستار برادرز کی طرف سے خصوصی تحفے نہ دیئے جائیں"...... صدیقی نے مڑ کر اپنے ساتھ کھڑے نعمانی سے کہا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیسے تحفے"...... رچرڈ نے چونک کر کہا۔اس کا ساتھی بھی تحفے کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"موت کے تحفے"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں سنبھلتے صدیقی اور نعمانی یکلخت حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے وہ دونوں تیزی سے گھومتے ہوئے ان دونوں کے سینوں سے آلگے اور پلک جھپکنے میں ان کی گردنیں ٹوٹ چکی تھیں اور ان کے جسم ڈھیلے پڑ چکے تھے۔ان کے ساتھی ان کے عقب میں اس انداز میں کھڑے تھے کہ سڑک کی طرف سے گزرنے والوں کو یہ واردات نظر نہ آسکے جبکہ خاور بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بند دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔اندر ایک چھوٹا سا لان تھا۔اس کے بعد برآمدہ اور پھر ایک چھوٹی سی جدید انداز کی عمارت تھی جس کے برآمدے میں موجود دو دروازے بند تھے۔صدیقی اور نعمانی دروازہ کھلتے ہی ان دونوں کو سینوں سے چمٹائے اندر داخل ہوئے اور پھر انہوں نے ان دونوں کو ایک سائیڈ میں کر کے فرش پر لٹا دیا۔دونوں کی گردنیں ٹوٹ چکی تھیں اور وہ دونوں ہی لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔

"تم باہر رکو چوہان تاکہ اچانک کوئی آ نہ جائے"...... صدیقی نے چوہان سے کہا تو چوہان سر ہلاتا ہوا وہیں رک گیا۔

"آؤ"...... صدیقی نے خاور اور نعمانی سے کہا اور پھر وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے برآمدے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔عمارت پر اس طرح خاموشی طاری تھی جیسے عمارت خالی ہو لیکن جب وہ برآمدے میں چڑھ کر ایک بند دروازے پر پہنچے تو انہیں اندر سے کسی عورت کی مترنم ہنسنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور صدیقی نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلا تو دروازہ بے آواز انداز میں کھلتا چلا گیا۔شاید اندر موجود افراد کے خیال کے مطابق کوئی اندر آ ہی نہ سکتا تھا اس لئے دروازہ بند کرنے کا تکلف ہی نہ کیا گیا تھا۔اندر راہداری کے آخر میں ایک کھلے دروازے سے روشنی باہر آرہی تھی اور اب وہاں سے کسی مرد کی آواز سنائی دی لیکن الفاظ واضح نہ تھے۔صدیقی نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں بھی مشین پسٹل آچکے تھے۔وہ قدم بڑھاتے اس کھلے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔انہوں نے اپنے قدموں کی آواز بلند نہ ہونے دی تھی اور پھر صدیقی یکلخت گھوم کر کھلے دروازے میں داخل ہوا تو بے اختیار وہیں دروازے میں ہی ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ سامنے کرسیوں پر ایک لحیم شحیم مرد اور ایک نوجوان عورت بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے۔مرد کی دروازے کی طرف پشت تھی جبکہ عورت کا رخ دروازے کی طرف تھا۔مرد کے جسم پر صرف

Admin @ www.hibuddiez.com

پینٹ تھی جبکہ عورت نے بھی مختصر لباس پہنا ہوا تھا۔ صدیقی کے اندر داخل ہوتے ہی عورت کی آنکھیں تیزی سے پھیلیں اور اس کے حلق سے چیخ سی نکل گئی تو مرد بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر مڑا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ اس انداز میں صدیقی اور اس کے پیچھے اندر داخل ہونے والے خاور اور نعمانی کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ عورت حیرت کی شدت سے بت بنی کھڑی تھی کہ اچانک صدیقی کے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے ٹنک کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی وہ عورت یکلخت چیختی ہوئی اچھل کر پیچھے موجود کرسی پر گری اور پھر کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گری۔

"یہ۔ یہ کیا کیا تم نے۔ اوہ۔ اوہ۔ تم نے ریٹا کو مار دیا ہے"۔ اس آدمی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کسی جنگلی بھینسے کے سے انداز میں صدیقی اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ اس کا انداز جنونیوں جیسا تھا۔

"ہاتھ اٹھا دو مارگر۔ ورنہ"...... صدیقی نے سرد لہجے میں کہا لیکن ریٹا کی اس طرح کی موت نے شاید مارگر کا ذہن ہی پلٹ دیا تھا۔ اس نے ہاتھ اٹھانے کی بجائے انتہائی وحشیانہ انداز میں صدیقی پر چھلانگ لگا دی لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا فضا میں اچھل کر گھومتا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر گرا ہی تھا کہ نعمانی کی لات گھومی اور مارگر کی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب نے اسے ایک بار پھر انتہائی

کربناک انداز میں چیخنے پر مجبور کر دیا لیکن وہ خاصا سخت جان آدمی تھا اس لئے اس بھرپور ضرب کے باوجود اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس بار نعمانی نے دوسری ضرب لگا دی اور اس بار وہ ہلکی سی چیخ مار کر نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر ڈال دو اور کہیں سے رسی ڈھونڈو"۔ صدیقی نے کہا تو نعمانی اور خاور نے مل کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے مارگر کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور پھر ایک پردہ اتار کر انہوں نے اسے رسی کے انداز میں بٹ کر اس کی مدد سے مارگر کو اس انداز میں کرسی کے ساتھ باندھ دیا کہ وہ کسی بھی طرح اس بندش سے نجات حاصل نہ کر سکے۔ جبکہ اس دوران صدیقی نے کمرے کی الماریاں کھول کھول کر ان کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن الماریوں میں شرابوں اور ایسی ہی دوسری فضول چیزوں کے علاوہ اور کوئی چیز نظر نہ آئی تھی۔

"یہ مارگر کا عشرت کدہ ہے اس لئے یہاں تمہیں کیا مل سکتا ہے"۔ نعمانی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی"...... صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس مڑ کر مارگر کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ ریٹا ہلاک ہو چکی تھی اور اس کی طرف انہوں نے سرے سے کوئی توجہ ہی نہ کی تھی۔ صدیقی چند لمحے غور سے مارگر کو دیکھتا رہا پھر اس نے اس کے چہرے پر زور دار تھپڑ رسید کر دیا اور پھر چوتھے تھپڑ پر مارگر کراہتا ہوا

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوش میں آ گیا۔

"تم۔ تم۔ تم کون ہو۔ تم اندر کیسے آ گئے" مارگر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا باس جیری میکارٹو کہاں مل سکتا ہے اور کیسے" صدیقی نے کہا تو مارگر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم کہیں وہ پاکیشیائی گروپ تو نہیں ہو جسے میرے آدمی تلاش کر رہے ہیں" مارگر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ہم وہی ہیں" صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم سپر کلب گئے تھے۔ وہاں سے تمہیں یہاں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ کس نے بتایا ہے" مارگر نے کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"ہم وہاں نہیں گئے اور نہ ہمیں وہاں جانے کی ضرورت پیش آئی۔ ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ تم یہاں ہو۔ تمہارے دونوں محافظوں کو ہلاک کر کے ہم یہاں آ گئے" صدیقی نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"باس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس وقت کہاں ہو گا" مارگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی" صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور اس کی نال بند تھے ہوئے مارگر کی کنپٹی پر رکھ دی۔

... پھر ٹریگر دبا دوں گا اور تمہاری کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گی۔ اس کے بعد ظاہر ہے تمہارا باس بھی تمہاری کوئی مدد نہ کر سکے گا۔ البتہ اگر تم نے سچ بتا دیا تو ہم تمہیں اس حالت میں زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے کیونکہ تم ہمارے لئے ایک چھوٹی مچھلی ہو۔ ہمارا اصل ٹارگٹ جیری میکارٹو ہے" صدیقی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم باس سے کیا چاہتے ہو۔ کیا اسے ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ لیکن کیوں۔ تمہاری اس سے کیا دشمنی ہے" مارگر نے کہا۔

"وہ ایک بار اس طیارہ ساز لیبارٹری میں جا چکا ہے جس کا فارمولا ہم نے حاصل کرنا ہے اور ہم نے اس سے اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا ہے" صدیقی نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں۔ تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے۔ باس کا لیبارٹری سے کیا تعلق۔ وہ تو اس دنیا کا آدمی ہی نہیں ہے" مارگر نے کہا۔

"بہرحال میں گنتی شروع کر رہا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھ میں سچ اور جھوٹ کی تمیز کرنے کی خداداد صلاحیت موجود ہے اس لئے سچ بولو گے تو اپنی زندگی بچا لو گے ورنہ۔ ایک" صدیقی نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ" صدیقی کے تین کہنے پر مارگر نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بولو لیکن سچ بولنا ورنہ اب باقی صرف دو نمبر رہ گئے ہیں"۔

Admin @ www.hibuddiez.com

صدیقی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ ٹھہرو۔ میں بتاتا ہوں۔ پہلے مجھ سے وعدہ کرو کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"۔۔۔ مارگر نے کہا۔ اس کی پیشانی پر پسینہ بہنے لگا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ وعدہ"۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"سنو۔ باس کسی ایک جگہ نہیں ہوتا۔ اس کا کوئی پلان یا پروگرام نہیں ہوتا لیکن رات کو دس بجے کے بعد وہ لارڈ جاسنز کے محل میں ہوتا ہے اور دوسرے روز دس گیارہ بجے تک لازماً وہیں رہتا ہے۔ اس محل میں اس نے اپنے اور کنگ برادرز کے لئے عیاشی کا تمام سامان اکٹھا کر رکھا ہے"۔۔۔ مارگر نے تیز تیز لہجے میں کہا تو صدیقی اس کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر تو سب کو معلوم ہو گا اس بارے میں"۔ صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ صرف چند افراد کو اس کا علم ہے۔ صرف چند افراد کو۔ جن میں سے ایک میں ہوں ورنہ کسی کو بھی نہیں معلوم۔ وہ سب یہی سمجھتے ہیں کہ وہاں لارڈ جاسنز رہتا ہے حالانکہ لارڈ جاسنز وہاں رہتا ضرور ہے لیکن اس کا پورشن باس نے علیحدہ رکھا ہوا ہے۔ وہ محل میں آجا بھی نہیں سکتا اور یہ بھی بتا دوں کہ لارڈ جاسنز کے محل میں داخل ہونا تو ایک طرف وہاں تک کسی دوسرے آدمی کا پہنچنا ہی ناممکن ہے۔ صرف باس اور کنگ برادرز وہاں جا سکتے ہیں۔ ایکریمیا کا

صدر بھی وہاں نہیں جا سکتا۔ یہ محل ایک پہاڑی پر ہے۔ محل تک صرف ایک سڑک ہے اور سڑک کے گرد اور محل کے گرد گہری کھائیاں ہیں جہاں ہر وقت مسلح افراد رہتے ہیں اور انہیں حکم ہے کہ جو بھی نظر آئے اسے اڑا دیا جائے۔ وہ صرف میزائل یا گولی چلاتے ہیں۔ پوچھ گچھ نہیں کرتے"۔۔۔ مارگر نے اب تیزی سے خود ہی بولنا شروع کر دیا تھا۔

"وہاں فون تو ہو گا"۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہاں کا نمبر کسی کو نہیں معلوم۔ ایکس چینج میں جو نمبر ہے وہ لارڈ جاسنز کے پورشن کا ہے"۔۔۔ مارگر نے جواب دیا۔

"لارڈ جاسنز کا پورشن وہاں ساتھ ہے تو لارڈ جاسنز تو وہاں آتا جاتا رہتا ہو گا"۔۔۔ صدیقی نے پوچھا۔

"اس کے لئے علیحدہ راستہ ہے عقبی طرف۔ لیکن اس راستے کا تعلق صرف اس پورشن سے ہے، محل سے نہیں ہے اور اس پورشن سے بھی کسی صورت محل میں داخل نہیں ہوا جا سکتا"۔۔۔۔۔ مارگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ نعمانی اسے گولی مار دو"۔۔۔۔۔ صدیقی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے چٹک چٹک کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں بندھے ہوئے مارگر کے دل میں داخل ہوئیں تو وہ بس صرف ایک بار ہی چیخ سکا۔ اس کے بعد اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

"یہاں سی ایکس لگا دو۔ اب اس پورے سیکشن کو اڑا دیں

Admin @ www.hibuddiez.com

گے"...... صدیقی نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس گیٹ پر پہنچے تو چوہان وہاں موجود تھا۔

"کچھ معلوم ہوا"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ"...... صدیقی نے کہا اور پھر وہ سب اس دروازے سے باہر گلی میں آ گئے۔ گلی خالی پڑی ہوئی تھی۔ صدیقی کے کہنے پر دروازہ بند کر دیا گیا۔

"نعمانی۔ دوسرا سی ایکس اس کلب کے عقبی دروازے سے جما دو۔ یہاں سے ہی اس پورے کلب کو تباہ کر دے گا"۔ صدیقی نے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن اندر تو بے شمار لوگ ہوں گے"...... نعمانی نے چونک کر کہا۔

"یہ سب مجرم ہیں اس لئے رحم کھانے کی ضرورت نہیں ہے"۔ صدیقی نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے واپس سپر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ مین گیٹ سے کچھ فاصلے پر انہوں نے کار روکی اور پھر صدیقی کے کہنے پر نعمانی نے جیب سے سی ایکس کا ڈی چارجر نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ ڈی چارجر پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا۔ نعمانی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس زرد رنگ کے بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ انتہائی طاقتور بم درست کام کر رہا

ہے۔ نعمانی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پہلے بٹن کے نیچے موجود دوسرا بٹن بھی پریس کر دیا تو اس کے ساتھ ہی زرد رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ موجود دوسرا سرخ رنگ کا بلب یکلخت جلا اور پھر بجھ گیا لیکن دوسرے لمحے یکلخت سپر کلب کی طرف سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جیسے سپر کلب کی عمارت تنکوں کی طرح بکھر کر اوپر آسمان کی طرف اڑتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک دھماکے شروع ہو گئے۔ اب آگ اور دھوئیں کے بادل آسمان کی طرف اٹھتے دکھائی دے رہے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آتش فشاں پھٹ پڑا ہو اور صدیقی نے کار یکلخت آگے بڑھا دی۔ سڑک پر چلنے والی ٹریفک رک گئی تھی۔ ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔ لوگ خوف کی شدت سے چیختے ہوئے ادھر ادھر بھاگے چلے جا رہے تھے۔

"میرا خیال ہے کہ سپر کلب میں اسلحے کا ذخیرہ تھا جو پھٹ گیا ہے"...... نعمانی نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... چند لمحوں بعد عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے خاور نے کہا۔

"اس جیری میکارٹو کا خاتمہ ضروری ہے ورنہ ہم ان کے جتنے بھی اڈے تباہ کر دیں یہ لوگ نئے بنا لیں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"لیکن جیری میکارٹو کے بعد بھی تو دوسرے لوگ یہ کام کر سکتے ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ہاں۔ کر تو سکتے ہیں اور دنیا میں ایسا ہوتا رہتا ہے لیکن بہرحال اس قدر منظم اور سفاکانہ انداز میں نہیں ہوتا۔ جیری میکار تو چونکہ خود ظالم اور سفاک طبیعت آدمی ہے اس لئے اس نے یہ سارا سسٹم بنا رکھا ہے۔ جب یہ ہلاک ہو جائے گا تو پھر یہ سسٹم بھی ختم ہو جائے گا"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تو رات کو وہاں جاتا ہے اور ابھی رات ہونے میں کافی دیر ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہم کم از کم پہلے اس لارڈ ہاؤس کا جائزہ تو لے لیں"۔ صدیقی نے کہا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صدیقی نے کار ایک بکسٹال کے سامنے روک دی۔

"یہاں سے کاسٹاس کا تفصیلی نقشہ لے آؤ تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ لارڈ جاسٹر محل کہاں ہے"...... صدیقی نے کہا تو نعمانی سر ہلاتا ہوا کار سے اترا اور بکسٹال کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ موجود تھا۔ اس کے بیٹھتے ہی صدیقی نے کار آگے بڑھا دی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک ریستوران کے سامنے روک دی۔

"آؤ کھانا بھی کھا لیں اور نقشہ بھی دیکھ لیں گے"...... صدیقی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ریستوران کے ہال کے ایک کونے میں بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ کھانا کھانے کے بعد جب ویٹر برتن لے گیا تو صدیقی

کے کہنے پر نعمانی نے تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر میز پر رکھ دیا اور وہ سب اس پر جھک گئے۔ پھر جب تک ویٹر ہاٹ کافی لے آتا وہ لارڈ جاسٹر پیلس کو نہ صرف نقشے میں مارک کر چکے تھے بلکہ وہ یہاں سے وہاں تک کا راستہ بھی چیک کر چکے تھے اس لئے ویٹر کے آنے پر انہوں نے نقشہ بند کر دیا اور نعمانی نے دوبارہ اسے جیب میں ڈال لیا اور وہ سب اطمینان بھرے انداز میں ہاٹ کافی پینے میں مصروف ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ میرا سر کیوں گھوم رہا ہے"۔ صدیقی نے اچانک کہا۔

"م۔ م۔ میرا بھی"...... اس کے کانوں میں چوہان کی ہلکی سی آواز پڑی اور اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی نے غلبہ حاصل کر لیا اور اس کے تمام احساسات اس تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

جولی ہوٹل سے کچھ فاصلے پر سڑک کے کنارے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے ریستوران میں دروازے کے ساتھ میز پر تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں پہنچے تھے۔ انہوں نے یہاں میکارنو سینڈیکیٹ کے کئی اڈے تباہ کر دیے تھے۔ البتہ ابھی جولی ہوٹل باقی تھا جو مادام جیکولین کا خاص اڈا تھا۔

"تم یہاں آکر کیوں بیٹھ گئے ہو۔ جولی ہوٹل چلو"۔ تنویر نے صفدر سے کہا۔

"اس ہوٹل کو تباہ کرنے کے بعد ہم کیا کریں گے"۔ صفدر نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کریں گے۔ کیا مطلب۔ یہاں سے کاسٹاس جائیں گے۔ وہاں تباہی پھیلائیں گے۔ یہ تو چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اصل لطف تو وہاں کاسٹاس میں آئے گا"۔ ...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ تینوں ایکریمی ٹھیک اپ میں تھے اور ایکریمی زبان میں ہی باتیں کر رہے تھے۔

"جولیا اور صالحہ کا کیا ہوگا"۔ ..... صفدر نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ وہاں رہائش گاہ سے تو وہ یہی طے کر کے نکلی تھیں کہ وہ دونوں یہاں جولی ہوٹل میں اس جیکولین کو کور کر کے اس سے جیری میکارنو کے بارے میں پوچھ گچھ کریں گی اور پھر اس کو تباہ کر دیں گی لیکن یہ تو صحیح سلامت موجود ہے اور یہاں کے حالات سے بھی نہیں لگتا کہ یہاں کوئی خاص بات ہوئی ہو"۔ ...... تنویر نے اس بار تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں زیرو فائیو پر مس جولیا سے رابطہ کر لینا چاہئے کیونکہ مس جولیا لازماً یہاں آئی ہوں گی لیکن پھر یقیناً یہاں ایسے واقعات پیش آئے ہوں گے کہ انہیں یہاں سے جانا پڑا"۔ ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں باتھ روم جا کر بات کرتا ہوں۔ اب واقعی یہ ضروری ہے"۔ ...... صفدر نے کہا اور اٹھ کر ایک طرف بنے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل وہیں بیٹھے رہے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آ گیا۔

"کیا ہوا"۔ ...... تنویر نے بے تاب سے لہجے میں پوچھا۔

"مادام جیکولین کو ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ ...... صفدر نے کہا تو

Admin @ www.hibuddiez.com

تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں چونک پڑے۔

"اوہ۔ کیا جولیا اور صالحہ نے کیا ہے۔ کہاں۔ کس طرح"۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام جیکولین یہاں موجود نہیں تھی۔ جولیا اور صالحہ کو یہاں بے ہوش کر دیا گیا اور پھر ان دونوں کو کسی زرعی فارم میں لے جایا گیا۔ وہاں انہیں ہوش میں لایا گیا اور اس کے بعد ظاہر ہے ان دونوں نے سچوئیشن بدل دی۔ جیکولین کے ساتھ دو آدمی تھے۔ وہ ہلاک ہو گئے جبکہ جیکولین کو بے ہوش کر کے جولیا نے اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کی اور پھر اسے ہلاک کر دیا گیا۔ انہیں وہاں ہماری کارکردگی کی رپورٹ مل چکی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"تفصیل سے بتاؤ کیا ہوا ہے اور اب کیا کرنا ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"مس جولیا نے کہا ہے کہ ہم اب ایئرپورٹ پہنچ جائیں۔ وہ دونوں بھی وہاں پہنچ رہی ہیں۔ وہ اب فوری کاسناس جانا چاہتی ہیں اس لئے اٹھو۔ باقی باتیں وہاں ایئرپورٹ پر ہوں گی"۔ ... صفدر نے کہا۔

"لیکن جولی ہوٹل۔ یہ تو ان کا خاص اڈا ہے"۔ ... تنویر نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ لیکن"۔ ...... صفدر نے کہا۔

"تم دونوں پارکنگ سے کار نکالو۔ میں یہاں بھی سی ایکس نصب کر کے وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اس کا بھی بہرحال تباہ ہونا ضروری ہے"۔ ... تنویر نے کہا۔

"خیال رکھنا۔ کہیں پھنس نہ جانا"۔ ... صفدر نے کہا۔

"تم بے فکر رہو"۔ ...... تنویر نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ صفدر نے کاؤنٹر پر جا کر پیمنٹ کی اور پھر وہ اور کیپٹن شکیل ریستوران سے باہر آ گئے۔ تنویر کو انہوں نے سڑک کراس کر کے جولی ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ پارکنگ وہاں سے کچھ فاصلے پر تھی اس لئے وہ دونوں اس طرف کو مڑ گئے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے پارکنگ سے کار نکالی اور اسے آہستہ آہستہ چلاتے ہوئے جولی ہوٹل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ابھی وہ ہوٹل کے سامنے پہنچے ہی تھے کہ تنویر باہر آیا اور صفدر نے کار روک دی۔ تنویر نے کار دیکھ لی تھی اس لئے وہ تیزی سے چلتا ہوا کار کی طرف بڑھا اور پھر سائیڈ دروازہ کھول کر وہ صفدر کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ کیپٹن شکیل عقبی سیٹ پر پہلے ہی بیٹھا ہوا تھا۔ تنویر کے بیٹھتے ہی صفدر نے کار آگے بڑھا دی۔ یہ کار انہوں نے نقد رقم ضمانت دے کر ایک کاریں کرائے پر دینے والی کمپنی سے حاصل کی تھی۔ اسلحہ وہ پہلے ہی جولیا سمیت حاصل کر چکے تھے جسے وہ اب تک بے دریغ استعمال کرتے چلے آ رہے تھے۔

"کیا رہا۔ جلدی باہر آ گئے ہو"۔ ...... صفدر نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"میں نے برآمدے میں ہی ایک پبلک فون بوتھ کے اندر اسے چھپاں کر دیا ہے۔ ایسی جگہ پر جو فوری طور پر نظر نہیں آسکتی"۔ تنویر نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑا سا آگے جا کر صفدر نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔

"چلو اب یہاں کا یہ آخری اڈا بھی اڑا دو"۔ صفدر نے کہا تو تنویر نے جیکٹ کی جیب سے ڈی چارجر نکالا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ ڈی چارجر پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا اور تنویر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے پھر تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پہلے بٹن کے نیچے موجود دوسرا بٹن بھی پریس کر دیا تو اس کے ساتھ ہی زرد رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ موجود دوسرا سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا۔ چند لمحوں بعد انہیں اپنے عقب سے انتہائی خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی اور تنویر اور صفدر دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے جبکہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی صفدر نے کار آگے بڑھا دی کیونکہ اب ان کا یہاں رکنے کا کوئی جواز نہ تھا۔ ویسے بھی یہاں کی پولیس نے اس سارے علاقے کو گھیر لینا تھا لیکن دھماکے نہ صرف مسلسل جاری تھے بلکہ وہ لمحہ بہ لمحہ زیادہ ہولناک ہوتے جا رہے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ جولی ہوٹل میں اسلحہ کا ذخیرہ تھا جو پھٹ گیا ہے ورنہ باقی اڈوں کی طرح یہاں بھی صرف ایک دھماکہ ہوتا"۔

تنویر نے کہا۔

"ظاہر ہے یہ غنڈوں اور بدمعاشوں کا بڑا اڈا تھا اس لئے یہاں اسلحہ تو ہونا تھا"...... صفدر نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کار کچھ دیر بعد ایئر پورٹ کی پارکنگ میں داخل ہوئی اور صفدر نے اسے ایک سائیڈ پر پارک کر دیا اور پھر وہ تینوں کار سے اترے اور ایئر پورٹ کی عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے اور پھر جب وہ ایئر پورٹ کے پبلک لاؤنج میں داخل ہوئے تو وہاں جولیا اور صالحہ کو ان کی اصل شکلوں میں دیکھ کر وہ تینوں ہی بے اختیار چونک پڑے۔

"ارے آپ اصل چہروں میں ہیں"..... صفدر نے قریب جا کر کہا۔

"ہاں۔ جیکولین نے ہمارے میک اپ صاف کر دیئے تھے اور ہم وہاں سے سیدھی یہاں آ رہی ہیں۔ تمہارے پاس یقیناً ماسک میک اپ باکس تو ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کاسٹاس جا کر خرید لیں گے"...... جولیا نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ یہاں سے کاسٹاس تقریباً ہر دو گھنٹے بعد ایک فلائٹ جاتی ہے اس لئے انہیں آئندہ فلائٹ میں آسانی سے سیٹیں مل گئیں جس کی روانگی میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا۔ چنانچہ

Admin @ www.hibuddiez.com

وہ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے ریستوران کے کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے جوس وغیرہ منگوا لیا اور پھر انہوں نے ایک دوسرے کو اپنے اپنے کارناموں کی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"نجانے وہ فورسٹارز اور عمران صاحب وہاں کاسٹاس میں کیا کرتے پھر رہے ہوں گے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کام کرتے پھر رہے ہوں گے جو ہم یہاں کر رہے ہیں"۔ صالحہ نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس مشن میں واقعی لطف آیا ہے۔ دھماکے ہوئے ہیں۔ لاشیں گری ہیں"...... تنویر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ باقاعدہ لاشوں اور دھماکوں سے لطف لے رہا ہو۔

"ہاں۔ اس بار اللہ تعالیٰ نے تمہاری سن لی ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ پھر جب فلائٹ کی روانگی کا اعلان ہوا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ فلائٹ نے انہیں ایک گھنٹے میں کاسٹاس ڈراپ کر دیا۔

"اب پہلے تو یہاں کوئی رہائش گاہ تلاش کی جائے"...... جولیا نے کہا۔

"پہلے آپ اور خاص طور پر صالحہ میک اپ کر لیں۔ پھر مزید کام کریں گے کیونکہ بہرحال وہ ہمیں تلاش کر رہے ہوں گے اور ایشیائی چہرہ دیکھتے ہی وہ چونک پڑیں گے"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ایئرپورٹ سے نکلنے کے ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ ایک کالونی میں بنی ہوئی ایک چھوٹی سی کوٹھی میں موجود تھے۔ جولیا اور صالحہ دونوں نے ماسک میک اپ کر لئے تھے اور ایک کمپنی کو نقد رقم ضمانت کے طور پر دے کر انہوں نے نہ صرف یہ کوٹھی رہائش کے لئے حاصل کر لی تھی بلکہ کاریں بھی لی تھیں اور اب وہ اس رہائش گاہ میں بیٹھے رات کو لارڈ جاسٹر پیلس میں داخلے کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے جا کر اس پیلس کا جائزہ لینا چاہئے"۔ صفدر نے کہا۔

"اس طرح وہاں لوگ ہمارے بارے میں مشکوک بھی ہو سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے اچانک انہیں باہر سے کھٹاک کھٹاک کی آوازیں سنائی دیں تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ دیکھو یہ کیا ہے"...... جولیا نے کہا اور صفدر اور تنویر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ اچانک انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گئے ہوں۔ جولیا کا بھی یہی حشر ہوا۔ گو ان سب نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ وہ سب ہی لڑکھڑا کر وہیں سٹنگ روم میں ہی گر گئے۔ وہ سب بے ہوش ہو چکے تھے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

ساگر انتہائی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ وہ بار بار میز پر پڑے ہوئے فون کی طرف دیکھتا اور پھر ہونٹ بھینچ کر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ وہ انچارج آرتھر کا نمبر ٹو تھا اور عملی طور پر وہی سب کچھ تھا وہ میکارٹو سینڈیکیٹ کے ایسے ایسے راز جانتا تھا جو شاید آرتھر بھی نہ جانتا تھا۔ اس وقت وہ کاساس کے مغربی علاقے میں سینڈیکیٹ کے ایک اہم کلب کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے میں انتہائی بے چینی سے ٹہل رہا تھا اور اس کلب کو ڈبلیو ایکس کہا جاتا تھا۔ اس کلب کے نیچے تہہ خانوں کا جال بچھا ہوا تھا جہاں ہر قسم کے جرائم کی منصوبہ بندی ہوتی تھی۔ ایک لحاظ سے یہ کلب میکارٹو سینڈیکیٹ کا ہیڈ کوارٹر کہلائے جانے کا حقدار تھا۔ اوپر جو چھوٹا سا کلب تھا اس کی ممبر شپ بھی انتہائی محدود تھی اور جرائم کے صرف سرکردہ افراد ہی اس کلب کے ممبرز تھے اور یہ ممبرز کسی نہ کسی لحاظ

سے میکارٹو سینڈیکیٹ سے منسلک تھے۔ جیری میکارٹو اپنا زیادہ وقت اس کلب میں ہی گزارتا تھا اور ساگر اس کلب کا جنرل مینجر تھا۔ ساگر صرف اس لئے بے چینی سے ٹہل رہا تھا کہ وہ فیصلہ نہ کر پا رہا تھا کہ اب وہ جیری میکارٹو کو سینڈیکیٹ کے خلاف ہونے والی اب تک کی کارروائی کے بارے میں اطلاع دے یا نہیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیری میکارٹو کنگ برادرز کے ساتھ لارڈ جاسٹر پیلس میں جا چکا ہے اور جیری میکارٹو جب لارڈ جاسٹر پیلس چلا جائے تو پھر وہ معمولی سی ڈسٹربنس سے اتنا برافروختہ ہو جاتا ہے کہ غصے میں بعض اوقات وہ اپنے ہی بہترین افراد کو ہلاک کروا دیا کرتا تھا۔ گو ساگر کو معلوم تھا کہ جیری میکارٹو کل دس گیارہ بجے محل سے یہاں پہنچ جائے گا لیکن جو حالات اس وقت میکارٹو سینڈیکیٹ کے ہو چکے تھے وہ اس بات کے متقاضی تھے کہ ان کے بارے میں فوری اطلاع دی جائے۔ کافی دیر تک مسلسل ٹہلنے کے بعد آخر کار ساگر اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ اسے یہ سب حالات بہرحال سر باسٹر کے نوٹس میں لانے چاہئیں ورنہ کل جب سر باسٹر جیری میکارٹو کو اس بارے میں علم ہو گا تو ہو سکتا ہے کہ وہ ساگر پر ہی چڑھ دوڑے اس لئے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ کر اس نے اپنے ذہن میں وہ تمام واقعات کا سلسلہ اس انداز میں جوڑنا شروع کر دیا جس انداز میں وہ ان تمام واقعات اور معاملات کو جیری میکارٹو کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔ کافی دیر تک وہ بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے

ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"لارڈ جاسٹر ہیلس"...... ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈبلیو ایکس کلب سے سناگر بول رہا ہوں۔ سپر ماسٹر سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔ انتہائی ضروری" سناگر نے الفاظ پر زور دے کر انہیں دوہراتے ہوئے کہا۔

"سوری ماسٹر سناگر۔ سپر ماسٹر اپنے سپیشل ایریئے میں جا چکے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ اب انہیں کسی بھی طرح ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کچھ کرو ورنہ بہت نقصان ہو جائے گا" سناگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ کنگ چیف مارتھر سے بات کر لیں۔ وہ اگر چاہیں تو سپر ماسٹر سے بات کر سکتے ہیں ورنہ اور کسی میں جرأت نہیں ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ کنگ چیف سے بات کرا دو"...... سناگر نے کہا۔

"ہالو"...... چند لمحوں بعد ایک دھاڑتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ لہجے میں کسی بھوکے درندے جیسی غراہٹ تھی۔

"کنگ چیف میں سناگر بول رہا ہوں ڈبلیو ایکس سے"۔ سناگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ کنگ برادرز کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ سپر ماسٹر ان کا بے حد خیال رکھتا تھا اور پوری دنیا میں اگر وہ کسی کی بات اپنی مرضی کے خلاف مان سکتا تھا تو وہ صرف کنگ برادرز ہی تھے اس لئے سینڈیکیٹ کے سب افراد کنگ برادرز کا نہ صرف انتہائی احترام کرتے تھے بلکہ ان سے خوفزدہ بھی رہتے تھے۔

"اوہ سناگر۔ اس وقت کیسے یہاں کال کی ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے" اس بار کنگ چیف کا لہجہ نرم تھا۔

"سینڈیکیٹ کے حالات ایسے ہو چکے ہیں کہ تمام واقعات سپر ماسٹر کے فوری نوٹس میں لے آنا ضروری ہیں لیکن سپر ماسٹر سپیشل ایریئے میں جا چکے ہیں اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ آپ ان سے رابطہ کریں" سناگر نے کہا۔

"کیسے حالات۔ ہم ابھی تھوڑی دیر پہلے تو آئے ہیں۔ ہمیں تو ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ کیا ہوا ہے"...... کنگ چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ڈبلیو ایکس کی بجائے ہاسٹیو کلب سے محل چلے گئے ہیں۔ اگر آپ ڈبلیو ایکس کلب میں ہوتے تو آپ کو ان حالات کا علم ہو جاتا۔ بہرحال مختصر طور پر اتنا بتا دوں کہ ٹاکسم میں مادام جیکولین کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ٹاکسم میں سینڈیکیٹ کے تمام اڈے مع جولی ہوٹل کے تباہ کر دیئے گئے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں سینڈیکیٹ سے تعلق رکھنے والے افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہاں کاسٹاس

Admin @ www.hibuddiez.com

میں باس آرتھر کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور سپر کلب کو بم سے اڑا دیا گیا ہے اور یہاں بھی سینکڑوں لوگ کلب کے اندر ہی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ رالف کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور رالف کلب میں بھی بے تحاشا فائرنگ کی گئی ہے"۔ ستاگر نے کہا۔

"یہ۔ یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔ کس نے ایسا کیا ہے۔ کس میں جرأت ہے۔ پھر تم کیا کر رہے ہو"۔ کنگ چیف کی انتہائی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ایسا کرنے والے پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اس لئے تو میں سپر ماسٹر سے اس بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ سپر ماسٹر کا حکم تھا کہ انہیں براہ راست ہلاک نہ کیا جائے بلکہ انہیں گرفتار کر کے اطلاع دی جائے۔ اس کے بعد کوئی کارروائی کی جائے۔ لیکن یہ لوگ اس قدر تیزی سے کام کر رہے ہیں کہ ان کی فوری ہلاکت ضروری ہے"۔ ستاگر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ یہ تو واقعی انتہائی غیر معمولی حالات ہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم رسیور رکھ دو۔ میں سپر ماسٹر سے رابطہ کرتا ہوں۔ سپر ماسٹر تم سے خود ہی رابطہ کر لیں گے"...... کنگ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ستاگر نے رسیور رکھا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے دوسرے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ستاگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ستاگر بول رہا ہوں"...... ستاگر نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ یہ دوسرا فون سینڈیکیٹ کے ماتحتوں کے لئے ریزرو تھا اس لئے ستاگر کو جو اب آرتھر کی جگہ کام کر رہا تھا معلوم تھا کہ اس فون پر کال کرنے والا سینڈیکیٹ کا کوئی ماتحت ہی ہو سکتا ہے۔

"انتھونی بول رہا ہوں باس۔ جس گروپ نے سپر کلب کو بم سے اڑایا ہے اور چیف آرتھر کو ان کی رہائش گاہ پر ہلاک کیا ہے اسے پکڑ لیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو ستاگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی"...... ستاگر نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اتفاقاً انہیں چیک کر لیا گیا کیونکہ چیف آرتھر کی رہائش گاہ پر پہرہ دینے والا ایک آدمی ہلاک نہیں ہوا تھا حالانکہ انہوں نے اپنی طرف سے اس کی گردن توڑ دی تھی لیکن وہ صرف بے ہوش تھا۔ جب سپر کلب کو بم سے اڑایا گیا تو اسے اس دھماکے سے خود بخود ہوش آ گیا اور پھر وہ کسی نہ کسی طرح خود ہی سڑک پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے ان کے بارے میں بتایا جو چیف آرتھر کی رہائش گاہ پر گئے تھے۔ ان کی تعداد چار تھی۔ ان کے حلیئے اور لباسوں کی تفصیل معلوم ہو گئی تو انہیں تلاش کیا گیا اور پھر وہ ایک ریستوران میں بیٹھے کھانا کھاتے ہوئے چیک کر لئے گئے۔ چونکہ چیف آرتھر کا حکم تھا کہ سپر ماسٹر کا حکم ہے کہ انہیں ہلاک نہ کیا جائے بلکہ بے ہوش کر کے پکڑا جائے اور ڈبلیو ایکس میں پہنچایا

Admin @ www.hibuddiez.com

جائے۔ چنانچہ ان لوگوں کی کافی میں بے ہوش کر دینے والی خاص دوا ملا دی گئی۔ یہ ریسٹوران سینڈیکیٹ کا ہی ہے اس لئے کام ہو گیا اور یہ چاروں کافی پیتے ہی بے ہوش ہو گئے اور انہیں ہال سے اٹھا کر ایک کمرے میں ڈال دیا گیا۔ اب آپ بتائیں کہ ان کا کیا کرنا ہے۔ انہیں ہلاک کرنا ہے یا ڈبلیو ایکس بھجوانا ہے"۔ انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں سے بول رہے ہو تم"۔ سٹاگر نے پوچھا تو دوسری طرف سے ریسٹوران کا نام بتا دیا گیا۔

"تم وہیں رکو اور ان کا خیال رکھنا۔ انہیں ہوش نہیں آنا چاہئے میں سپر ماسٹر سے بات کر کے خود تمہیں کال کروں گا"۔ سٹاگر نے کہا۔

"یس باس"۔ ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سٹاگر نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اب وہ سپر ماسٹر کے سامنے اس کو اپنی کارکردگی بنا کر ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ اس طرح اسے یقین تھا کہ آرتھر کی جگہ اسے مستقل طور پر دے دی جائے گی اور پھر اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ چند منٹ بعد ہی اسی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سٹاگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سٹاگر بول رہا ہوں"۔ ...... سٹاگر نے ایک بار پھر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سٹارم بول رہا ہوں باس۔ رالف کلب پر حملہ کرنے اور رالف

کو ہلاک کرنے والے گروپ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ انہیں ہلاک کر دیا جائے یا ڈبلیو ایکس بھجوایا جائے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو سٹاگر ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی"۔ سٹاگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ رالف کلب سے مجھے اطلاع ملی کہ ایک ایکریمی اور دو حبشیوں نے رالف کلب میں گھس کر بے پناہ فائرنگ کی ہے اور باس رالف کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ہم نے فوری طور پر چیکنگ کی تو ہمیں ان کی کار کے بارے میں اطلاع مل گئی۔ ہم نے سپر وائنڈ کے ذریعے اس کار کا سراغ لگا لیا۔ یہ کار ایک کوٹھی میں موجود تھی۔ وہاں ہم نے بے ہوش کر دینے والی گیس استعمال کی۔ اندر جانے پر معلوم ہوا کہ وہاں دو ایکریمی افراد اور دو حبشی موجود تھے۔ ہم نے وہیں ان سب کے چہرے سٹاگ ویئر سے چیک کئے تو پتہ چلا کہ ان میں سے دو حبشی تو میک اپ میں نہیں ہیں البتہ دونوں ایکریمی میک اپ میں ہیں اور یہ دونوں ایشیائی ہیں اور ان میں سے ایک وہ ہے جس کی تصویر ہمارے پاس موجود ہے جو ہمیں چیف آرتھر نے بھجوائی تھی"۔ ...... سٹارم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہی تو ان کا اصل سرغنہ ہے۔ تم کہاں سے بول رہے ہو"۔ ...... سٹاگر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی کوٹھی کے فون سے بات کر رہا ہوں باس"۔ ...... دوسری

Admin @ www.hibuddiez.com

طرف سے کہا گیا۔

"کیا نمبر ہے"...... سٹاگر نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر اور کوٹھی کے بارے میں تفصیل بتا دی گئی۔

"تم وہیں رہو۔ میں سپر ماسٹر سے بات کر کے تمہیں اس نمبر پر خود کال کروں گا۔ لیکن خیال رکھنا یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ ان کو ہوش نہیں آنا چاہئے"...... سٹاگر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سٹاگر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا ہی تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سٹاگر نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سٹاگر بول رہا ہوں"...... سٹاگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سٹیونز بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو سٹاگر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سٹیونز بھی ایک گروپ کا انچارج تھا۔ جو ان پاکیشیائیوں کو تلاش کرنے میں مصروف تھا۔

"یس"...... سٹاگر نے کہا۔

"باس ٹاکسم سے مجھے اطلاع دی گئی کہ وہاں مادام جیکولین اور ان کے دو ساتھیوں کو زرعی فارم میں ہلاک کر کے دو عورتیں ایئر پورٹ پہنچی تھیں اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی اطلاع ملی کہ تین ایکریمین نے جولی ہوٹل کو تباہ کر دیا ہے اور وہ بھی ایئر پورٹ پہنچ گئے۔ ان دو عورتوں میں سے ایک سوئس نژاد تھی جبکہ دوسری ایشیائی تھی اور پھر یہ پانچوں کاسٹاس روانہ ہو گئے ہیں۔ میں نے اپنے گروپ کو ایئر پورٹ پر بھیجا تو معلوم ہوا کہ یہ گروپ کاسٹاس پہنچ کر شہر چلا گیا ہے جس پر میں نے مین ٹیکسی سٹینڈ سے شہر میں چلنے والے تمام ٹیکسی ڈرائیوروں سے معلومات حاصل کرائیں تو مجھے اطلاع مل گئی کہ اس گروپ کو رین بو کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں پہنچایا گیا ہے۔ میں نے وہاں ایئر ٹیلی سکوپ سے اندرونی چیکنگ کی تو دونوں لڑکیاں اور ان کے تین ایکریمی ساتھی وہاں موجود تھے۔ میں نے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا ہے اور پھر میں نے وہاں ان کے میک اپ چیک کئے تو ایک لڑکی سوئس نژاد ہے دوسری ایشیائی جبکہ تینوں مرد ماسک میک اپ میں تھے۔ وہ تینوں ایشیائی ہیں۔ چیف آرتھر نے حکم دیا تھا کہ انہیں ہلاک نہ کیا جائے بلکہ بے ہوش کر کے ڈبلیو ایکس بھجوایا جائے اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب کیا حکم ہے"...... سٹیونز نے کہا تو سٹاگر کا چہرہ مسرت کی شدت سے جگمگا اٹھا۔

"اس کوٹھی کا فون نمبر کیا ہے"...... سٹاگر نے پوچھا تو دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

"تم وہیں رکو اور ان لوگوں کو ہوش میں نہ آنے دینا۔ میں سپر ماسٹر سے رابطہ کر کے تمہیں خود فون کر کے مزید احکامات دوں گا"...... سٹاگر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سٹاگر نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی تک سپر ماسٹر کی طرف سے کال نہ آئی تھی اور جلدی

کال آنے کی اسے توقع بھی نہ تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سپر ماسٹر اپنے عشرت کدے میں داخل ہو جائے تو پھر اس سے رابطہ تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے لیکن اسے یقین تھا کہ بہرحال کنگ چیف رابطہ کر لے گا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اس فون کی گھنٹی بج اٹھی جس سے سپر ماسٹر سے رابطہ کیا گیا تھا اور اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ستاگر بول رہا ہوں جناب"۔ ستاگر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ کنگ چیف نے کیا بتایا ہے مجھے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"۔ دوسری طرف سے سپر ماسٹر جیمی میلارڈ کی انتہائی غضبناک آواز سنائی دی۔

"سپر ماسٹر۔ جو کچھ بتایا گیا ہے وہ درست ہے"۔ ستاگر نے ڈرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے کہ مادام جیکولین ماری جائے۔ ہوٹل تباہ ہو جائے۔ آرتھر ہلاک کر دیا جائے اور سپر کلب کو بموں سے اڑا دیا جائے۔ رالف کو ہلاک کر دیا جائے اور رالف کلب میں سب کو ہلاک کر دیا جائے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا"۔ سپر ماسٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سپر ماسٹر۔ ایسا ہو چکا ہے اور جناب یہ بھی عرض کر دوں کہ ایسا کرنے والے سب ایشیائی پکڑے جا چکے ہیں"۔ ستاگر نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ سب پکڑے جا چکے ہیں"۔ سپر ماسٹر نے ایک بار پھر چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سپر ماسٹر۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ بہت بڑا نقصان ہے اور آپ کو فوراً مجرم چاہئے ہوں گے اس لئے میں نے تمام گروپس کو ریڈ الرٹ کر دیا اور کنگ چیف کو فون کرنے کے بعد اور آپ کا فون آنے تک ہمارے گروپس نے ان تینوں گروپس کو گرفتار کر لیا ہے اور اب ان کے بارے میں آپ کے مزید احکامات کی ضرورت ہے"۔ ستاگر نے کہا۔

"کیسے پکڑے گئے ہیں۔ کتنی تعداد ہے ان کی۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر یہ واقعی کارنامہ ہے"۔ سپر ماسٹر نے اس بار قدرے نرم اور مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ کو خوشخبری دینے کے لئے ہی یہ محنت کی گئی ہے"۔ ستاگر نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے انتھونی، سٹارم اور سٹیونز کی طرف سے ملنے والی اطلاعات کو اس انداز میں پیش کیا جیسے یہ سب اس کی کارکردگی کا نتیجہ ہو۔

"ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ یہ واقعی بہت بڑی خوشخبری ہے۔ ویری گڈ۔ اوکے۔ میں تمہیں آرتھر کی جگہ دیتا ہوں اور سنو اب میں ان سب کا خاتمہ خود اپنے ہاتھوں اور کنگ برادرز کے ہاتھوں کرانا چاہتا ہوں اس لئے تم انتھونی، اسٹارم اور سٹیونز تینوں کو احکامات دے دو کہ وہ ان سب کو اسی بے ہوشی کے عالم میں لارڈ جاسٹر پیلس

Admin @ www.hibuddiez.com

کو جانے والی سڑک کے آغاز میں کاروں پر پہنچا دیں۔ کنگ برادرز وہاں خود موجود ہوں گے۔ اس کے بعد وہ انہیں اپنی تحویل میں لے لیں گے۔ سمجھ گئے ہو" سپر ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سپر ماسٹر۔ حکم کی تعمیل ہو گی" رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں نہ صرف ترقی دے دی گئی ہے بلکہ تمہیں اس کا خصوصی انعام بھی ملے گا۔ میں ابھی کنگ چیف کے ذریعے احکامات تمام سنٹرز میں بھجوا دیتا ہوں" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سٹاگر نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے گلنار ہو رہا تھا۔ مارتھر کی جگہ لینے کا مطلب تھا کہ اب وہ بھی ماسٹر بن چکا تھا اور اب اس کے احکامات بالکل اسی طرح تسلیم کئے جائیں گے جیسے سپر ماسٹر کے احکامات تسلیم کئے جاتے ہیں۔ وہ دس منٹ تک خاموش بیٹھا رہا تاکہ کنگ چیف سپر ماسٹر کی طرف سے تمام سنٹرز کو اس کی ترقی کے احکامات دے دے۔ پھر دس منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور باری باری تمام سنٹرز کو فون کئے اور سب نے جب اسے ماسٹر بن جانے پر مبارک باد دی تو اس نے انتھونی، سارم اور سٹیونز کو سپر ماسٹر کی طرف سے دیئے جانے والے احکامات سنائے اور پھر رسیور رکھ کر وہ بے اختیار اٹھ کر ناچنے لگا کیونکہ وہ اپنے تصور سے بھی بڑی پوسٹ حاصل کر چکا تھا۔ یہ واقعی اس کی زندگی کا خواب تھا جو پورا ہو گیا تھا۔

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی گہری تاریکی میں روشنی کا ایک چھوٹا سا نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کی آنکھیں کھل گئیں لیکن اسے اپنے ماحول کا [illegible] میں چند لمحے لگ گئے جب اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ وہ ایک انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے ایک بڑے سے ہال میں ایک دیوار کے ساتھ فولادی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ اسے اپنے بازوؤں میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا اور وہ اس کی وجہ بھی سمجھ گیا تھا کہ بے ہوشی کے دوران زنجیروں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے اس کا جسم نیچے کی طرف لٹکا رہا ہو گا جس کی وجہ سے اس کے بازوؤں پر وزن پڑتا رہا۔ اب ہوش میں آنے کے بعد وہ خود ہی سیدھا ہوا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے ذہن میں یکلخت دھماکے سے ہونے لگے کیونکہ اس ہال میں

Admin@www.hibuddiez.com

وہ اکیلا نہیں تھا۔ اس کے دائیں بائیں اسی طرح زنجیروں میں جکڑی ہوئی پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس موجود تھی۔ سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی وہاں موجود تھے۔ ہال کی بناوٹ، طرز تعمیر اور پھر اس میں استعمال ہونے والا سازوسامان بتا رہا تھا کہ یہ کسی لارڈ کے محل کا حصہ ہے لیکن ہال کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ صرف چند کرسیاں موجود تھیں۔ ان کے علاوہ ہال میں اور کسی قسم کا فرنیچر موجود نہ تھا۔ ہال کا ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ دروازے کی بناوٹ بھی شاہانہ انداز کی تھی۔

"میں کہاں آگیا ہوں اور یہ تمام لوگ کیسے یہاں پہنچ گئے"۔ عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے یہ بات تو یاد تھی کہ وہ رالف کلب سے رالف کے خاتمے کے بعد واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچا تھا اور وہاں ڈاکٹر مرفی کے فون نمبر سے وہ لیبارٹری کے محل وقوع کو تلاش کرنے کے بارے میں ٹائیگر سے بات چیت کر رہا تھا کہ اچانک اس کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور پھر اس کا ذہن انتہائی تیزی سے تاریکیوں میں ڈوب گیا تھا۔

"پھر ہم سب یہاں کیسے اکٹھے ہو گئے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... عمران نے بدستور بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے اب احساس ہوا تھا کہ اس کے سارے ساتھی اپنی اصل شکلوں میں تھے لیکن پہلے شاید حیرت کی زیادتی کی وجہ سے اسے اس کا احساس نہ ہوا تھا۔

[illegible] مطلب ہے کہ ہم کسی سپیشل ایجنسی کی قید میں ہیں ورنہ سپیشل میک اپ عام غنڈوں اور بدمعاشوں سے تو نہیں اتر سکتا"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتا ہال کا بڑا سا دروازہ بے آواز انداز میں کھلا اور عمران اندر آنے والی ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ لڑکی ایکریمین تھی اور اس کے جسم پر مختصر سا لباس تھا البتہ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی بوتل موجود تھی۔

"ارے تمہیں خود بخود ہوش آگیا۔ یہ کیسے ہوا"...... لڑکی نے تحالی مترنم آواز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم جیسی ہوشربا خاتون سے ملاقات ہو گی اس لئے مجھے خود بخود ہوش آنا ہی تھا۔ اب یہ تو بدذوقی ہے کہ تم جیسی خوبصورت لڑکی یہاں آئے اور میں بے ہوش رہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"لیکن مجھے تو نقصان ہو گیا"...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نقصان ہو گیا۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔ وہ واقعی لڑکی کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکا تھا۔

"تم جیسے وجیہہ اور خوبصورت آدمی کا قرب حاصل نہ کرنے کا نقصان۔ ظاہر ہے اگر تم بے ہوش ہوتے تو میں تمہارے قریب آتی۔ تمہاری ناک سے بوتل لگاتی اور پھر تم ہوش میں آتے اس طرح

Admin @ www.hibuddiez.com

کچھ وقت مجھے تمہارے قرب میں گزارنے کا موقع مل جاتا" لڑکی نے بڑے بے باکانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ حسن کے ساتھ اگر ذہانت اور حاضر جوابی بھی موجود ہو تو معاملہ دو آتشہ بلکہ سہ آتشہ ہو جاتا ہے۔ بہرحال تعارف تو اب بھی کرایا جا سکتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تعارف ضرور ہونا چاہئے۔ میرا نام نزا ہے اور میں لارڈ جاسنز پیلس کے سپیشل ایریے کی ایک ادنیٰ ملازمہ ہوں" لڑکی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ لارڈ جاسنز کے بارے میں اس نے کافی کچھ سن رکھا تھا لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ لارڈ جاسنز کا تعلق کسی خفیہ تنظیم سے ہے۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم لارڈ جاسنز کے مہمان ہیں" عمران نے چونک کر کہا تو لڑکی ایک بار پھر بے اختیار انداز میں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تم لارڈ جاسنز پیلس میں ضرور ہو لیکن لارڈ جاسنز کے مہمان نہیں ہو....." لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھی اور عمران کے ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تنویر کے سامنے پہنچی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل کا دہانہ تنویر کی ناک سے لگا دیا۔

"ارے وہ کیوں۔ کیا لارڈ جاسنز اس قدر کنجوس ہے کہ وہ مہمان نوازی بھی نہیں کر سکتا" عمران نے کہا تو لڑکی ہنس پڑی۔

"یہ بات نہیں ہے مسٹر عمران" لڑکی نے بوتل تنویر کی ناک سے ہٹاتے ہوئے کہا تو عمران اس کے منہ سے اپنا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن کو واقعی حقیقی حیرت کے جھٹکے لگے تھے۔ پہلے لارڈ جاسنز کا نام سن کر بھی اور اب اس لڑکی کے منہ سے اپنا نام سن کر اسے حقیقتاً بے حد حیرت ہوئی تھی۔

"تم میرا نام بھی جانتی ہو" عمران نے اس کی بات کاٹ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہارے بارے میں خصوصی طور پر ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم دنیا کے انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہو" لڑکی نے اب عمران کے دوسری جانب موجود صفدر کی ناک سے بوتل کا دہانہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تم کیا کہہ رہی تھی لارڈ جاسنز کے بارے میں" عمران نے کہا۔

"میں تمہیں بتا رہی تھی کہ یہ محل ضرور لارڈ جاسنز کا ہے لیکن بے چارہ لارڈ جاسنز اب اس شاندار محل کا مالک نہیں رہا۔ وہ اس محل کے ایک علیحدہ حصے میں رہنے پر مجبور ہے کیونکہ اب یہ محل میکارٹو سینڈیکیٹ کے سپر ماسٹر جیری میکارٹو کے عشرت کدے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ تم اس وقت سپر ماسٹر کے مہمان ہو البتہ یہ بات دوسری ہے کہ تمہاری خاطر تواضع کروں، بجلی کے شاکس اور

Admin @ www.hibuddiez.com

گولیوں سے ہوگی" لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"لیکن یہ کام عشرت کدوں میں تو نہیں ہوا کرتے۔ یہ تو نارچنگ ہاؤسز میں ہوتے ہیں" عمران نے کہا۔

"سپر ماسٹر روزانہ اپنے باڈی گارڈز کنگ برادرز کے ساتھ رات کو دس بجے یہاں آجاتا ہے اور پھر دوسرے دن دس گیارہ بجے تک وہ یہاں رہتا ہے۔ کنگ برادرز کے لئے علیحدہ عشرت گاہیں بنی ہوئی ہیں لیکن یہ خصوصی ایریا صرف سپر ماسٹر کے لئے مخصوص ہے۔ یہاں وہ اس طرح رہتا ہے کہ شاید شہنشاہوں کو بھی اس قدر عشرت نصیب نہ ہو سکے اور تم لوگوں کے بارے میں اسے اطلاع اس وقت ملی جب وہ اپنے عشرت کدے میں داخل ہو چکا تھا اور پھر تم نے اس کے گروپ کو اس قدر شدید نقصان پہنچایا ہے کہ اس وقت وہ کسی بھوکے شیر کی طرح غضبناک ہو رہا ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے تمہارا کیا حشر ہوگا۔ اس کا اندازہ تم خود لگا سکتے ہو" لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر اس نے ہمیں گولی ہی مارنی تھی تو یہ کام عشرت کدے سے باہر بھی ہو سکتا تھا۔ پھر ہمیں بے ہوش کر کے یہاں کیوں اس طرح زنجیروں میں جکڑا گیا ہے اور پھر تم جیسی خوبصورت لڑکی کو ہمیں ہوش میں لانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ ساری باتیں تو بتا رہی ہیں کہ وہ واقعی ہماری مہمان نوازی کے موڈ میں

ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تم لوگوں سے خصوصی قسم کا انتقام لینا چاہتا ہے" لڑکی نے جواب دیا اور پھر وہ چند لمحوں کے لئے ایک کی ناک سے بوتل لگاتی اور پھر آگے بڑھ جاتی۔ جب سب سے آخر میں موجود کیپٹن شکیل کی ناک سے اس نے بوتل لگا کر ہٹائی اور واپس مڑی تو وہ سیدھی عمران کی طرف آئی۔

"مجھے اقرار ہے عمران کہ میں تم لوگوں کے لئے کچھ نہیں کر سکتی۔ مجھے زندگی بھر اس کا افسوس رہے گا کیونکہ تم جیسے وجیہہ اور خوبصورت لوگوں کو واقعی مرنا نہیں چاہئے لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب بہرحال تمہیں مرنا ہی پڑے گا" لڑکی نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"اس ہمدردی کا شکریہ۔ لیکن موت و زندگی تمہارے سپر ماسٹر کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھ لو۔ اس کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے" عمران نے کہا لیکن لڑکی کوئی جواب دیئے بغیر دروازہ کھول کر باہر چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ چند لمحوں بعد باری باری اس کے سارے ساتھیوں کو ہوش آنے لگ گیا۔

"اس لئے میں تمہارے چیف کو کہتا رہتا ہوں کہ ساری سیکرٹ سروس کو اکٹھا کسی مشن پر نہ بھیجا کرے لیکن شاید اب وہ بھی آ

Admin @ www.hibuddiez.com

لوگوں سے اکتا گیا ہے اس لئے وہ بھی کی ٹیم بنانے کے لئے نوان ڈھونڈتا رہتا ہے" عمران نے منہ بناتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا جو ہوش میں آنے کے بعد حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

"یہ ہم کہاں ہیں۔ کیا مطلب۔ یہ ہم یہاں کیسے پہنچ گئے" ۔ جولیا کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آرہا کہ تم سب کیسے یہاں پہنچ گئے ہو۔ ویسے یہ بتادوں کہ ہم اس وقت جیری میکارنو کے مہمان ہیں۔ لارڈ جاسنز پیلس میں ہیں" عمران نے کہا تو وہ یہ دیکھ کر خود بھی چونک پڑا کہ لارڈ جاسنز پیلس کا سن کر اس کے ساتھی اس طرح چونک پڑے تھے جیسے وہ اس بارے میں کوئی بات جانتے ہوں۔

"اوہ۔ اوہ۔ چلو شکر ہے کہ ہمیں یہاں لڑ بھڑ کر داخل نہیں ہونا پڑا۔ ہم خود بخود یہاں پہنچ گئے ہیں" جولیا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم خود یہاں آنا چاہتے تھے۔ کیوں" عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس لئے کہ یہاں جیری میکارنو چھپا ہوا تھا۔ ہم نے اس کا خاتمہ کرنا تھا" جولیا نے جواب دیا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہونا۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ یہاں لارڈ جاسنز پیلس میں ہے" عمران نے کہا تو جولیا نے صالحہ سمیت مادام جیکولین کے زرعی فارم میں بے ہوش ہونے سے لے کر ایئر پورٹ پہنچنے اور پھر وہاں سے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر سمیت کاسناس پہنچنے سے لے کر رہائش گاہ میں موجود ہونے اور پھر بے ہوش ہو جانے کی پوری تفصیل بتادی۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تو تم نے اس مادام جیکولین کا خاتمہ کر دیا جس نے راحت جہاں پر ظلم توڑے تھے۔ ویری گڈ۔ چلو ایک تو نیک کام تم سے بھی اس دنیا میں ہو گیا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم نے ناکسم میں اس سینڈیکیٹ کے سارے اڈے تباہ کر دیئے ہیں۔ آخر میں تنویر نے اس جولی ہوٹل کو بھی بم سے اڑا دیا" ۔ اس بار صفدر نے کہا۔

"ارے واہ۔ یعنی سونے پر سہاگہ" عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ وہ اس طرح باتیں کر رہے تھے کہ جیسے کسی پکنک پر آئے ہوئے ہوں۔

"تم نے کیا کیا ہے۔ تم بتاؤ" تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پہلے دوسرے درویشوں کا قصہ بھی سن لیں۔ پھر میں اپنی رام کہانی سناؤں گا۔ ہاں تو چیف آف فور سٹارز صاحب۔ آپ فرمائیں۔ آپ نے کیا تیر مارا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نشانے پر تیر تو تاک کے ہی مارا تھا عمران صاحب لیکن ہماری

Admin @ www.hibuddiez.com

اتنی قسمت کہاں کہ ہمیں کوئی کریڈٹ مل سکے۔ البتہ ہم نے ایک چھوٹا سا کام کیا ہے کہ جیری میکارنو کے نمبر نو آرتھر کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور اس کا سب سے بڑا اڈا سپر کلب بھی بموں سے اڑا دیا ہے....... صدیقی نے کہا تو عمران کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی کام کی بات ہے۔ اسی لئے شاید ہمیں یہاں لا کر جکڑا گیا ہے کہ جیری میکارنو تک جب یہ خبر پہنچی ہو گی تو وہ غصے سے پاگل ہو گیا ہو گا اور اب وہ ہم سے خود اپنے ہاتھوں سے انتقام لینا چاہتا ہو گا۔ ویری گڈ" عمران نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر مسرت کی آبشاریں سی بہنے لگیں کیونکہ عمران کی طرف سے پرخلوص تعریف کو وہ ہمیشہ اپنے لئے کسی تمغے سے کم نہیں سمجھتے تھے۔

"اب تم بتاؤ۔ تم نے کیا کیا ہے" جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران نے رالف کے کلب جا کر ڈاکٹر مرتی کو فون کر کے اور پھر رالف کو ہلاک کر کے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ کر اس فون نمبر سے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں معلوم کرنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"عمران صاحب۔ جیسا کہ آپ نے خود کہا ہے کہ یہ لوگ انتقام کے لئے پاگل ہو رہے ہوں گے اور پھر یہ ہیں بھی عام غنڈے اور بدمعاش اس لئے ہمیں اپنے تحفظ کے بارے میں کچھ سوچنا چاہئے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں کوشش کر رہا ہوں لیکن وہ بٹن میری انگلیاں ابھی تک تلاش نہیں کر سکیں جن سے یہ کنڈے کھل سکتے ہیں۔ تم بھی کوشش کرو" عمران نے کہا۔

"ہم نے بھی کوشش کی ہے لیکن واقعی ان کڑوں میں کنڈے ہی نہیں ہیں یا پھر ایسی جگہوں پر ہیں کہ وہاں تک ہماری انگلیاں ہی نہیں پہنچ سکتیں" صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی یکلخت کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے ایک دیوہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ جسامت اور قدوقامت کے لحاظ سے وہ جوانا اور جوزف سے انیس نہیں بلکہ بیس ہی تھا۔ انتہائی ٹھوس جسم کا مالک۔ اس نے جینز اور سیاہ چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے بڑے سے چہرے پر اس وقت انتہائی غیض و غضب کے تاثرات موجود تھے۔ وہ خالی ہاتھ تھا۔ اس کے پیچھے چار اور دیوہیکل آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے جسموں پر سرخ رنگ کا لباس تھا۔ سرخ رنگ کی چست پینٹ اور سرخ رنگ کی شرٹ وہ بھی انتہائی ٹھوس جسموں کے مالک تھے اور جوزف اور جوانا کی طرح دیوہیکل جسم کے مالک تھے۔ ان کے پیچھے ایک لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ سب سے آگے آنے والا اس طرح قدم بڑھاتا آگے آیا جیسے کوئی فاتح پہلی بار اپنی مفتوحہ مملکت میں داخل ہو رہا ہو جبکہ اس کے پیچھے آنے والے چاروں دیوہیکل افراد کا انداز مؤدبانہ تھا جبکہ مشین گن بردار لڑکی دروازے

Admin @ www.hibuddiez.com

کے ساتھ ہی کھڑی ہو گئی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ مشین گن کسی بوجھ کی طرح اٹھائے ہوئے ہو۔

"ہونہہ۔ تو تم لوگ ہو وہ جنہوں نے میکارنو سینڈیکیٹ کے ماسٹروں کو ہلاک کیا ہے۔ تم نے اس کے اڈے تباہ کئے ہیں۔ تم نے مادام جیکولین، آرتھر اور رالف کو ہلاک کیا ہے۔ تم ہو وہ حقیر ایشیائی۔ تم نے دیکھا کہ ہم نے تمہیں کیسے چوہوں کی طرح پکڑ لیا ہے۔ اب تمہارے جسموں کی ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی۔ ایک ایک ہڈی" سب سے آگے آنے والے نے انتہائی غضبناک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام جیری میکارنو ہے" عمران نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میرا نام جیری میکارنو ہے اور میں میکارنو سینڈیکیٹ کا سپر ماسٹر ہوں اور یہ میرے باڈی گارڈز کنگ برادرز ہیں۔ تم وہی عمران ہو جس کے بارے میں کرنل کلارک نے کہا تھا کہ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو۔ میرا خیال ہے کہ کرنل کلارک کی آنکھیں خراب ہو گئی ہیں۔ تم تو چوہے ہو چوہے" جیری میکارنو نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہوش میں رہ کر بات کرو سفید ریچھ۔ اب اگر تمہاری زبان سے باس کے خلاف ایک لفظ بھی نکلا تو تمہارے سر پر ناچنے والی سرخ موت تم پر جھپٹ پڑے گی" یکلخت جوزف کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم۔ تم نے سپر ماسٹر کے سامنے اونچی آواز میں بات کی ہے۔ تم" کنگ برادرز نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔ ان کے چہروں پر انتہائی غضبناکی کے تاثرات ابھر آئے تھے اور انہوں نے انتہائی تیزی سے اپنی جیبوں سے مشین پسٹل نکال لئے تھے۔

"رک جاؤ" جیری میکارنو نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو کنگ برادرز یکلخت اس طرح ساکت ہو گئے جیسے چابی بھرے کھلونے چابی ختم ہو جانے پر ساکت ہو جاتے ہیں۔

"اس نے میرے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے کی جرأت کی ہے اس لئے اس کی موت عبرتناک ہو گی۔ تم اسے آسان موت مارنا چاہتے ہو۔ اسے کھول کر باہر نکالو اور پھر اس کی ایک ایک ہڈی توڑ دو" جیری میکارنو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو کنگ برادرز تیزی سے جوزف کی طرف بڑھنے لگے۔

"ایک منٹ۔ پہلے میری بات سن لو" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جیری میکارنو نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھا لیا۔

"تم اس کے لئے رحم کی اپیل نہیں کرو گے عمران۔ اس کی سزا سنائی جا چکی ہے" ...... جیری میکارنو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"پہلے میری بات سن لو۔ پھر جو جی چاہے کر لینا۔ تمہیں خود پر اور اپنے ان چوہوں پر ناز ہے کہ تم مارشل آرٹ کے ماہر ہو تو پھر تم ہم میں سے کسی ایک سے مقابلہ کر لو۔ شرط لیکن یہی ہو گی کہ مقابلہ

Admin @ www.hibuddiez.com

بنتے ہونا چاہئے اور اگر تم میری بات کو طنز نہ سمجھو تو ان دونوں لڑکیوں میں سے کسی ایک سے مقابلہ کر لو۔ جوزف تو ویسے بھی تم لوگوں کے بس کا روگ نہیں ہے۔ بولو۔ کیا کہتے ہو"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے اس طرح لڑکیوں سے لڑنے کا طعنہ دو۔ تم خود بزدل ہو۔ تم اپنے ساتھی کو بچانے کے لئے ان لڑکیوں کو آگے لانا چاہتے ہو"۔ جیری میکارٹو نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں جیری میکارٹو۔ تم یہ چار تو کیا اپنے اور ساتھی بھی بلا لو اور اکیلے مجھ سے لڑو۔ میرا نام جوانا ہے جوانا"...... یکلخت جوانا نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"جو میں نے حکم دیا ہے پہلے وہ پورا ہو گا۔ پھر میں سوچوں گا کہ کیا کرنا ہے۔ کنگ برادرز۔ اس جوزف کو کھولو اور اس کی ہڈیاں توڑ ڈالو"...... جیری میکارٹو نے کہا۔

"چلو ایسے ہی سہی لیکن جیسے میں نے کہا ہے مقابلہ فیئر ہونا چاہئے نہ تم اس مقابلے میں مداخلت کرو گے اور نہ تمہارے یہ کنگ برادرز اسلحہ استعمال کریں گے اور یہ بھی سن لو کہ اگر جوزف نے تمہارے ان کنگ برادرز کی ہڈیاں توڑ دیں تو تم بھی اسلحہ استعمال نہیں کرو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تم کنگ برادرز کے بارے میں جانتے ہی نہیں۔ یہ چند سیکنڈوں میں ہی تمہارے اس کالے ریچھ کا بھرکس نکال دیں گے۔

"ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ مقابلہ فیئر ہو گا"۔ جیری میکارٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"مارتھر تم اس کالے ریچھ کی ہڈیاں توڑ دو گے۔ اس کے کنڈے کھول دو"۔ جیری میکارٹو نے کنگ برادرز میں سے ایک سے کہا جس کے ماتھے پر سرخ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ جس سے ظاہر تھا کہ وہ ان کا انچارج ہے۔

"یس۔ سر باس"۔ اس آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا رخ سامنے جوزف کی طرف کر کے اس نے اس پر موجود کوئی بٹن پریس کیا تو کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی جوزف کے بازوؤں اور پیروں کے گرد موجود کڑے خود بخود کھلتے چلے گئے۔ اس نے وہ آلہ اپنے ایک ساتھی کی طرف بڑھا دیا۔

"مشین پسٹل بھی نکال کر دے دو۔ میں نہیں چاہتا کہ بعد میں عمران کہے کہ اس کے ساتھی کے ساتھ فیئر پلے نہیں ہوا"۔ جیری میکارٹو نے کہا تو مارتھر نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اپنے ساتھی کی طرف بڑھا دیا جبکہ جوزف زنجیروں سے آزاد ہو کر آگے بڑھ آیا تھا اور بار بار اپنی کلائیاں سہلا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جوزف۔ تم نے اس سے ریموٹ کنٹرول نما آلہ حاصل کرنا ہے

Admin @ www.hibuddiez.com

تاکہ ہم آزاد ہو سکیں"۔۔۔۔ عمران نے اس بار افریقی زبان میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ لیکن یہ بتا دیں کہ پہلے اسے حاصل کروں یا ان کا خاتمہ ہونے کے بعد"۔ جوزف نے بھی افریقی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے اسے شکست دے دو پھر اس عورت سے مشین گن چھین کر جیری میکارنو کے تینوں ساتھیوں کا خاتمہ کر دینا۔ اس کے بعد ہمیں آزاد کرانا"۔ عمران نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔ اس بار جوزف نے جواب دیا۔

"یہ تم اسے کیا کہہ رہے تھے"۔ جیری میکارنو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں اسے ہدایت دے رہا تھا کہ مارتھر صاحب کو زیادہ تکلیف نہیں ہونی چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو مارتھر۔ اسے بتاؤ کہ تکلیف کیا ہوتی ہے"۔ جیری میکارنو نے کہا اور خود ایک طرف کونے میں پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ کنگ برادرز کے باقی آدمی بھی اس کے ساتھ ہی دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے البتہ مسلح عورت اسی طرح دروازے کے پاس کھڑی تھی۔

"باس۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں ان چاروں سے لڑوں اور انہیں ہلاک کر دوں"۔۔۔۔ اچانک جوزف نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا مارتھر نے یکلخت اچھل کر جوزف پر حملہ کر دیا۔ اس کا حملہ انتہائی تیز تھا۔ اس قدر تیز کہ جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اس کا جسم ہوا میں اٹھ کر رول ہوتا ہوا کسی نیزے کی طرح سیدھا جوزف کی طرف بڑھا اور اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے جوزف کے سینے پر پڑے تھے۔ یہ ضرب اس قدر بھرپور اور اچانک تھی کہ جوزف اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا اور مارتھر نے ہوا میں ہی قلابازی کھائی۔ اس کے دونوں پیر ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں زمین پر لگے اور پھر وہ ہوا میں اچھلا اور دوسری بار اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے جوزف کے سینے پر پڑے اور جوزف کے منہ سے یکلخت خون کی لکیر سی نکل آئی۔ مارتھر ضرب لگا کر ایک بار پھر سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ عمران کے ساتھی دیکھتے رہ گئے۔ مارتھر واقعی انتہائی پھرتیلا آدمی تھا جبکہ جوزف اس کے مقابلے میں اس قدر تیزی اور پھرتی نہ دکھا سکا تھا۔ مارتھر نے ایک بار پھر پہلے جیسا وار کرنا چاہا لیکن اس بار وہ مار کھا گیا۔ جوزف جو اس طرح فرش پر چت پڑا ہوا تھا جیسے اس کے جسم میں حرکت ہی مفقود ہو گئی ہو، اچانک فرش پر پڑے ہوئے اس قدر تیزی اور پھرتی سے گھوما کہ جیسے کوئی تیز رفتار لٹو گھومتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مارتھر چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ جوزف کی دونوں ٹانگوں نے گھومتے ہوئے اس کی ٹانگوں پر ضرب لگا دی تھی اور وہ چونکہ زمین چھوڑ چکا تھا اس لئے اس ضرب نے

Admin @ www.hibuddiez.com

اسے نیچے گرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ نیچے گرتے ہی مارتھر بجلی کی سی تیزی سے اٹھا لیکن اسی لمحے جوزف بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تیر رہی تھی جبکہ اس کے منہ کے ایک کونے سے خون کی لکیر نکل کر اس کی گردن تک پہنچ چکی تھی۔ اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔ اچانک مارتھر کے منہ سے عجیب و غریب سی آواز نکلی اور اس کا جسم پارے کی طرح تڑپا لیکن جوزف اسی طرح اطمینان سے کھڑا تھا۔ مارتھر کا جسم ایک ٹانگ پر گھوما اور اس نے اس انداز میں گھوم کر دوسری ٹانگ جوزف کی پسلیوں میں مارنے کی کوشش کی کہ اگر یہ ضرب جوزف کو لگ جاتی تو یقیناً اس کی کئی پسلیاں اپنی جگہ چھوڑ جاتیں مگر اس سے پہلے کہ گھومتے ہوئے مارتھر کی ٹانگ جوزف تک پہنچتی، جوزف نے یکلخت الٹی چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی مارتھر کا جسم فضا میں کسی گیند کی طرح اچھلتا چلا گیا۔ جوزف کی دونوں ٹانگوں نے الٹی قلابازی کھاتے ہوئے مارتھر کی ایک اٹھی ہوئی اور دوسری فرش پر ٹکی ہوئی ٹانگ کے درمیان میں آ کر اسے اوپر کسی گیند کی طرح اچھال دیا تھا اور جب تک مارتھر کا سر اوپر ہال کی چھت کے قریب جاتا جوزف الٹی قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو چکا تھا۔ مارتھر بھی واقعی مارشل آرٹ میں کافی مہارت رکھتا تھا۔ اوپر پہنچتے پہنچتے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو سانپ کی سی تیزی سے گھمایا اور اس کا جسم ایک جھکولے کے ساتھ ایک سائیڈ پر نیچے آیا اور پھر اس کی دونوں

ٹانگیں ابھی زمین تک پہنچی ہی تھیں کہ جوزف کسی جنگلی بھینسے کی طرح اس کی طرف دوڑا۔ جوزف کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ پلک جھپکنے سے بھی کم لمحے میں وہ مارتھر کے سامنے پہنچ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مارتھر سنبھلتا جوزف کے سر کی بھرپور ٹکر اس کے سینے پر پڑی اور ہال مارتھر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوزف کی زوردار ٹکر اور مارتھر کے عقب میں موجود دیوار نے اس کا دل پھاڑ کر رکھ دیا تھا اور مارتھر کے منہ اور ناک سے خون کسی فوارے کی طرح ابلنے لگا تھا۔ وہ زمین پر گر کر اس طرح تڑپنے لگا جیسے ذبح ہوتی ہوئی بکری تڑپتی ہے۔ جوزف ٹکر مار کر پچھلے پیروں پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کی نظریں فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے مارتھر پر جمی ہوئی تھیں۔ جیری میاڈنو اور مارتھر کے بھائیوں کا رخ بھی مارتھر کی طرف ہی تھا۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات تھے کہ اچانک ہال ایک نسوانی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوزف نے پیچھے ہٹتے ہوئے اچانک دروازے کی سائیڈ پر حیرت اور خوف کی شدت سے بت بنی کھڑی عورت پر جھپٹا اور نہ صرف اس نے عورت کے ہاتھ سے مشین گن چھین لی تھی بلکہ اس کے ساتھ ہی اس نے اسے بازو سے پکڑ کر اس طرح کنگ برادرز کی طرف اچھال دیا تھا جیسے کسی گیند کو اچھالا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور پھر کنگ برادرز اور اس عورت کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے ایک بار پھر ہال گونج اٹھا۔ مارتھر اب ویسے ہی ساکت ہو چکا تھا جبکہ جوزف نے مشین گن کا رخ اب

Admin @ www.hibuddiez.com

کرسی پر بت کی طرح ساکت بیٹھے ہوئے جیری میکارنو کی طرف کر دیا۔ جیری میکارنو کے چہرے پر حیرت جیسے مجسم ہو کر رہ گئی تھی۔

"خبردار۔ اگر میری مرضی کے بغیر تمہاری پلکیں بھی جھپکیں تو گولیوں سے اڑا دوں گا"۔ جوزف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو جیری میکارنو بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اسے مت مارنا جوزف"۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم دھوکہ کرو اور پھر مجھے دھمکی بھی دو"۔۔۔ جیری میکارنو نے یکلخت پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت اچھل کر جوزف پر اس طرح حملہ کر دیا جیسے جوزف کے ہاتھ میں اصل مشین گن کی بجائے کوئی کھلونا ہو۔ گو اس کے حملے میں بے پناہ پھرتی تھی لیکن جوزف کے دونوں بازو اس سے بھی زیادہ تیزی سے ایک دوسرے کے مخالف گھومے اور اس کے ساتھ ہی جیری میکارنو مشین گن کے دستے کی بھرپور ضرب سینے پر کھا کر سائیڈ پر پلٹ کر جا گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جوزف کے اندر تو جیسے بجلیاں بھر گئی تھیں۔ اس کی لات پوری قوت سے گھومی اور اس کی بھرپور لات اٹھتے ہوئے جیری میکارنو کی کنپٹی پر اس قدر زور دار انداز میں پڑی کہ جیری میکارنو بھاری جسم رکھنے کے باوجود ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ جوزف کے ہاتھ گھومے اور اس بار مشین گن کا دستہ کسی لاٹھی کی طرح جیری میکارنو کی کھوپڑی پر [illegible] پڑی اور [illegible] نو کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی لیکن وہ خاصا جاندار آدمی تھا اس لئے وہ اس قدر زور دار ضرب جھیل گیا اور اس نے ایک بار پھر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے دوسری بھرپور ضرب لگا دی اور اس بار جیری میکارنو چیختا ہوا نیچے گرا تو پھر نہ اٹھ سکا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"گڈ شو جوزف"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کاش آپ ان کنگ برادرز کو گولیاں مار کر ہلاک کرنے کا حکم نہ دیتے تو میں ان چاروں کا خاتمہ کر دیتا"۔ جوزف نے مشین گن ایک طرف فرش پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہم یہاں تماشہ دیکھنے نہیں آئے جوزف۔ چلو اس کی جیب سے وہ ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالو"۔ عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔ جوزف نے عمران کا لہجہ بدلتے ہی انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے اس آدمی کی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی جس کو مارتھر نے وہ آلہ دیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے وہ آلہ نکال لیا۔

"اس کا رخ میری طرف کر کے بٹن پریس کرو"۔ عمران نے کہا تو جوزف نے اس کی ہدایت پر عمل کیا تو کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران کے ہاتھوں اور پیروں کے کڑے خود بخود

Admin @ www.hibuddiez.com

کھل گئے اور عمران تیزی سے آگے بڑھ آیا۔

"تم دروازہ اندر سے بند کر دو"...... عمران نے اس کے ہاتھ سے آلہ لیتے ہوئے کہا اور جوزف دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے چند لمحوں بعد باقی سب ساتھیوں کو بھی زنجیروں سے آزاد کر دیا۔

"یہ واقعی مارشل آرٹ میں مہارت رکھتے تھے۔ جوزف نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے"... صفدر نے کہا۔

"پہلے اس جیری میکارٹو کو گھسیٹ کر زنجیروں میں جکڑ دو۔ پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل اور صفدر نے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے جیری میکارٹو کو اٹھایا اور اس دیوار کی طرف لے آئے جس سے زنجیریں لٹک رہی تھیں۔

"تنویر۔ تم اس کے بازوؤں کو کڑوں میں ڈال کر کڑے پریس کر دو۔ یہ خودبخود بند ہو جائیں گے"...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر واقعی ویسے ہی ہوا جیسے عمران نے بتایا تھا۔ ہاتھوں کے بعد جیری میکارٹو کے پیروں کے گرد بھی کڑے ڈال دیئے گئے۔

"عمران صاحب۔ یہ تو واقعی نئی تکنیک ہے کہ بند خودبخود ہو جاتے ہیں لیکن کھلتے اس آلے سے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ وائرلیس کنٹرولڈ ہیں۔ یہ واقعی نیا آئیڈیا ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور اس نے بے ہوشی کے عالم میں زنجیروں میں لٹکے ہوئے جیری میکارٹو کی ناک اور منہ

دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ کچھ دیر بعد جب جیری میکارٹو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔

"ہاں۔ اب تم بتاؤ جوزف۔ تم نے اس مارتھر سے دو ضربیں کیوں کھائی تھیں"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"بب۔ باس۔ میں اس کی پھرتی اور تیزی کو مارک کر رہا تھا۔ سلگانی طریقے کی طرح"...... جوزف نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں رک رک کر جواب دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی بچہ اپنے ظالم استاد کے سامنے کھڑا ہو۔ باقی ساتھی حیرت سے جوزف کو دیکھ رہے تھے جو چند لمحے پہلے چیتے کی طرح نظر آ رہا تھا جبکہ اب وہ کوئی سہما ہوا ہرن دکھائی دے رہا تھا۔

"سلگانی طریقہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ سلگانی قبیلے کے شکاریوں کی طرح"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اس طرح شکار کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر تو تمہیں معاف کیا جا سکتا ہے ورنہ میں نے تو سوچ لیا تھا کہ تم اب بوڑھے ہو چکے ہو اس لئے تمہیں واپس افریقہ بھجوا دیا جائے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ نہیں باس۔ آئندہ میں سلگانی طریقے سے شکار نہیں کروں گا باس"...... جوزف نے اس طرح کانپتے ہوئے لہجے میں

Admin @ www.hibuddiez.com

کہا جیسے عمران نے اسے موت سے بڑھ کر کوئی دھمکی دے دی ہو۔ اس کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ تم نے دھوکا کیا ہے"۔ اسی لمحے جیری میکارٹو کی تیز آواز سنائی دی اور عمران اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جیری میکارٹو پوری طرح ہوش میں آ چکا تھا۔

"کوئی دھوکا نہیں ہوا جیری میکارٹو۔ جوزف نے تمہارے اس مارتھر کو باقاعدہ لڑائی میں شکست دی ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن تم نے کہا تھا کہ اسلحہ استعمال نہیں ہو گا"۔ جیری میکارٹو نے کہا۔ وہ اس انداز میں بات کر رہا تھا جیسے اس کی بجائے عمران زنجیروں میں بندھا کھڑا ہو۔

"مجھے معلوم ہے کہ کیا ہونے والا تھا۔ تمہارے یہ کنگ برادرز کسی صورت بھی اپنے ساتھی کی موت برداشت نہ کر سکتے اور اسلحہ ان کے پاس موجود تھا اور ہم اس پوزیشن میں نہیں تھے کہ جوزف کو بچا سکتے اس لئے میں نے پہلے ہی جوزف کو اس بارے میں ہدایات دے دی تھیں۔ مارتھر کی موت کے ساتھ ہی تمہارے کنگ برادرز نے جوزف کو بھی مار دینا تھا اور جوزف کی موت تو ایک طرف میں اس کے جسم پر خراش تک برداشت نہیں کر سکتا"۔۔۔ عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں کے چہروں پر عجیب سے تاثرات ابھر آئے۔ ابھی عمران جوزف کو جس انداز میں دھمکا رہا تھا اور اب جو کچھ عمران

جیری میکارٹو سے کہہ رہا تھا وہ جانتے تھے کہ عمران واقعی ایسے ہی متضاد جذبات کا مالک ہے۔

"اس کے باوجود تم نے دھوکا کیا ہے اور میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن دھوکا نہیں"۔ جیری میکارٹو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر میں تمہیں مقابلے کی دعوت دے دوں تو کیا تم مقابلہ کرو گے"۔ عمران نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے مقابلہ اور تم کرو گے۔ مجھ سے۔ جیری میکارٹو سے۔ ہونہہ"۔ جیری میکارٹو نے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ایک بار اس لیبارٹری میں جا چکے ہو جہاں سے فارمولا حاصل کیا گیا تھا اس لئے اگر تم وعدہ کرو کہ اگر میں تمہیں شکست دے دوں تو تم مجھے اس لیبارٹری کا محل وقوع اور اندرونی تفصیلات خود ہی بتا دو گے اور اگر تم مجھے شکست دینے میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر تمہیں اجازت ہو گی اور تم جو سلوک چاہو ہم سے کر سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن جو کچھ تم نے ابھی کیا ہے وہی کچھ تمہارے ساتھی کریں گے۔ تمہیں جیسے ہی شکست ہو گی تمہارے ساتھی مجھ پر فائر کھول دیں گے"۔۔۔۔ جیری میکارٹو نے کہا۔

"اگر تم چاہو تو میں تمہیں کھولنے سے پہلے اپنے ساتھیوں کو دوبارہ ان زنجیروں میں جکڑ دیتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ٹھیک ہے۔ پھر میرا وعدہ کہ جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ سب کچھ میں تمہیں بتا دوں گا"...... جیری میکارٹو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ اس سے لڑنے سے پہلے آپ مجھے اجازت دیں"۔ جوانا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم اسے ہلاک کر دو گے جبکہ میں نے اسے شکست بھی دینی ہے اور اس سے معلومات بھی حاصل کرنی ہیں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جوانا خاموش ہو گیا۔

"مجبوری ہے اب تم لوگوں کو ایک بار پھر ان زنجیروں کی ہتھکڑیاں پہننی ہوں گی"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ سب سچوئیشن کی اہمیت کو محسوس کر کے خود ہی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران نے باری باری سب کے ہاتھ اور پیر زنجیروں میں خود ہی جکڑے اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔

"پہلے میں تمہاری تلاشی لے لوں تاکہ تمہارے پاس سے کوئی ہتھیار نہ اچانک نکل آئے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے زنجیروں میں جکڑے ہوئے جیری میکارٹو کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر ایک جیب سے اس نے مشین پسٹل نکال لیا۔ عمران نے مشین پسٹل کو ایک طرف اس کونے کی طرف اچھال دیا جہاں اس عورت اور کنگ برادرز کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد وہ دو قدم پیچھے ہٹا۔ اس نے جیب سے وہ ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس کا رخ جیری میکارٹو کی طرف کر کے بٹن پریس کر دیا۔ کھٹاک

کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی کڑے کھل گئے اور جیری میکارٹو قدم بڑھاتا آگے بڑھ آیا۔ عمران نے آلہ واپس جیب میں ڈالا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر ہو گیا جبکہ جیری میکارٹو اس کے سامنے دوسری سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

"تو تم مجھ سے مقابلہ کرو گے۔ مجھ سے۔ جیری میکارٹو سے۔ ہونہہ"۔ جیری میکارٹو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران نے اس سے مقابلہ کرنے کا کہہ کر کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

"پہلے یہ بتاؤ جیری میکارٹو کہ تمہارے ذہن کے مطابق شکست کیسے ہونی چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکست کا دوسرا نام موت ہی ہوتا ہے"۔ جیری میکارٹو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اگر میں نے تمہیں ہلاک کر دیا تو پھر تم سے معلومات کیسے حاصل ہوں گی۔ ابھی سائنس نے اتنی ترقی نہیں کی کہ لاشیں بولنا شروع ہو جائیں اس لئے بہرحال زندہ تو تمہیں رکھنا پڑے گا۔ ایسی صورت میں شکست کسے کہو گے"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ تم جیسے چوہے جیری میکارٹو کو شکست دے سکیں اس لئے اس بات کو ذہن سے ہی نکال دو۔ مارتھر ابھی بچہ تھا اس لئے وہ مار کھا گیا جبکہ میں جیری میکارٹو ہوں"۔ جیری میکارٹو نے اسی طرح انتہائی تفاخرانہ لہجے میں جواب دیتے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر میں خود ہی فیصلہ کر دیتا ہوں۔ اگر میں نے تمہیں حرکت کرنے سے معذور کر دیا تو یہ تمہاری شکست ہو گی"۔ عمران نے کہا تو جیری میکارٹو بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو ایسے ہی سہی۔ تم اگر مرنے سے پہلے خواب دیکھنا چاہتے ہو تو دیکھتے رہو"۔ جیری میکارٹو نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر یہ بات طے ہو گئی۔ اب تم مجھ پر حملہ کر سکتے ہو۔ میرے ساتھی نے تو سنگاکی طریقہ استعمال کیا تھا جس کے تحت افریقہ کا ایک مخصوص قبیلہ جو شیروں اور چیتوں کا شکار کھیلتا تھا پہلے خود شکار بن کر درندے کو شکاری بنا دیا کرتا تھا اور پھر اس کی پھرتی اور تیزی کو جانچ کر شکار کرتا تھا لیکن میں یہ طریقہ اختیار نہیں کروں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ گیدڑ جب اپنے آپ کو شیر سمجھنے لگ جائے تو اس کے اندر کتنا دم خم ہوتا ہے"۔ عمران نے اس انداز میں بات کرتے ہوئے کہا جیسے وہ دونوں دوستانہ انداز میں کھڑے گپ شپ کر رہے ہوں۔

"تم مجھے جانتے ہی نہیں ہو اس لئے ایسی باتیں کر رہے ہو۔ میرا نام جیری میکارٹو ہے۔ جیری میکارٹو۔ میرا نام سن کر تو شیر بھی اپنی دمیں ٹانگوں میں دبا لیتے ہیں"...... جیری میکارٹو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے تڑپا بظاہر اس نے اچھل کر عمران پر زور دار حملہ کیا تھا لیکن اس کا جسم تھوڑا سا آگے بڑھنے کے ساتھ ہی یکلخت قلابازی کھا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں فضا میں کھل کر بجلی کی سی تیزی سے گھومتی ہوئیں ایک طرف کو چھلانگ لگاتے ہوئے عمران کے جسم کے دونوں اطراف آئیں اور پھر عمران فضا میں اس طرح اٹھ کر اڑتا ہوا مقابل کی سنگی دیوار کی طرف گیا جیسے عمران کو کسی نے توپ میں رکھ کر گولے کے طور پر فائر کر دیا ہو اور جیری میکارٹو قلابازی کھا کر پلک جھپکنے میں سیدھا ہوا لیکن اسی لمحے چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل زمین پر جا گرا۔ عمران کو اس نے واقعی انتہائی حیرت انگیز انداز میں دونوں ٹانگوں کے درمیان جکڑ کر دیوار کی طرف مارا تھا لیکن عمران کا جسم دیوار تک پہنچنے سے پہلے ہی ہوا میں قلابازی کھا گیا اور اس کا سر پوری قوت سے دیوار سے لگنے کی بجائے اس کے دونوں پیر پوری قوت سے دیوار سے ٹکرائے اور اس کا جسم دھکا کھا کر تیزی سے واپس پلٹا۔ اسی لمحے جیری میکارٹو قلابازی مکمل کر کے کھڑا ہوا ہی تھا کہ عمران کا جسم ایک بار پھر ہوا میں ہی گھوما اور اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے جیری میکارٹو کے سینے پر اس قدر قوت سے پڑے کہ جیری میکارٹو چیختا ہوا پشت کے بل دھماکے سے فرش پر جا گرا اور عمران ایک بار پھر قلابازی کھا کر سائیڈ پر جا کھڑا ہوا۔ عمران کے تمام ساتھی یہ خوفناک لڑائی اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے جیسے سکول کے بچے کسی شعبدہ گر کے شعبدے حیرت بھری نظروں سے

Admin @ www.hibuddiez.com

دیکھتے ہیں حالانکہ وہ سب مارشل آرٹ میں مہارت رکھتے تھے لیکن جس انداز میں جیری میکارٹو نے عمران کو دونوں ٹانگوں کے درمیان جکڑ کر دیوار کی طرف اچھالا تھا اگر عمران کی بجائے کوئی اور ہوتا تو یقیناً اس کا سر پوری قوت سے سنگی دیوار سے ٹکرا جاتا اور یقیناً اس کی کھوپڑی بیک وقت سینکڑوں حصوں میں تقسیم ہو چکی ہوتی لیکن عمران کی بے پناہ پھرتی اور بروقت اپنے آپ کو سنبھال لینے سے اس نے الٹا جیری میکارٹو کو فرش چاٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔ جیری میکارٹو نیچے گرتے ہی انتہائی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن اب اس کے چہرے پر پہلے کی طرح طنز کی بجائے قدرے حیرت اور سنجیدگی کا تاثر ابھر آیا تھا۔ اسے شاید خواب میں بھی توقع نہ تھی کہ عمران نہ صرف اس کے اس خوفناک داؤ سے بچ نکلے گا بلکہ الٹا اسے ہی زمین بوس کر دینے میں کامیاب ہو جائے گا۔

"ویل ڈن جیری میکارٹو۔ تم واقعی مارشل آرٹس نہ صرف جانتے ہو بلکہ اس کا بروقت استعمال بھی کر سکتے ہو۔ ویل ڈن" عمران نے جیری میکارٹو کے اٹھتے ہی اس انداز میں اس سے مخاطب ہو کر کہا جیسے کوئی استاد اپنے شاگرد کی اچھی کارکردگی پر داد دے رہا ہو۔

"اس بار تم صرف اپنی پھرتی سے بچ گئے ہو لیکن یہ تو بڑا بچگانہ داؤ تھا۔ اب دیکھنا تمہارا کیا حشر ہوتا ہے"...... جیری میکارٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ہوا میں اس طرح اچھلا جیسے وہ بلندی سے کسی عقاب کی طرح عمران پر جھپٹنا چاہتا ہو تاکہ وہ کسی صورت بھی نہ بچ سکے اور اس کے اس طرح اچھلنے سے عمران تیزی سے آگے کی طرف بڑھا کیونکہ یہی ایک صورت ہو سکتی تھی کہ وہ اس کی بلندی سے نیچے آنے سے پہلے اس کے جسم کے نیچے سے نکل جائے لیکن دوسرا لمحہ انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا جب جیری میکارٹو کا جسم کسی شہتیر کی طرح خود ہی پشت کے بل فرش پر گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیز رفتاری سے فرش پر گھسٹتا ہوا اپنی طرف بڑھتے ہوئے عمران کی ٹانگوں سے پوری قوت سے ٹکرایا اور عمران اس انداز میں ٹکراؤ کے بعد بے اختیار اچھل کر جیری میکارٹو کے جسم پر جھکا ہی تھا کہ جیری میکارٹو کی دونوں ٹانگیں بچھو کے ڈنگ کی طرح مڑ کر پوری قوت سے عمران کی پشت پر لگیں اور عمران کا جسم جیری میکارٹو کے سر سے گزرتا ہوا پہلے فرش پر آیا اور پھر کسی تیز رفتار گیند کی طرح سیدھا سامنے والی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس بار بھی عمران کی پوزیشن وہی تھی کہ اس کا سر پوری قوت سے دیوار سے ٹکراتا لیکن عمران کا فرش پر تیزی سے پھسلتا ہوا جسم دیوار کے عین قریب جا کر تیزی سے مڑ گیا اور اس کے سر کی بجائے اس کا دایاں پہلو ایک دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا جبکہ اس دوران جیری میکارٹو قلابازی کھا کر نہ صرف سیدھا ہو چکا تھا بلکہ اس نے پوری قوت سے اس جگہ پر چھلانگ لگا دی تھی جہاں عمران نے دیوار سے ٹکرانا تھا۔ وہ اس طرح عمران کو دیوار کے ساتھ دبا کر ہمیشہ کے لئے ختم کر دینا چاہتا تھا لیکن چونکہ عمران کا جسم تیزی سے مڑ گیا تھا اور اس کا پہلو دیوار

Admin @ www.hibuddiez.com

سے ٹکرایا تھا اس لئے وہ تھوڑی سی جگہ خالی ہو گئی تھی جہاں عمران کے جسم نے یقیناً موجود ہونا تھا اور اس خالی جگہ پر پوری قوت سے جیری میکارٹو کے ہاتھ پڑے اور پھر اس نے اپنے سر کو فرش سے ٹکرانے سے بچانے کے لئے اپنے نچلے جسم کو ہوا میں اچھال کر دیوار کی طرف موڑ دیا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا جسم دیوار سے ٹکراتا عمران کا جسم کسی مینڈک کی طرح اچھل کر آگے نکل گیا اور جیری میکارٹو کی دونوں ٹانگیں دیوار سے پوری قوت سے ٹکرا کر واپس فرش کی طرف پلٹیں۔ چونکہ اس نے دونوں ہاتھ سر کو بچانے کے لئے فرش پر رکھے ہوئے تھے اور پیچھے دیوار تھی اس لئے وہ فوری طور پر اپنے سر کو نکال کر سیدھا نہ ہو سکتا تھا اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے کسی کمان کی طرح ہو گیا اور عین اسی لمحے عمران کا جسم اچھل کر پوری قوت سے جیری میکارٹو کی پشت پر ایک دھماکے سے گرا اور ہال جیری میکارٹو کے حلق سے نکلنے والی انتہائی ہولناک چیخ سے گونج اٹھا جبکہ عمران قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو چکا تھا جبکہ جیری میکارٹو نے اچھل کر سیدھا ہونے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم سائیڈ پر پہلو کے بل دھماکے سے گرا۔ اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم باوجود کوشش کے اب تیزی سے حرکت نہ کر پا رہا تھا۔ وہ کسی کیچوے کی طرح حرکت کر رہا تھا۔ اس کے جسم میں موجود پھرتی اور تیزی جیسے غائب ہو کر رہ گئی تھی جبکہ عمران خاموش کھڑا اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اچانک جیری میکارٹو کے حلق

سے ایک زوردار چیخ سی نکلی اور اس نے اپنی پوری قوت مجتمع کر کے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی۔ وہ واقعی بے پناہ طاقتور تھا اس لئے ایک بار تو اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا لیکن دوسرے لمحے کھٹاک کی تیز آواز بلند ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم زمین پر اس طرح گرا جیسے چھت سے چھپکلی نیچے آ گرتی ہے اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی شدید تکلیف کے تاثرات ابھر آئے اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

" یہ۔ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ یہ میرا جسم کیوں حرکت نہیں کر رہا" اچانک جیری میکارٹو کے منہ سے رک رک کر آواز نکلی۔

" تمہارے اندر واقعی دیومالائی ٹائپ کی طاقت بھری ہوئی ہے۔ کئی وحشی سانڈوں سے بھی زیادہ اور تم میں بے پناہ پھرتی اور تیزی بھی موجود ہے لیکن تمہیں مارشل آرٹ کی وہ باریکیاں نہیں آتیں جن کی وجہ سے کوئی اس آرٹ کا ماہر کہلایا جا سکتا ہے۔ تم نے واقعی انتہائی خوفناک حملہ کیا تھا اور میں واقعی بال بال بچا ہوں لیکن تم سے حماقت صرف یہ ہوئی کہ تم نے میری پھرتی کا غلط اندازہ لگایا اور غلط جگہ کو اپنی چھلانگ کا ٹارگٹ بنا لیا جس کے نتیجے میں تم ریمپ کراس لگنے کی پوزیشن میں خود بخود آ گئے لیکن تمہارے جسم کے اندر موجود طاقت کی وجہ سے تم پر ریمپ کراس کا کارگر داؤ استعمال

Admin@www.hibuddiez.com

نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے میں نے دوسرا طریقہ استعمال کیا اور تمہاری ریڑھ کی ہڈی کے اس مہرے پر ضرب لگائی جس کی وجہ سے صرف وقتی طور پر میں تمہاری حرکت میں سستی پیدا کر سکتا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ تم اپنی پوری قوت لگا کر اٹھنے کی کوشش کرو گے اور اس طرح زور دار جھٹکا لگنے کی وجہ سے ضرب لگا مہرہ خود بخود ڈس لوکیٹ ہو جائے گا اور وہی ہوا۔ تم نے میری توقع کے عین مطابق پوری قوت سے اٹھنے کی کوشش کی اور مجھے اعتراف ہے کہ تم اپنی بے پناہ قوت کی وجہ سے اٹھ کر کھڑے ہونے میں بھی کامیاب ہو گئے لیکن میرا داؤ کامیاب رہا اور تمہاری ریڑھ کی ہڈی کا وہ مہرہ جسے میں نے وقتی طور پر ناکارہ بنانے کے لئے ضرب لگائی تھی تمہارے اپنے زور دار جسمانی جھٹکے کی وجہ سے ڈس لوکیٹ ہو گیا اور اب تم حقیر کینچوے سے بھی بدتر حالت میں پڑے ہوئے ہو" عمران نے اس انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا جیسے میچ کی کمنٹری کرتے ہوئے کمنٹیٹر کھیل کا ماہرانہ تجزیہ کرتا ہے۔

"نہیں نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ جیری میکارنو بے بس نہیں ہو سکتا۔ نہیں نہیں"...... جیری میکارنو نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔ ظاہر ہے وہ ایک بار پھر پوری قوت لگا کر اپنے جسم کو حرکت میں لانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن چند لمحوں بعد ہی اس کا چہرہ ڈھیلا پڑ گیا اور اس نے اس انداز میں زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے وہ

"تم نے اپنی پوری طاقت لگا کر دیکھ لیا جیری میکارنو اب پوری دنیا کے ڈاکٹر بھی مل کر تمہیں ٹھیک نہیں کر سکتے اور تم باقی ساری عمر اسی حالت میں پڑے سسک سسک کر مرجاؤ گے۔ تم اپنے منہ پر بیٹھنے والی مکھی بھی نہ اڑا سکو گے البتہ اگر میں چاہوں تو تمہیں چند منٹ میں ٹھیک کر سکتا ہوں۔ تمہیں وہی پہلے والا جیری میکارنو بنا سکتا ہوں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پلیز۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے ٹھیک کر دو۔ مجھ سے اپنی یہ حالت برداشت نہیں ہو رہی۔ جیری میکارنو اور اس حالت میں"...... جیری میکارنو نے رک رک کر کہا۔

"تم اپنی شکست تسلیم کر لو۔ پھر آگے بات ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اپنی شکست تسلیم ہے۔ تم نے واقعی مجھے شکست دے دی ہے۔ حیرت انگیز شکست جس کا میں کبھی تصور بھی نہ کر سکتا تھا"۔ جیری میکارنو نے کہا۔

"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مقابلہ ختم ہو گیا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ آلہ نکالا اور اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کے سارے ساتھی زنجیروں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"تم۔ تم جادوگر ہو عمران۔ واقعی جادوگر ہو۔ جو کچھ تم نے کیا

Admin @ www.hibuddiez.com

ہے اور جس انداز میں کیا ہے وہ بظاہر ناممکن ہے"...... سب سے پہلے تنویر نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے نہیں۔ میں نے کیا کرنا ہے۔ یہ سب کچھ تو جیری میکارٹو نے اپنے ساتھ خود کیا ہے۔ جیری میکارٹو صاحب کو مارشل آرٹ کے ایک متروک علم ریکرو میں مہارت حاصل ہے۔ ریکرو قدیم جاپانی دور میں جسمانی لڑائی کا بڑا مشہور علم تھا۔ اس میں ایسے ہی داؤ لگائے جاتے تھے جیسے تمہارے سامنے جیری میکارٹو نے لگانے کی کوشش کی لیکن پھر یہ علم آہستہ آہستہ ناپید ہو گیا کیونکہ اس کے لئے جس بے پناہ جسمانی طاقت اور جس قدر پھرتی کی ضرورت ہوتی ہے وہ پھرتی اور طاقت آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ ساتھ ناپید ہوتی چلی گئی اور پھر اس کا نام ہی کتابوں میں باقی رہ گیا۔ یہ درست ہے کہ اس علم کو سیکھنے کے لئے پہلے جسمانی طاقت کو بڑھانے اور پھرتی پیدا کرنے کے لئے جو انتہائی سخت، کٹھن اور طویل مشقیں کرنا پڑتی ہیں وہ ہر آدمی کے بس کا روگ نہیں ہے لیکن شاید جیری میکارٹو کو اس علم کو سکھانے والا کوئی آدمی مل گیا اور اس نے بے پناہ محنت کر کے اسے سیکھ بھی لیا اور ان مشقوں کی وجہ سے اس کے جسم میں کئی وحشی سانڈوں جیسی طاقت بھی پیدا ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی بے پناہ اور ناقابل یقین پھرتی بھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا دماغ خراب ہو گیا اور یہ سمجھنے لگ گیا کہ وہ ناقابل تسخیر بن چکا ہے چونکہ ریکرو کے

بارے میں ان دنوں بہت کم لوگ جانتے ہیں اس لئے اس کے دفاع کا حربہ کسی کو معلوم نہیں اور دوسرا اس کی طاقت اور پھرتی بھی کسی کو بچ نکلنے کا موقع نہ دیتی تھی"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب اس طرح منہ کھولے عمران کی طرف دیکھتے رہ گئے جیسے ان کے سامنے عمران کی بجائے کوئی عجوبہ کھڑا ہو۔

"ارے ارے اس طرح مجھے کیا دیکھ رہے ہو۔ میں نے تو اس لئے خود ہی تمہیں ساری تفصیل بتا دی ہے کیونکہ باری باری تم سب نے سوالات کرنے تھے اور میں اگر جواب نہ دیتا تو تم فوراً فتویٰ لگا دیتے کہ میں بد دماغ ہو گیا ہوں اس لئے نیک دماغ بننے کے لئے میں نے تمہیں اصل بات بتا دی ہے اور اب تم مجھے اس طرح دیکھ رہے ہو جیسے نیک اور بد تو ایک طرف میرے سر میں سرے سے دماغ ہی نہ ہو"...... عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم واقعی عجوبہ ہو۔ دنیا کا نواں عجوبہ"...... جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا اور سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ سب جولیا کی بات کی تائید کر رہے ہوں۔

"ماسٹر آئی ایم سوری۔ اس سے لڑنا واقعی آپ کا کام تھا"۔ جوانا نے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"پھر وہی بات۔ میں کہاں لڑا ہوں۔ لڑا تو جیری میکارٹو ہے۔ میں نے تو صرف دفاع کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

Admin @ www.hibuddiez.com

جواب دیا۔

"اب اس جیری میکارٹو کا کیا کرنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے ٹھیک کر دو۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ مجھے ٹھیک کر دو۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ میرا واسطہ ایسے آدمی سے پڑ چکا ہے۔ ورنہ میں کبھی تم سے مقابلہ نہ کرتا"...... جیری میکارٹو نے کہا۔

"ارے تمہاری دماغی حرکت تو سست نہیں ہے صرف جسمانی حرکت ہی مفقود ہوئی ہے۔ وہی وعدہ کہ اگر تم شکست کھا گئے تو تم لیبارٹری کے بارے میں ساری تفصیل بتا دو گے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے پہلے ٹھیک کر دو۔ میں سب کچھ بتا دوں گا۔ سب کچھ جو کچھ میں جانتا ہوں۔ میں واقعی کچھ نہیں چھپاؤں گا۔ مجھے ٹھیک کر دو"...... جیری میکارٹو نے کہا۔

"تم بتا دو۔ میرا وعدہ کہ تم نے اگر سب کچھ درست بتا دیا تو میں تمہیں ٹھیک کر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"میں صرف ایک بار لیبارٹری گیا تھا۔ لیکن وہاں مجھے اس پیچیدہ انداز میں لے جایا گیا کہ اب میں پوری تفصیل نہیں بتا سکتا"۔ جیری میکارٹو نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"ٹھیک ہے جو کچھ تم جانتے ہو وہی بتا دو"...... عمران نے کہا تو

جیری میکارٹو نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ پھر عمران نے اس سے مختلف سوالات کر کے مزید تفصیلات حاصل کر لیں۔

"تم نے واقعی اپنا وعدہ نبھایا ہے جیری میکارٹو اس لئے تمہیں ٹھیک کیا جا سکتا ہے لیکن جو کچھ تم نے بتایا ہے یہ تو شکست کھانے کے بعد بتانے کا وعدہ تھا لیکن ٹھیک ہونے کے لئے تمہیں مزید وعدہ کرنا پڑے گا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جو کہو میں کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پلیز مجھے ٹھیک کر دو یا پھر مجھے گولی مار دو۔ میں اس حالت میں زندہ نہیں رہنا چاہتا"۔ جیری میکارٹو نے کہا۔

"مجھے وہ فارمولا چاہئے جو اس کافرستانی نے کمپیوٹر کے ذریعے حاصل کر لیا تھا اور جسے تم نے اس کے خاندان سمیت ہلاک کر دیا تھا اور اس کی بیوی پر بے پناہ ظلم ڈھائے تھے لیکن یہ فارمولا مجھے اس انداز میں چاہئے کہ حکومت کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے۔ بولو۔ اگر تم یہ فارمولا دے سکتے ہو تو میں تمہیں ٹھیک کر دوں گا ورنہ تم نے بہرحال مقابلے میں شکست کھائی ہے اس لئے میں تمہیں ٹھیک کرنے کا پابند نہیں ہوں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ فارمولا تو آج تک مل ہی نہیں سکا۔ وہ میں کیسے حاصل کر سکتا ہوں"...... جیری میکارٹو نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم یہ بتا دو کہ کرنل کلارک کے ساتھ تمہارا کیا تعلق ہے کہ

Admin @ www.hibuddiez.com

کرنل کلارک نے یہ ٹاسک تمہارے سینڈیکیٹ کو دیا ہے ورنہ عام طور پر حکومتی ایجنسیاں ایسے ٹاسک تم جیسے بدمعاشوں کو نہیں دیا کرتیں"...... عمران نے کہا۔

"کرنل کلارک میرے سینڈیکیٹ کا سرپرست ہے۔ اسے سینڈیکیٹ سے باقاعدہ حصہ جاتا ہے اور وہ حکومتی سطح پر سینڈیکیٹ کا تحفظ کرتا ہے"...... جیری میکارنو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے پہلے سے ہی کچھ ایسا شک تھا۔ بہرحال اب اگر تم ٹھیک ہونا چاہتے ہو تو کرنل کلارک کو مجبور کرو کہ وہ یہاں لارڈ جاسنز پیلس میں آجائے۔ اگر وہ یہاں آگیا تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں ٹھیک کر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"تم کیوں اسے یہاں بلانا چاہتے ہو" جیری میکارنو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سوچنا تمہارا کام نہیں ہے۔ ہاں یا نہ میں جواب دو لیکن یہ سوچ لو کہ نہ میں جواب ملتے ہی ہم خاموشی سے یہاں سے چلے جائیں گے۔ تمہارے عشرت کدے کی خوبصورت عورتیں ہمیں نہیں روک سکتیں اور نہ تمہارے باہر موجود مسلح محافظ۔ البتہ تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسی حالت میں ہی رہ جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"میں بلواتا ہوں اسے۔ مجھے ٹھیک کر دو۔ میرا وعدہ کہ وہ یہاں آ جائے گا"...... جیری میکارنو نے فوراً ہی جذباتی انداز میں کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے ساتھیوں کی طرف آگیا۔

"اسے گھسیٹ کر زنجیروں کے پاس لے جاؤ اور پھر اس کے دونوں بازو زنجیروں میں جکڑ دو لیکن اس کی ٹانگیں نہ جکڑنا"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے جیری میکارنو کے دونوں بازو پکڑے اور اسے فرش پر گھسیٹتے ہوئے اس دیوار کے ساتھ لے گئے جس کے ساتھ زنجیریں منسلک تھیں۔ جیری میکارنو کو جس انداز میں گھسیٹا جا رہا تھا وہ واقعی عبرتناک تھا۔ پھر تنویر اور نعمانی نے اس کے جسم کو پکڑ کر اوپر کیا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اس کی دونوں کلائیاں کڑوں میں ڈال کر کڑے بند کر دیئے اور پھر وہ سب پیچھے ہٹ گئے تو عمران آگے بڑھا۔ اس نے فرش پر ٹکی ہوئی جیری میکارنو کی ٹانگیں دونوں ہاتھوں میں پکڑیں اور دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اب جیری میکارنو کے دونوں ہاتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے جبکہ اس کی دونوں ٹانگیں عمران نے پکڑی ہوئی تھیں اور اس کا جسم فضا میں اٹھا ہوا تھا۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس کی دونوں ٹانگیں اس انداز میں پکڑ کر اسی بلندی پر رکھو جس بلندی پر میں نے انہیں رکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے جیری میکارنو کی دونوں ٹانگیں پکڑ لیں اور عمران سائیڈ پر

Admin @ www.hibuddiez.com

ہٹ گیا۔

"تھوڑا سا نیچے کرو"..... عمران نے کہا تو جوانا نے ہاتھ ذرا سے نیچے کر لیئے۔

"بس ٹھیک ہے۔ اب انہیں یہیں رکھنا"..... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ جیری میکارٹو کی سائیڈ پر آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے تیزی سے اپنا ایک ہاتھ جیری میکارٹو کی پشت پر رکھ کر اسے پیچھے کیا اور پھر ایک جگہ اس کا ہاتھ رک گیا۔

"اب جب میں کہوں جوانا تو تم نے پوری قوت سے اس کے جسم کو اپنی طرف کھینچ کر زوردار جھٹکا دینا ہے"..... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے کہا۔ عمران نے ایک بار پھر اپنے ہاتھ کو ایڈجسٹ کیا۔

"جھٹکا دو"..... عمران نے کہا تو جوانا نے زوردار جھٹکا دیا اور کمرہ جیری میکارٹو کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔

"بس چھوڑ دو"..... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو جوانا نے جیری میکارٹو کی ٹانگیں چھوڑ دیں۔ جیری میکارٹو کی ٹانگیں ایک دھماکے سے فرش پر گریں۔ اس کے حلق سے ہلکی سی کراہ نکلی لیکن دوسرے لمحے عمران کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس کے جسم نے پہلے جیسی پھرتی سے حرکت کی اور اس کے ساتھ ہی جیری میکارٹو اچھل کر خود ہی سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم واقعی جادوگر ہو۔ تم واقعی جادوگر ہو"۔ جیری میکارٹو کے منہ سے نکلا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"جادوگری کوئی قابل فخر بات نہیں ہوتی جیری میکارٹو۔ انسان ہونا قابل فخر ہوتا ہے۔ بہرحال میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ اب تم بھی اپنا وعدہ پورا کرو اور کرنل کلارک کو یہاں بلاؤ"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں ضرور اپنا وعدہ پورا کروں گا۔ تم بے فکر رہو۔ تم میرے دشمن نہیں ہو۔ میرے محسن ہو اور مجھے اب اپنی شکست کا بھی کوئی غم نہیں رہا کیونکہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ اپنے سے برتر سے میں نے شکست کھائی ہے اس لئے تم سے شکست کو شکست نہیں کہا جا سکتا"..... جیری میکارٹو نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"میرے ہاتھ کھولو"..... جیری میکارٹو نے کہا تو عمران نے جیب سے وہی ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور جیری میکارٹو کی طرف اس آلے کا رخ کر کے اس کا بٹن پریس کر دیا اور دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں سے جیری میکارٹو کے دونوں ہاتھ آزاد ہو گئے اور پھر جیری میکارٹو تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم سب میرے پیچھے آؤ"..... جیری میکارٹو نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور پھر باہر نکل گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے باہر آئے تو یہ ایک طویل راہداری تھی جس کے

Admin @ www.hibuddiez.com

اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جو بند تھا۔ جیری میکارٹو نے اس بند دروازے کو کھولا اور پھر دوسری طرف ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا اور اس کی سجاوٹ واقعی شاہانہ تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی جب اس سٹنگ روم میں داخل ہوئے تو وہ سب ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ سٹنگ روم میں آٹھ کے قریب نیم عریاں نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک لڑکی الماری میں سے شراب کی بوتلیں نکال کر میز پر رکھنے میں مصروف تھی جبکہ جیری میکارٹو بڑے اکڑے ہوئے انداز میں ایک صوفہ نما کرسی پر بیٹھ چکا تھا اور اس کے ہاتھ میں رسیور تھا اور وہ تیزی سے فون کے نمبر پریس کر رہا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ تم نے یہ جرأت کی کہ میری کال کاٹ دی"...... جیری میکارٹو نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز یکلخت بدل گیا تھا۔ سٹنگ روم میں موجود لڑکیاں خوف کی شدت سے بے اختیار کانپنے لگ گئی تھیں۔

"اپنے ہوش میں رہو جیری میکارٹو ورنہ تمہارا سر تمہاری گردن پر نظر نہیں آئے گا"...... عمران نے یکلخت سانپ کی طرح پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا تو جیری میکارٹو کا جسم اس انداز میں کانپا جیسے سردی کی تیز لہر اس کے جسم میں دوڑتی چلی گئی ہو۔ عمران کے لہجے میں واقعی اس قدر سرد مہری اور غزاہٹ تھی کہ اس کے اپنے ساتھیوں کے جسموں میں بھی سردی کی لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ آئی ایم سوری۔ ویری سوری" جیری میکارٹو نے یکلخت ایک جھٹکا کھاتے ہوئے کہا۔

"تم سب جاؤ" جیری میکارٹو نے یکلخت پلٹ کر ان لڑکیوں سے کہا تو وہ سب لڑکیاں اس قدر تیزی سے اس کمرے سے باہر نکل گئیں جیسے ان کے پیچھے بھوت لگ گئے ہوں۔

"میں نے اس لئے کریڈل پر ہاتھ رکھا ہے کہ پہلے تم یہ سن لو کہ تم نے اشارتاً بھی کرنل کلارک کو یہ نہیں بتانا کہ ہم تمہارے پاس موجود ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے ہمارے بارے میں پوچھے تو تم نے ہمارے بارے میں اسے کچھ نہیں بتانا اور دوسری بات یہ کہ تم نے اسے ابھی اور اسی وقت یہاں بلانا ہے۔ ہر صورت میں"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہوگا" جیری میکارٹو نے کہا اور عمران نے کریڈل سے ہاتھ اٹھا لیا جبکہ جیری میکارٹو نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران ساتھ والی کرسی پر بیٹھا خاموشی سے نمبرز دیکھ رہا تھا جبکہ باقی ساتھی اس سٹنگ روم کی دیگر کرسیوں اور صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔ جب جیری میکارٹو نے نمبر پریس کر دیئے تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن خود پریس کر دیا۔ جیری میکارٹو نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ ایک لمحے کے لئے اس کی

Admin @ www.hibuddiez.com

آنکھوں میں شعلے سے چمکے لیکن پھر وہ نارمل ہو گیا۔ عمران کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر کسی نے رسیور اٹھالیا۔

"یس ..." ایک خمار آلود آواز سنائی دی۔ لہجے میں خاصی کرختگی تھی۔

"جیری میکارنو بول رہا ہوں کرنل کلارک" جیری میکارنو نے سپاٹ لہجے میں کہا البتہ انداز میں ہلکی سی بے تکلفی نمایاں تھی۔

"جیری میکارنو۔ تم اور اس وقت۔ کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے" دوسری طرف سے انتہائی چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ظاہر ہے خاص بات ہے تو جیری میکارنو تمہیں فون کر سکتا ہے" ..... جیری میکارنو نے جواب دیا۔

"کیا ہوا ہے" ..... کرنل کلارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں اطلاعات نہیں ملیں سینڈیکیٹ اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے درمیان ہونے والی جنگ کی" جیری میکارنو نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مجھے اطلاع تو ملی ہے کہ ناکسم میں جولی ہوٹل تباہ کر دیا گیا ہے اور چھوٹے بڑے تمام اڈے اڑا دیئے گئے ہیں۔ بے شمار آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ یہاں کاسٹاس میں بھی سپر کلب کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ رالف کلب میں فائرنگ ہوئی ہے لیکن مجھے تو یہ بھی اطلاعات ملی ہیں کہ تمہارے آدمیوں نے چند افراد کو گرفتار بھی کیا ہے" کرنل کلارک نے کہا۔

"ہاں۔ تقریباً اٹھارہ افراد کو گرفتار کیا گیا جن میں دو عورتیں بھی تھیں لیکن ان میں سے صرف دو عورتیں اور ایک مرد کے سلسلے میں ہم کنفرم ہیں کہ ان کا تعلق پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہے اس لئے باقی افراد کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے جبکہ میں نے اس مرد اور ان دونوں عورتوں کو یہاں لارڈ جاسٹر پیلس میں منگوا لیا ہے کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں رات یہیں گزارتا ہوں اور اس مرد کے بارے میں مجھے یقین ہے کہ یہ وہی ہے جس کی تصویر تم نے بھجوائی تھی۔ مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا سرغنہ عمران کیونکہ اس کی شکل اور قد و قامت تقریباً ملتا جلتا ہے" جیری میکارنو نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر ایسا ہو چکا ہے تو پھر مبارک باد قبول کرو۔ تم نے دنیا کے سب سے بڑے عفریت پر ہاتھ ڈال دیا ہے۔ اسے ختم کر دو۔ فوراً ورنہ وہ پوزیشن تبدیل کر سکتا ہے" کرنل کلارک نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"کرنل تم جانتے ہو مجھے۔ پھر ایسی بات میرے سامنے کر رہے ہو۔ اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو دوسرا سانس نہ لے سکتا۔ میں نے اس آدمی اور ان دونوں عورتوں کو لارڈ جاسٹر پیلس کے لانگ روم میں منگوا لیا ہے۔ وہ وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ میں کل دس بجے سے پہلے کسی صورت سپیشل ایریئے سے باہر نہیں نکلا کرتا اور نہ ہی ان جیسے لوگوں کے لئے اپنا قیمتی

Admin @ www.hibuddiez.com

وقت برباد کر سکتا ہوں اور میرے مسلح محافظ محل کے اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ اندر صرف لڑکیاں ہی ہوتی ہیں اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کہ اگر تم کہو تو کل دس گیارہ بجے تک یہ لوگ بے ہوش پڑے رہیں۔ میں کل دس گیارہ بجے سپیشل ایریئے سے نکل کر ان کی چیکنگ کراؤں گا اور جو فیصلہ چاہوں گا کروں گا۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ تم لارڈ جاسٹر پیلس آجاؤ اور انہیں چاہے یہاں ہلاک کر دو چاہے اپنے ساتھ لے جاؤ یہ تمہاری مرضی ہے"۔ جیری میکارنو نے کہا۔

"وہاں تمہارے محافظ ہوتے ہیں۔ ان کو حکم دے دو کہ انہیں گولیوں سے اڑا دیں"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"محافظ اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ جیری کا قانون ہے اور اس پر سختی سے عمل بھی کیا جاتا ہے"۔۔۔۔۔۔ جیری میکارنو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی کسی عورت کو کہہ کر بھی تو انہیں گولیاں مروا سکتے ہو"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے پیلس میں عورتیں اس مقصد کے لئے نہیں رکھی ہوئیں اور میں نہیں چاہتا کہ یہاں میرے عشرت کدے میں انہیں اس قسم کی کارروائی کرنے کی عادت پڑ جائے۔ بہرحال پھر کل دوپہر تک انتظار کر لو"۔۔۔۔۔۔ جیری میکارنو نے کہا۔

"تم نے انہیں پیلس میں منگوایا ہی کیوں تھا اور کسی اڈے پر

بھجوا دیتے"۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"میں اس عمران کے بارے میں خود تسلی کرنا چاہتا تھا اور اب میری تسلی ہو چکی ہے اس لئے اب کل اس کی موت انتہائی عبرتناک ہو گی"۔ جیری میکارنو نے کہا۔

"نہیں۔ اگر وہ واقعی عمران ہے تو اسے کل تک اس حالت میں نہیں چھوڑا جا سکتا۔ وہ تمہارے محل سمیت تمہیں بھی لے ڈوبے گا۔ ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں۔ میں خود اسے اٹھا کر لے جاؤں گا اور پھر اس کا خاتمہ کروں گا"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"او کے۔ میں کہہ دیتا ہوں کہ وہ تمہیں اندر آنے دیں اور سنو اندر جو عورت تمہارا استقبال کرے گی اس کا نام لوسیا ہے۔ وہ تمہیں اس عمران اور ان دونوں عورتوں تک پہنچا دے گی۔ اس کے بعد تم جانو اور تمہارا کام"۔ جیری میکارنو نے کہا۔

"لیکن میں اکیلا تو انہیں اٹھا کر نہیں لے جا سکوں گا اس لئے مجھے اپنے ساتھ تین چار آدمی بھی لے آنے ہوں گے"۔۔۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تمہارے علاوہ اور کوئی اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ تم خود آجاؤ۔ عورتیں مل کر انہیں اٹھا کر باہر پہنچا دیں گی۔ وہاں سے میرے آدمی انہیں تمہاری کار میں ڈال دیں گے"۔۔۔۔۔۔ جیری میکارنو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں آرہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا اور

Admin @ www.hibuddiez.com

اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیری میکارنو نے رسیور رکھا اور اٹھ کر اس نے ایک الماری کھولی۔ اس میں موجود ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اپنے سامنے میز پر رکھا اور پھر اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ سپر ماسٹر کالنگ۔ اوور" جیری میکارنو نے انتہائی کرخت لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جیمز بول رہا ہوں سپر ماسٹر۔ اوور" دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ بلکہ منمناتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں خوف کی لرزش نمایاں تھی۔

"کرنل کلارک کو تو جانتے ہو تم۔ اوور" جیری میکارنو نے اپنے مخصوص چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

"یس۔ سپر ماسٹر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ پیلس آ رہا ہے تم نے اسے کار سمیت پیلس کے اندرونی فرسٹ پورشن تک پہنچانا ہے۔ وہاں سے لوسیا اسے پک کرے گی۔ اوور"...... جیری میکارنو نے کہا۔

"یس سپر ماسٹر۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"..... دوسری طرف سے اسی طرح منمناتی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... جیری میکارنو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لوسیا بول رہی ہوں" ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جیری میکارنو فرام دس اینڈ" جیری میکارنو نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سپر ماسٹر۔ حکم سپر ماسٹر" دوسری طرف سے یکلخت انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"کرنل کلارک جیمز کے ساتھ فرسٹ پورشن میں پہنچ رہا ہے۔ اس کی کار وہیں رہے گی۔ تم نے اسے ساتھ لے کر سیکنڈ ایریئے کے سٹنگ روم میں پہنچانا ہے اور سنو۔ اگر کرنل کلارک تم سے بے ہوش افراد کے بارے میں بات کرے تو تم نے اسے صرف اتنا کہنا ہے کہ تمہیں کسی قسم کی بات کرنے کی اجازت نہیں ہے اور تم صرف حکم کی تعمیل کر رہی ہو" جیری میکارنو نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سپر ماسٹر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سپر ماسٹر"...... دوسری طرف سے اسی طرح خوفزدہ سے لہجے میں کہا گیا اور جیری میکارنو نے رسیور رکھ دیا۔

"اب تو مطمئن ہو۔ اب کرنل کلارک یہاں پہنچ جائے گا اور میرا وعدہ پورا ہو جائے گا۔ کیا اب میں سپیشل ایریئے میں جاؤں"۔ جیری میکارنو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ۔ چاہو تو شراب پی سکتے ہو۔ جب کرنل کلارک یہاں پہنچ جائے گا تو پھر جو چاہے کرتے رہنا۔ فی الحال ہمارے ساتھ رہو

Admin @ www.hibuddiez.com

گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جیری میکارنو اس طرح عمران کو دیکھنے لگا جیسے عمران نے کوئی ناقابل عمل بات کر دی ہو لیکن چند لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لے کر کاندھے اچکا دیئے۔

"ٹھیک ہے"...... جیری میکارنو نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتلوں میں سے ایک بوتل اٹھائی۔ اسے کھولا اور منہ سے لگا لیا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

کرنل کلارک کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے رسیور رکھا اور تیزی سے مڑ کر کمرے کے کونے میں موجود ایک چھوٹے سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی سی الماری دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی تھی۔ الماری کے پٹ بند تھے البتہ الماری کے اوپر دیوار پر سرخ رنگ کا ایک بلب جل رہا تھا۔ کرنل کلارک نے الماری کے پٹ کھولے تو الماری میں ایک کافی بڑی مستطیل شکل والی مشین موجود تھی جس پر بے شمار چھوٹے بڑے بلب جل بجھ رہے تھے۔ ڈائلوں پر سوئیاں البتہ ساکت تھیں۔ کرنل کلارک نے انتہائی بے چینی سے ایک چھوٹے سے خانے میں موجود سکرین کو دیکھا۔ اس پر اوکے کے حروف نمایاں تھے اور کرنل کلارک کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس مشین میں کمپیوٹر

Admin @ www.hibuddiez.com

وائس چیکر تھا۔ کرنل کلارک اپنی رہائش گاہ میں بیڈ روم میں سویا ہوا تھا کہ کال آ گئی۔ اس نے اٹھ کر ٹائم دیکھا تو رات کافی گزر چکی تھی۔ وہ اس وقت یہ کال آنے پر حیران ہوا۔ پھر جب اسے معلوم ہوا کہ کال جیری میکارنو کی طرف سے ہے تو وہ بے حد حیران ہوا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیری میکارنو اس وقت لارڈ جاسٹر پیلس میں اپنے خصوصی عشرت کدے میں ہوتا ہے اور کسی صورت بھی کسی سے رابطہ نہیں کرتا اس لئے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ یہ کال جعلی ہے اور اس خیال کے آتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران کسی دوسرے کی آواز اور لہجے کی نقل کرنے میں بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے اس لئے اس کے ذہن میں فوراً یہی خیال آیا کہ یہ کال جیری میکارنو کی طرف سے نہیں بلکہ عمران کی طرف سے ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ اس نے اپنی رہائش گاہ پر انتہائی جدید سائنسی سیٹ اپ قائم کر رکھا تھا جس میں کمپیوٹر وائس چیکر اور کال کے ماخذ اور منبع معلوم کرنے کے بارے میں جدید ترین مشینری موجود تھی۔ چنانچہ یہ خیال آتے ہی اس نے فون پیس کے نیچے موجود ایک چھوٹا سا بٹن پریس کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی فون کا رابطہ کمپیوٹر سے ہو جاتا ہے اور چونکہ کمپیوٹر وائس چیکر میں پہلے ہی جیری میکارنو کی آواز فیڈ شدہ ہے اس لئے اگر یہ کال جیری میکارنو کر رہا تھا تب بھی اور اگر یہ کال جعلی ہو گی تب بھی اسے معلوم ہو جائے گا اور پھر جیری میکارنو سے جو باتیں ہوئیں اس نے بھی کرنل کلارک کو ذہنی طور پر بے حد الجھا دیا تھا کیونکہ جیری میکارنو اپنی فطرت اور طبیعت کے بالکل برعکس باتیں کر رہا تھا۔ چنانچہ جب گفتگو ختم ہوئی تو کرنل کلارک اس چھوٹے کمرے میں آیا اور اب مشین کے اس مخصوص خانے میں اوکے کے الفاظ پڑھ کر اسے بہرحال یہ اطمینان تو ہو گیا تھا کہ کال کرنے والا عمران نہیں بلکہ خود جیری میکارنو ہی تھا کیونکہ عمران چاہے لاکھ آواز اور لہجے کی نقل کر لے لیکن بہرحال کمپیوٹر کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو دوسرے لمحے ساتھ ہی موجود ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر مسلسل جھماکے سے ہونے لگے۔ کرنل کلارک خاموش کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد جب اس سکرین پر لارڈ جاسٹر پیلس کے الفاظ بار بار جلتے بجھتے دکھائی دینے لگے تو کرنل کلارک نے اطمینان بھرا پہلے سے بھی زیادہ طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کو آف کر دیا اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑا اور اس کمرے سے نکل کر دوبارہ پہلے والے کمرے میں آ گیا۔ جہاں فون موجود تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب یہ بات تو بہرحال طے ہو گئی تھی کہ کال کرنے والا بھی جیری میکارنو خود تھا اور کال بھی لارڈ جاسٹر پیلس سے ہی کی گئی تھی لیکن جو گفتگو ہوئی تھی وہ کرنل کلارک کے حلق سے نہ اتر رہی تھی۔ اس کی چھٹی حس بار بار خطرے کا الارم بجا رہی تھی لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی

Admin @ www.hibuddiez.com

تھی کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ جاسز پیلس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپر ماسٹر سے بات کراؤ۔ میں کرنل کلارک بول رہا ہوں"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"سپر ماسٹر سپیشل ایریئے میں ہیں جناب اور آپ تو جانتے ہیں کہ اب کل دس گیارہ بجے تک اس سے رابطہ نہیں ہو سکتا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کنگ برادرز کے چیف سے میری بات کراؤ"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"وہ بھی سپیشل ایریئے میں گئے ہیں۔ سپر ماسٹر کی سپیشل کال پر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن ان کا ایریا تو علیحدہ ہے۔ پھر وہ وہاں کیوں گئے ہیں"۔ کرنل کلارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب سپر ماسٹر چاہے انہیں کال کر لیا کرتا ہے جناب۔ وہ ان پر بے حد مہربان رہتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ لوسیا سے بات ہو سکتی ہے"...... کرنل کلارک نے کہا۔

"آپ کا مطلب فرسٹ پورشن کی انچارج مادام لوسیا سے ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں"۔ کرنل کلارک نے جواب دیا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ لوسیا بول رہی ہوں فرسٹ سیکشن سے"۔ چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل کلارک بول رہا ہوں"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کا تو یہاں میں انتظار کر رہی ہوں"۔ لوسیا نے کہا۔

"کیوں"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"سپر ماسٹر نے حکم دیا ہے کہ آپ یہاں آئیں گے اور میں نے آپ کو سیکنڈ پورشن تک پہنچانا ہے"۔ لوسیا نے کہا۔

"وہاں کیا ہے"۔ کرنل کلارک نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو جو حکم دیا گیا ہے میں نے اس کی تعمیل کرنی ہے"۔ لوسیا نے جواب دیا۔

"لارڈ جاسز پیلس میں حالات تو نارمل ہیں ناں"...... کرنل کلارک نے کہا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ یہاں کیا ہو سکتا ہے"...... لوسیا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں"...... کرنل کلارک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے

Admin @ www.hibuddiez.com

تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ لوسیا سے ہونے والی بات چیت نے اسے پوری طرح مطمئن کر دیا تھا۔ اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس کے ذہن میں جو خدشات ابھرے ہیں وہ درست نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ تیار ہوا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار اپنی رہائش گاہ سے نکل کر تیزی سے لارڈ جاسٹر پیلس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور کرنل کلارک یہ سوچ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ علی عمران کو جب وہ ہلاک کر کے اعلیٰ حکام کے سامنے اس کی لاش پیش کرے گا تو اس کے اس عظیم کارنامہ پر اسے یقیناً کوئی بڑا عہدہ اور انعام دیا جائے گا۔ وہ اس عہدے اور انعام کے بارے میں سوچتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

جیری میکارنو مسلسل شراب پیتا رہا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"تم نے کرنل کلارک کو کیوں بلوایا ہے" اچانک جیری میکارنو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فارمولا اس سے حاصل کرنے کے لئے" عمران نے جواب دیا تو جیری میکارنو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اس کے پاس فارمولا ہے" جیری میکارنو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر اس کے پاس فارمولا ہوتا تو وہ تمہیں کیوں اسے حاصل کرنے کے لئے کہتا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر۔ پھر تم نے یہ بات کیوں کی" جیری میکارنو نے اس بار قدرے مشتعل سے لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"کرنل کلارک کو یہاں پہنچنے دو۔ اس کے بعد ساری بات تمہیں خود بخود سمجھ آجائے گی"...... عمران نے کہا اور جیری میکارنو نے کچھ کہنے کے لئے ہونٹ کھولے لیکن پھر خاموش ہو گیا اور شراب کی ایک بوتل اٹھا کر اسے کھولنا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران اور جیری میکارنو دونوں بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی عمران کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔ عمران نے مڑ کر ٹائیگر کی طرف دیکھا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا لیکن اندر داخل ہوتے ہی وہ یکلخت اس طرح اچھلا جیسے اس کے قدم فرش کی بجائے سپرنگوں پر پڑ گئے ہوں۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ لوگ تو۔"..... آنے والے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خوش آمدید کرنل کلارک۔ میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں اور جیری میکارنو تو بہرحال تمہارا بزنس پارٹنر ہے اس لئے اس سے تعارف کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے جیری میکارنو۔ یہ سب کیا ہے۔ تم نے مجھے کہا تھا کہ"..... کرنل کلارک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم نے جیری میکارنو کو بھی دھوکہ دیا ہے کرنل کلارک۔ تم

نے فارمولا اسرائیل سے حاصل کر لیا جبکہ جیری میکارنو کو تم نے اب تک یہ بتایا ہے کہ فارمولا تمہیں نہیں مل سکا اور جو کچھ تم نے جیری میکارنو سے کہا ہے وہی کچھ تم نے اپنی حکومت کے ساتھ بھی کیا ہے جبکہ تم خود یہ فارمولا کافرستان حکومت کے پاس بھاری دولت کے عوض فروخت کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو۔ اگر تم جیری میکارنو کے بزنس پارٹنر ہو اور سینڈیکیٹ کی کمائی میں سے باقاعدگی سے تم حصہ لیتے ہو تو اصول کے مطابق تمہاری اس قسم کی دولت میں سے جیری میکارنو کا بھی حصہ بنتا ہے"...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا واقعی۔ کیا اس کے پاس فارمولا ہے۔ مگر ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ ایسا نہیں ہے"..... جیری میکارنو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر میں اس وقت تمہیں بتا دیتا تو تمہارا ردعمل یقیناً کچھ اور ہوتا لیکن اب یہ سب کچھ تمہارے سامنے اس لئے ہو رہا ہے کہ تمہیں یقین آجائے کہ کرنل کلارک تمہارے ساتھ اس طرح مخلص نہیں ہے جس طرح تم اس کے ساتھ مخلص ہو اور اسی لئے میں نے تمہیں جانے سے روکا تھا ورنہ مجھے تمہاری یہاں موجودگی سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی"..... عمران نے جواب دیا۔

"یہ سب غلط ہے۔ جھوٹ ہے۔ فارمولا آج تک نہیں مل سکا۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ انہیں ہلاک کر دو۔ یہ تم نے انہیں اس حالت

Admin @ www.hibuddiez.com

میں کیوں رکھا ہوا ہے۔" کرنل کلارک نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل کلارک۔ اب تم خود بتاؤ گے کہ فارمولا تم نے کہاں چھپا کر رکھا ہوا ہے۔" عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ٹائیگر کا ہاتھ جو اس کی جیکٹ کی جیب میں تھا باہر نکلا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی جیری میکارٹو اور کرنل کلارک دونوں ہی اچھل کر اس طرح نیچے گرے جیسے ان کے جسموں سے کسی نے توانائی نام کی چیز نچوڑ لی ہو۔ عمران کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے تھے۔ ان کے چہروں پر حیرت تھی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ ٹائیگر کے پاس کیا تھا" جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باتیں بعد میں ہوں گی۔ ہم نے ان دونوں کو اٹھا کر یہاں سے نکلنا ہے اس لئے اب اس دروازے سے باہر نکلیں گے۔ باہر صرف عورتیں ہیں۔ انہیں آسانی سے کور کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد ان دونوں سمیت ہم یہاں سے خاموشی سے نکل جائیں گے۔ جوانا۔ تم نے اس جیری میکارٹو کو اٹھانا ہے اور جوزف تم نے کرنل کلارک کو" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے کرنل کلارک اندر داخل ہوا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد تین بڑی کاریں تیزی سے محل کے گیٹ سے نکل کر باہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ آگے والی کار کرنل

کلارک کی تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر جولیا اور صالحہ موجود تھیں اور سیٹوں کے درمیان بے ہوشی کے عالم میں کرنل کلارک پڑا ہوا تھا اور جولیا اور صالحہ نے اس کے جسم پر پیر رکھے ہوئے تھے۔ پچھلی کار انہوں نے محل سے ہی حاصل کی تھی۔ یہ ایک بڑی کار تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوزف بیٹھا ہوا تھا اور عقبی سیٹ پر ٹائیگر اور نعمانی بیٹھے ہوئے تھے اور جیری میکارٹو کا جسم بے ہوشی کے عالم میں دونوں سیٹوں کے درمیان اس طرح رکھا گیا تھا کہ جس طرح کسی کو توڑ مروڑ کر کسی جگہ زبردستی پھنسایا جاتا ہے۔ سب سے آخر میں تیسری کار تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا۔ سائیڈ سیٹ پر صدیقی اور عقبی سیٹ پر چوہان اور خاور بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کی کار آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں اسی میں سے نکل رہی تھیں۔ عمران نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جیمز کالنگ۔ اوور" ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل کلارک اٹنڈنگ یو۔ اوور" عمران نے کرنل کلارک کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل آپ کے ساتھ محل کی دو کاریں بھی جا رہی ہیں جبکہ سر

Admin @ www.hibuddiez.com

ماسٹر نے ان کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں دیا تھا۔ اوور ۔ لیڈر نے کہا۔

" سپر ماسٹر کے اپنے خاص آدمی ان میں سوار ہیں اور میں انہیں لے جا رہا ہوں۔ اگر تمہیں کوئی اعتراض ہو تو سپر ماسٹر سے براہ راست بات کر لو ورنہ تم تو بہرحال مجھے جانتے ہی ہو۔ اوور ۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ اب میں مطمئن ہوں سر۔ اوور " دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہی تینوں کاریں شہر کی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک بڑی رہائشی کالونی میں داخل ہو گئیں اور پھر عمران کی کار ایک بڑی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ کوٹھی کے ایک ستون پر کرنل کلارک کا نام اور کوٹھی کا نمبر لکھا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے باقی دو کاریں بھی رک گئیں۔ عمران نے مخصوص انداز میں تین بار کی بجائے چار بار ہارن بجایا تو پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ سامنے ہی ایک خاصا بڑا پورچ تھا۔ عمران کے پیچھے آنے والی دونوں کاریں بھی اندر پہنچ کر رک گئیں۔ اس کے ساتھ ہی کاروں کے دروازے کھلے اور سب ساتھی تیزی سے نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے پھاٹک بند کر کے ایک نوجوان واپس پورچ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر انتہائی

حیرت کے تاثرات تھے کہ اچانک عمران اس کی طرف بڑھنے لگا۔

" کرنل کلارک نے ہمیں بھیجا ہے۔ تمہارا نام " عمران نے اس کے قریب جا کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آ گئی۔ اسی لمحے سوائے عمران، جولیا، صالحہ، جوزف اور جوانا کے باقی سب ساتھی تیزی سے مڑ کر عمارت کے اندرونی حصوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" تم ان دونوں کو اٹھاؤ اور اندر لے آؤ " عمران نے جوزف اور جوانا سے کہا اور خود وہ جولیا اور صالحہ کو لے کر اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا کرنل کلارک اور جیری میپا کو اٹھائے ان کے پیچھے ایک بڑے ہال کمرے میں لے آئے جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

" انہیں ایک طرف فرش پر ڈال دو " عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جوزف اور جوانا نے اس کی ہدایات پر عمل کر دیا۔

" عمران صاحب۔ کوٹھی میں اکیلا وہی آدمی تھا اور کوئی آدمی نہیں ہے " تھوڑی دیر بعد صفدر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے پیچھے باقی ساتھی بھی تھے۔

" ٹھیک ہے۔ اب اس کوٹھی کی مکمل اور تفصیلی تلاشی لو۔ مجھے یقین ہے کہ فارمولا اس کوٹھی میں موجود ہو گا " ۔ عمران نے کہا

Admin @ www.hibuddiez.com

تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چلے گئے۔

"اگر تمہیں پہلے سے معلوم تھا تو تم نے پہلے اس پر ہاتھ کیوں نہیں ڈال دیا تھا"۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے پہلے علم ہوتا تو مجھے کیا ضرورت تھی اتنا بکھیڑا پھیلانے کی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تمہیں کیا اچانک الہام ہو گیا ہے کہ کرنل کلارک کے پاس فارمولا ہے"۔۔۔ جولیا نے اسی طرح جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صالحہ تم بتاؤ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے الہام ہوتا ہے"۔ عمران نے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مجھے کیا معلوم۔ جولیا بہرحال آپ کے بارے میں زیادہ جانتی ہے"۔۔۔ صالحہ نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کاش جانتی ہوتی۔ ایک شاعر نے کیا اچھا کہا ہے کہ جس کے بارے میں سارا باغ جانتا ہے لیکن اگر نہیں جانتا تو صرف پھول ہی نہیں جانتا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم مذاق میں بات مت ٹالو۔ مجھے اس بار تمہاری حرکتوں کی واقعی سمجھ نہیں آئی۔ جیری میکارٹو کے محل میں کرنل کلارک کو بلوانا۔ پھر ان دونوں کو بے ہوش کر کے یہاں لے آنا اور اچانک ٹائیگر کی جیب سے بے ہوش کر دینے والی سوئیوں بھرے پسٹل کا برآمد ہو جانا۔ یہ سب کچھ انتہائی عجیب سا ہے اور پھر تمہارا اس کوٹھی میں اس طرح آنا جیسے یہاں کے بارے میں تم سب کچھ پہلے سے جانتے ہو۔ آخر یہ سب کیا ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ٹائیگر کی جیب میں وہ پسٹل میں نے خود ڈال دیا تھا۔ یہ پسٹل میں نے جیری میکارٹو کی تلاشی کے دوران حاصل کیا تھا اور ٹائیگر میرا شاگرد ہے اس لئے وہ میرے اشاروں کو زیادہ اچھی طرح سمجھتا ہے اس لئے میں نے اسے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ جب کرنل کلارک آئے گا تو میں اسے اشارہ کر دوں گا تو وہ اس پسٹل کی مدد سے ان دونوں کو بے ہوش کر دے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جہاں تک کرنل کلارک کو محل میں بلوانے کا تعلق تھا تو ہم چاہتے جیری میکارٹو کو ہلاک بھی کر دیتے تب بھی ہم صحیح سلامت اس محل سے نہ نکل سکتے تھے کیونکہ محل کے گرد دور دور تک انتہائی مسلح افراد موجود تھے جو ایک لمحے میں میزائل فائر کر کے کاروں کو تباہ کر دیتے اور انہیں ایسا ہی حکم تھا۔ وہاں محل میں ہم رہ نہ سکتے تھے کیونکہ صبح کو بہرحال صورت حال سامنے آ جاتی اور ہم بری طرح پھنس جاتے۔ چنانچہ کرنل کلارک کو بلوانا پڑا تاکہ جیری میکارٹو اس کے لئے احکامات دے گا اور پھر اس کی واپسی بھی ہو گی۔ چنانچہ تم نے دیکھا کہ کرنل کلارک کی آمد کے بعد جب ہم واپس آ رہے تھے تو اس جیمز نے باقاعدہ رابطہ کیا تھا۔ اگر کرنل کلارک نہ آیا ہوتا اور اس کی واپسی نہ ہو رہی ہوتی تو ہماری کاریں محل کے گیٹ سے نکلتے ہی میزائلوں سے اڑا دی

Admin @ www.hibuddiez.com

جاتیں۔ اب رہ گئی یہ بات کہ کرنل کلارک کی اس کوٹھی یعنی رہائش گاہ اور اس کی تفصیلات کا مجھے علم کیسے ہوا تو اس بارے میں معلومات میں نے پاکیشیا میں ہی حاصل کر لی تھیں۔ مجھے معلوم تھا کہ کرنل کلارک جس ایجنسی کا چیف ہے وہی ایجنسی اس لیبارٹری کی حفاظت کر رہی ہے اس لئے میں نے کرنل کلارک کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر لی تھیں تاکہ ضرورت پڑنے پر کرنل کلارک کو بھی استعمال کیا جا سکے۔ اب رہ گئی آخری بات کہ مجھے کیسے معلوم ہوا اور کب معلوم ہوا کہ فارمولا کرنل کلارک کے پاس ہے تو یہ میرا آئیڈیا تھا کہ جیری میکارنو سینڈیکیٹ کو اس قسم کا ٹاسک دینے کا مطلب ہے کہ کرنل کلارک اور جیری میکارنو کے درمیان کوئی خاص رابطہ ہے۔ جب جیری میکارنو نے مجھے بتایا کہ کرنل کلارک اس کا بزنس پارٹنر ہے تو میں ساری صورت حال سمجھ گیا تھا کہ فارمولا کرنل کلارک کے ہاتھ لگ گیا تھا لیکن اس نے اسے جیری میکارنو سے بھی خفیہ رکھا ہوا ہے۔ اسی لئے دوبارہ بھی اسے ہی سامنے لایا گیا ہے ورنہ اس بار اسے سامنے لانے کی ضرورت نہ تھی۔" عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی صفدر اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب پوری کوٹھی کو اچھی طرح چیک کر لیا گیا ہے۔ یہاں ایک تہہ خانہ ہے جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا ہے وہاں ایک خفیہ سیف بھی موجود ہے لیکن اس سیف میں فارمولا ٹائپ کی کوئی چیز نہیں۔ نہ کوئی فائل نہ کوئی فلم۔ البتہ کرنسی نوٹوں سے یہ سیف بھرا ہوا ہے۔ ہم نے اس کی ذاتی ڈائری بھی تلاش کی لیکن ایسی کوئی ڈائری نہیں ملی۔ البتہ آفس میں اس ایجنسی کے بارے میں فائلیں موجود ہیں جس کا یہ چیف ہے" صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ پھر کوئی رسی ڈھونڈ لاؤ۔ اب یہ کرنل کلارک خود بتائے گا" عمران نے کہا تو صفدر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔

"اسے تہہ خانے میں لے چلیں۔ یہاں سے تو اس کی آوازیں پوری کالونی میں گونجیں گی" صفدر نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر جوزف اور جوانا نے کرنل کلارک اور جیری میکارنو کو دوبارہ کاندھوں پر لادا اور تھوڑی دیر بعد وہ تہہ خانے میں پہنچ گئے جسے واقعی دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ جیری میکارنو اور کرنل کلارک دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔

"تم اس کے عقب میں کھڑے رہو گے تاکہ یہ رسیاں نہ کھول لے۔ بہرحال یہ تربیت یافتہ آدمی ہے" عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا کرنل کلارک کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا جبکہ جوزف اور جوانا ایک سائیڈ پر موجود تھے۔ صالحہ اور جولیا عمران کے ساتھ دوسری کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ عمران کے کہنے پر جوانا نے آگے بڑھ کر کرنل کلارک کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"لیکن یہ تو پسٹل کی سوئی سے بے ہوش ہوا ہے۔ یہ اس طرح

Admin @ www.hibuddiez.com

کیسے ہوش میں آئے گا"۔ جولیا نے کہا۔

"سوئی نکالی جا چکی ہے اس لئے اب اس طرح بھی کام ہو سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد جب کرنل کلارک کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوانا پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد کرنل کلارک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"کرنل کلارک۔ تم اپنی رہائش گاہ میں بنے ہوئے اپنے ذاتی آفس میں موجود ہو۔ تمہارے ساتھ والی کرسی پر جیری میکارٹو بھی موجود ہے۔ تمہاری اس رہائش گاہ پر اب ہمارا قبضہ ہے۔ تمہارے یہاں موجود اکلوتے ملازم کو ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں ایسے بولنا شروع کر دیا جیسے کمنٹری کر رہا ہو۔

"تم کیا چاہتے ہو"۔ کرنل کلارک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وہ فارمولا اور بس"۔ عمران نے جواب دیا۔

"میرے پاس واقعی فارمولا نہیں ہے۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے"۔ کرنل کلارک نے جواب دیا۔

"دیکھو کرنل کلارک۔ مجھے معلوم ہے کہ فارمولا تمہارے پاس ہے اس لئے کہ مجھے یہ اطلاعات مل چکی ہیں کہ تم نے جنگی طیاروں کے اس نئے فارمولے کے بارے میں کافرستانی حکام سے بات چیت

کی ہے اس لئے اب یہ سب کچھ چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ابھی تک تمہاری بات چیت کافرستانی حکام سے فائنل نہیں ہوئی اس لئے ابھی فارمولا ان تک نہیں پہنچا اور یہاں کی حکومت کو بھی علم نہیں ہے کہ فارمولا تمہیں مل چکا ہے یا نہیں اور ہمیں وہ فارمولا ملے یا نہ مل سکے لیکن بہرحال وہ فارمولا کافرستان کے پاس نہیں پہنچنا چاہئے کیونکہ کافرستان پاکیشیا کا دشمن ہے اس لئے میں تمہارے سامنے دو صورتیں رکھتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ تم فارمولا ہمیں دے دو۔ ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے اور کسی کو معلوم نہیں ہو گا کہ تم نے فارمولا ہمیں دیا ہے۔ کافرستان حکومت سے تم خود ہی نمٹا سکتے ہو۔ اس طرح تم زندہ رہ جاؤ گے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہم تمہیں ہلاک کر دیں اور واپس چلے جائیں۔ اس طرح بھی فارمولا کسی کے ہاتھ نہیں آئے گا اور جہاں بھی موجود ہو گا ہمیشہ وہیں پڑا رہے گا اور ہمیں یہ تسلی رہے گی کہ کافرستان اسے حاصل نہیں کر سکا لیکن اس صورت میں تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اب فیصلہ تم نے کرنا ہے۔ ہاں یا نہ میں جواب دے دو"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو کرنل کلارک کافی دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر میں فارمولا تمہیں دے دوں تو تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"۔ کچھ دیر بعد کرنل کلارک نے کہا۔

"ہاں۔ میرا وعدہ۔ لیکن اس جیری میکارٹو کو بہرحال ہلاک ہونا

Admin @ www.hibuddiez.com

پڑے گا کیونکہ یہ انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہے اور ایسے ظالم اور سفاک آدمی کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ موجودہ صورت حال میں تو اس کی موت میرے لئے بھی ضروری ہے"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"تو نکالو فارمولا اور اپنی زندگی کو پہلے کی طرح انجوائے کرو۔" عمران نے کہا تو کرنل کلارک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس آفس ٹیبل کو ہٹاؤ۔ اس کے نیچے قالین پر سرخ رنگ کا بڑا سا پھول بنا ہوا ہے۔ اس پھول کی چار پتیاں ہیں۔ ان چاروں پتیوں پر بیک وقت انگلیاں رکھ کر دباؤ تو سائیڈ دیوار میں ایک چھوٹا سا سیف نمودار ہو گا۔ اس میں فارمولے کی فائل موجود ہے"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ اچھا طریقہ ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس کی ہدایت پر ویسے ہی عمل کیا گیا جیسے کرنل کلارک نے بتایا تھا اور چند لمحوں بعد سیف سے فارمولا کی فائل برآمد ہو گئی جس میں کمپیوٹر گرافک پیپر موجود تھے۔ عمران کافی دیر تک انہیں پڑھتا رہا۔ پھر اس نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر کے اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

"تم واقعی سمجھ دار آدمی ہو کرنل کلارک کہ تم نے اپنی زندگی بچا لی ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے آزاد کرنے کا حکم دے دیا تو صفدر نے اس کی رسیاں کھول دیں۔

کرنل کلارک نے کہا۔

"اب اس جیری میکارٹو سے تم خود نمٹ لینا کیونکہ اسے ہوش میں لا کر ہمیں ہلاک کرنا پڑے گا اور ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ اس کی لاش بھی اب کسی کو نظر نہیں آئے گی"۔ کرنل کلارک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ آؤ ساتھیو" عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود تیزی سے تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک رہائشی کالونی میں موجود تھا۔ فارمولے کی فائل وہ ایک کوریئر کمپنی کی خاص سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوا چکا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو اگر کافرستان سے اطلاعات مل چکی تھیں تو پھر ہمیں پہلے ہی اس پر ہاتھ ڈال دینا چاہئے تھا"..... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر مسئلہ ہی کیا تھا۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہوا تھا کہ کرنل کلارک نے کافرستانی سفیر سے یہاں ایک کلب میں کئی بار خفیہ ملاقاتیں کی ہیں اور بس۔ باقی اندازہ میں نے خود لگایا تھا۔ ظاہر ہے کرنل کلارک فارمولا روسیاہ کو تو فروخت نہ کر سکتا تھا اس طرح وہ چیک ہو جاتا اس لئے اس نے کافرستان سے ہی سودا کرنا تھا"...... عمران نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"عمران صاحب۔ جیری میکارنو سینڈیکیٹ تو ابھی تک ہماری تلاش میں ہوگا" نعمانی نے کہا۔

"وہ لوگ ہمیں پکڑ کر اپنے سرماسٹر کے حوالے کر چکے ہیں اس لئے اب وہ مطمئن ہیں۔ دوسری بات یہ کہ صبح کی پہلی فلائٹ سے ہم روانہ ہو جائیں گے اور سرماسٹر صاحب دس گیارہ بجے سے پہلے اارز جاسمز پیلس میں واقع اپنے عشرت کدے سے باہر ہی نہیں نکلتے اس لئے ظاہر ہے دس گیارہ بجے تک تو معاملات ویسے ہی نارمل رہیں گے" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس لیبارٹری کو اگر تباہ کر دیا جاتا تو بہتر تھا" صفدر نے کہا۔

"اس کا پاکیشیا کو کوئی فائدہ نہیں ہے اور نہ یہاں بننے والے طیاروں سے پاکیشیا کو کوئی خطرہ ہے اور اب ہم نے فارمولا اس انداز میں حاصل کیا ہے کہ اس کا علم نہ ہی یہاں کی حکومت کو ہوگا اور نہ ہی کافرستان کو۔ اس طرح ہم خاموشی سے اس پر کام کریں گے اور یہی اصل مشن تھا۔ ورنہ اگر ایکریمیا کو یہ علم ہو جاتا کہ فارمولا پاکیشیا کے پاس پہنچ چکا ہے تو وہ کبھی بھی ہمیں چین سے ایسے جنگی طیارے بنانے نہ دیتا"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ مشن تو انتہائی عجیب رہا ہے۔ ہم بدمعاشوں اور غنڈوں کے خلاف لڑتے رہے ہیں جبکہ مشن آخر میں صرف ایک دھمکی سے مکمل ہو گیا ہے" صالحہ نے کہا۔

"یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن بھی بن سکتا تھا۔ ساری ٹیم ہی قابو میں آچکی تھی۔ یہ تو جیری میکارنو کی انا پرستی ہمارے کام آگئی کہ باقاعدہ مقابلے تک نوبت پہنچ گئی ورنہ تو جس طرح ہم جکڑے ہوئے تھے اس بار واقعی معاملہ مکمل طور پر ختم ہو چکا ہوتا" عمران نے جواب دیا اور سب نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیے جیسے وہ عمران کی بات سے سو فیصد متفق ہوں۔

ختم شد